خطرناک تین

اسرار و سراغرسانی کا حیرت انگیز ناول

عورت مرد دو کی جگہ تین ہوں تو کیا ہوتا ہے

مصنف
سر آرتھر کانن ڈائل

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

دائرہ ادبیہ
۱۱۳ - ام گلی نمبر ۸ لاہور

پہلی بار

قیمت ۸؍

I hereby solemnly declare as under:—

My family consists of——————— members and the firewood

nder ration ticket No.——————for—————— members issued in my vour will be used for my personal hearth consumption only and such fuel or hat obtained from other controlled sources will not be transferred sold barred or used for any purpose other than for which it is meant

The obove mentioned—————— members of the family are not included any other F. R. T. and do not obtain fuel from any ether controlled sources.

Every facility for inspection search or confiscation of any firewood in ny possession will be provided if and when so required by any official authosed by the D. F. O. Firewood Division. In case of contravention of any of he above declarations and undertakings or giving of false information and roducing wrong documents, I shall besides being treated under the law in force, ose claim of firewood of myself and for my family upto one year and the irewood so involved shall be confiscated and become the property of the Government, if so ordered.

——————————S/o——————————Mohalla——————————

rd No,——————House No.——————Witness——————Witness————

پیش لفظ

قدرت نے تخلیق عالم کے سلسلہ میں مرد عورت کا جوڑ مقرر کیا تھا لیکن حرص و ہوا کے بندوں نے ایک ہستی ثالث کو اس میں شامل کرنا شروع کر دیا، وہ ہستی ثالث جو کہیں مرد کی صورت اختیار کرتی ہے کہیں عورت کی۔ لیکن اثرات بد کے لحاظ سے دونوں حالتیں مساوی ہیں، سر آرتھر کانن ڈائل کے جاسوسی ناول اور افسانے آپ نے بیشتر بھی پڑھے ہوں گے، لیکن جو کچھ اس کتاب میں پیش کیا جاتا ہے، وہ ایک بالکل ہی نئے نقطۂ خیال سے لکھا گیا ہے، یعنی یہ کہ مرد عورت کی تثنیہ جب تثلیث کی صورت اختیار کرتی ہے، تو نتیجہ کس قدر خطرناک ثابت ہوتا ہے، قابل مصنف نے اخلاق کا یہ قیمتی سبق جس دلکش پیرایہ میں پیش کیا ہے، وہ اسی کا حصہ ہے۔ یقیناً آپ اس کی حکایت کو نہ دلچسپ ہی نہیں غایت درجہ سبق آموز بھی پائیں گے،

۱۱۳۔ رام گلی نمبر ۸ لاہور

تیرتھ رام

پہلا نصف حصّہ

وحشی

سردی ... اف میرے خدا!

رات بھر دوہرے کمبل اور لحاف میں ٹھٹھرتے رہنے کے بعد شاید ذرا سی دیر کے لئے میری آنکھ لگی تھی، کہ کسی نے شانے سے پکڑ کر جھنجھوڑنا شروع کر دیا ...

میں نے گھبرا کر آنکھ کھولی، ہومز سرہانے کھڑا تھا۔

اس نے لائٹ آن کر رکھی تھی، میری تلملاتی ہوئی آنکھوں نے اس کے جھکے ہوئے چہرے کو ایک نظر دیکھتے ہی معلوم کر لیا، کہ ضرور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا ہے۔

"اٹھو واٹسن جلدی کرو" اس نے بیتابانہ کہا، "ایک اشد ضروری کام ہے ... بس پوچھو نہیں، کپڑے پہن لو اور چلو"

اس کے دس منٹ بعد ہم ایک کرایہ کی موٹر پر بیٹھے لندن کے قریباً سنسان بازاروں سے گذر کر چیرنگ کراس سٹیشن کی طرف چلے جا رہے تھے۔

سرمائی صبح کی پہلی روشنی لکیر نہایت مدھم اور اداس، اندھیرے میں چھپی ہوئی افق مشرق پر نمودار ہونے لگی تھی۔ اس نیم تاریک فضا میں صرف گاہ گاہ کوئی کاریگر یا مزدور اپنے کام پر جاتا ہوا دھندلی صورت میں دکھائی دے جاتا، ورنہ اس

کے سوا ہر طرف خاموشی اور سناٹا تھا، ہومز نے بھاری اوورکوٹ پہن رکھا تھا اور علی ہذا میں نے بھی۔ کیونکہ ہوا غایت درجہ سرد اور تیز دھار چاقو کی مانند بدن میں کھبی جاتی تھی، اس پر مستزاد یہ کہ ہم نے ناشتہ بھی نہ کیا تھا،

آخر جب ریل کے سٹیشن پر پہنچکر تیز گرم چائے کے ایک دو کپ نوش کر لئے، اور اس کے بعد کینٹ جانے والی ٹرین پر سوار ہو چکے، تو ٹھٹھرتے ہوئے بدن کو اتنی حرارت محسوس ہوئی کہ اس نے کچھ کہنا اور میں نے سننا شروع کیا،

جیب سے ایک پرزہ کاغذ نکالکر ہومز اس کا مضمون مجھکو سنانے کے لئے کسی قدر اونچی آواز سے پڑھنے لگا، میں اسے جوں کا توں نقل کئے دیتا ہوں :-

ایبی گرینج
مارشہم کینٹ، ساڑھے تین بجے رات،

میرے عزیز دوست۔ ایک نہایت عجیب و حیرت انگیز واردات ہوئی ہے جسمیں مجھے آپ کی فوری امداد درکار ہے، معاملہ اس طرح کا ہے، جسے آپ بہتر حل کر سکتے ہیں، اس لئے میں نے آپ کی آمد کے انتظار میں ہر ایک چیز جوں کی توں رہنے دی ہے، اور اس کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، گو میں نے بندھی ہوئی خاتون کو آزاد کر دیا ہے لیکن پھر گذارش کرتا ہوں کہ جلد از جلد آنے کی کوشش کیجئے کیونکہ سر یوسٹیس کو زیادہ عرصہ اس حالت میں پڑا رہنے نہیں دیا جا سکتا فقط

آپ کا صادق
سٹانلے ہاپ کنز

یہ قصہ پڑھ کر سنانے کے بعد میرا دوست کہنے لگا، ہاپ کنز نے قریباً سات بار مجھکو اپنی مدد کے لئے بلایا ہے، اور ہر موقعہ پر میرا جانا فائدہ سے خالی ثابت نہیں ہوا میں امید کرتا ہوں واٹسن تم نے وہ سارے واقعات کتابی صورت میں فراہم کر لئے ہوں گے، مصیبت یہ ہے، کہ تم ہر ایک واقعہ کو افسانہ کا رنگ دینے کی کوشش کرتے ہوئے بہت سی کارآمد معلومات کو نظر انداز کر دیتے ہو، اور محض وہ تفصیل پیش کرتے ہو، جو پڑھنے والے کے دل میں سنسنی پیدا کر سکے، میں پوچھتا ہوں اس سے عملی فائدہ کیا حاصل ہو سکتا ہے؟"

"اس صورت میں زیادہ مناسب ہوگا، کہ آپ ان واقعات کو خود ہی اپنی مرضی کے مطابق قلمبند کر لیا کریں،" میں نے کسی قدر تلخ لہجہ میں جواب دیا

"وہ تو کرنا ہی پڑے گا۔ لیکن فی الحال میری مصروفیتیں تم سے پوشیدہ نہیں، اور میں ان میں سے بمشکل تحریر کے لئے وقت نکال سکتا ہوں۔ البتہ میرا پختہ ارادہ ہے کہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں جب یہ دوڑ دھوپ ختم ہو جائیگی تو پھر میں ایک کافی جامعہ کتاب فن سراغرسانی پر لکھوں گا... لیکن اب جو واردات ہم کو درپیش ہے، قتل کی معلوم ہوتی ہے۔"

"کیا آپ کی رائے میں سر یوسٹیس مارے گئے؟"

"میرا خیال یہی ہے، تم دیکھ سکتے ہو کہ ہوپ کنز کی تحریر گہرے اضطراب کی جھلک رکھتی ہے، حالانکہ وہ ایسا آدمی نہیں، جو آسانی سے جذبات کے تابع ہو سکے، میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں یہ ہے، کہ ضرور کسی لیڈی کا کشت و خون ہوا ہے اور لاش ہمارے معائنہ کے لئے محفوظ پڑی ہے، اگر محض خودکشی کی گئی ہوتی، تو پھر مجھکو بلانے کی حاجت نہ تھی، رہ گیا بندھی ہوئی خاتون کا معاملہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے، کسی نے واردات کے موقعہ پہ اسے قابو کر کے علیحدہ

کر دیا ہوگا، واٹسن اس کاغذ کو دیکھ کر جس پر ہاپکنز نے رقعہ لکھ کر بھیجا ہے میں خیال کرنے لگا ہوں، کہ وہ لوگ اونچے درجہ کے ہیں۔ ای۔ بی کا مونوگرام بنا ہوا اوپر کوٹ آف آرمز اور دلکش پیرایہ میں چھپا ہوا پتہ ... مجموعی طور پر میرا اندازہ یہ ہے، کہ ہمارا آج کا دن پر از معلومات ثابت ہوگا ... جرم میرے خیال میں آدھی رات سے پہلے ہوا تھا۔"

"یہ کیونکر جانا آپ نے؟"

"ریل کا ٹائم ٹیبل دیکھ کر، اور تھوڑا سا اور حساب لگا کر، جیسا تم سمجھ سکتے ہو سب سے پہلے مقامی پولیس طلب کی گئی ہوگی، پھر اس نے سکاٹ لینڈ یارڈ کو اطلاع دی، وہاں سے ہاپکنز چلکر گیا، اور اس نے مجھ کو بلایا ... آخر ان کاموں میں وقت صرف ہوتا ہے یا نہیں"، مگر ایلو چیرل ہرسٹ کا سٹیشن آ گیا، اب بہت جلد صحیح کیفیت معلوم ہو جائے گی۔"

۲

ایک دیہاتی چھکڑے پر سوار ہو کر سبزہ زار گلیوں اور لہلہاتے کھیتوں سے گزرتے ہوئے انجام کار ہم دو میل کے قریب فاصلہ طے کر کے ایک پھاٹک کے پاس پہنچے، پھاٹک بند تھا، لیکن بڈھے دربان نے جس کو بظاہر ہماری آمد کا انتظار تھا، اسے فوراً کھول دیا، مگر میں نے دیکھا، کہ اس کا ستا ہوا غمزدہ اور ملول چہرہ کسی طرح کا بھیانک واقعہ پیش آنے کا پتہ دیتا تھا۔

ایک بنایت وسیع وعریض پارک تھا جس سے گزرنے کے لیے لمبی چوڑی روش سفیدہ کے سانھ رہ دہ پیڑوں سے ڈھکی ہوئی پھاٹک سے

کوٹھی کے دروازہ تک وہی تھی، عمارت جس کے اگلے حصہ میں اونچے اونچے ستون تھے، عہدِ قدیم کی یادگار نظر آتی تھی۔ لیکن اس کے بعض حصے حال کی اصلاح و تجدید کا پتہ دیتے تھے۔ کئی جگہ دیواروں پر کائی اگی ہوئی، لیکن بڑی کھڑکیاں اس بات کا نشان تھیں کہ انھیں حال میں تیار کیا گیا ہے۔ اور عمارت کا ایک حصہ تو پورا بعد کا بنا ہوا نظر آتا تھا۔

انسپکٹر سٹانلے ہاپکنز اپنے پرشباب چہرہ پر اشتیاق آمیز مسرت کی جھلک لئے ہمیں کھلے دروازہ میں کھڑا ہوا ملا۔

"مسٹر ہومز میں آپ کا بیحد ممنون ہوں، کہ تشریف لانے کی زحمت گوارا کی" اس نے کہنا شروع کیا۔ "اور آپ کا بھی ڈاکٹر واٹسن۔ لیکن اب جو میں بعد کے واقعات پر غور کرتا ہوں، تو معلوم ہوتا ہے، کہ آپ کو ناحق زحمت دی گئی، کیونکہ خاتون نے ہوش میں آنے کے بعد سارے حالات اسقدر وضاحت کے ساتھ بیان کر دئے، کہ کوئی بات پردہ راز میں چھپی ہوئی نہیں رہی۔ صاحبو! آپکو چوروں کی اس جماعت کا حال معلوم ہوگا جو لیویشم میں رہتی ہے"۔

"کیا وہ تو نہیں، رینڈل جن کا نام ہے؟"

"بس وہی باپ اور دو بیٹے۔ یہ سب انھیں کی کارستانی ہے۔ اب اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ تقریباً پندرہ دن پہلے انھوں نے سڈ نہم میں ایک واردات کی تھی، تب سے وہ پولیس کی نظروں میں ہیں، لیکن اس حماقت کو دیکھیے، کہ اس جگہ سے اتنا قریب اور پہلی واردات کے بعد اتنا جلد انھوں نے ایک اس سے بھی زیادہ سنگین واردات کی اور وہ بھی ایسی جس میں پھانسی تک کی سزا مل سکتی ہے"۔

"تو کیا سر یوسٹیس مر گئے ہیں؟"

"ہاں ان ظالموں نے انھیں کے کمرہ میں رکھی ہوئی لوہے کی سلاخ لیکر ان کا مغز پھوڑ ڈالا"

"ان کا پورا نام ... غالباً سر یوسٹیس بریکن سٹال تھا ... کم از کم گاڑیبان کا یہی کہنا ہے،"

"جی یہی ان کا نام تھا، اور علاقہ کینٹ میں وہ سب سے زیادہ مالدار آدمی گنے جاتے تھے، فی الحال لیڈی بریکن سٹال اپنے کمرہ میں پڑی ہیں، ان کو نہایت تلخ اندر رنجیدہ حالات سے دوچار ہونا پڑا، میں نے جب پہلے پہل ان کو دیکھا، تو نیم مردہ نظر آتی تھیں، مگر کیوں نہ آپ ان سے ملاقات کر کے سب حال انھیں کی زبانی سن لیں، اس سے فارغ ہو کر ہمیں جو دیکھ بھال کرنی ہے، اکٹھا مل کے کریں گے۔"

لیڈی بریکن سٹال کوئی معمولی عورت نہ تھی، اتنا حسین اور دلفریب چہرہ، ایسی خوشنما قامت اور اس کے ساتھ ہی اتنی مکمل صحت اور اس صحت کی پیدا کی ہوئی دلربائی بہت کم میرے دیکھنے میں آئی ہوگی، رنگت صبیح، بال سنہرے، آنکھیں نیلیں، اور جلد بدن مخمل کی طرح شفاف، گو اس وقت اس کے چہرے سے گہری تکلیف و اذیت کے آثار نمایاں تھے، معلوم ہوا اس کی یہ تکلیف: اذیت فقط ذہنی ہی نہیں جسمانی بھی ہے، کیونکہ ایک آنکھ کے قریب بڑا سا سرخ رنگ کا آماس نظر آتا تھا، اس کی خادمہ ایک دراز قد، کڑے خد و خال کی سیانی عورت پانی ملے ہوئے سرکہ کی مدد سے ٹکور کر رہی تھی، خاتون ایک صوفہ پر عالم نقاہت میں دراز تھی، لیکن جس طرح کی تیز نظر اس نے ہماری طرف ڈالی، نیز اس کے خوشنما خط و خال پر جو آثار پیدا ہوئے، ان کو دیکھ کر یہ جاننا کچھ بھی مشکل نہ تھا کہ حال کے واقعہ نے گو وہ کتنا ہی بھیانک کیوں نہ ہو، نہ

اس کی دلیری، اور نہ اس کی فراست پر کسی طرح کا برا اثر ڈالا ہے، اس نے نیلے اور سفید رنگ کی ڈھیلی ڈریسنگ گون پہن رکھی تھی، لیکن ایک اور بیش قیمت پوشاک جس میں کالی سمور لگی تھی۔ وہیں ایک پہلو میں ٹنگی ہوئی نظر آئی،

"مسٹر ہاپکنز کیا میں سب حال آپ سے بیان نہیں کر چکی" خاتون نے تھکے ہوئے لہجہ میں کہا "بہتر ہوتا کہ آپ خود ہی تمام ہی باتیں آپ سے کہہ دیتے۔ لیکن اگر ضروری ہے، تو میں ہی بیان کئے دیتی ہوں، کیا آپ موقعہ واردات کو دیکھ آئے"

"جی نہیں، میں نے سوچا تھا، پہلے وہ آپ کی زبانی سب حال سن لیں پھر موقعہ دکھاؤں گا"

"خیر آپ اس بارہ میں بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں، لیکن پھر بھی یہ کام جس قدر جلد ہو جائے بہتر ہوگا، اف جب کبھی میرا خیال ان کی طرف جاتا ہے، یعنی جس حال میں وہ پڑے ہیں ۔۔۔"

وہ فقرہ کو نا تمام ہی چھوڑ کر زور، زور سے کانپنے لگی، اور ایک پل کے لئے اپنے چہرہ کو دونوں ہاتھوں سے ڈھک لیا، لیکن ایسا کرتے ہوئے گون کی ڈھیلی آستین کے پیچھے ہٹنے سے بازو کا اگلا حصہ جو برہنہ ہوا تو ہومز کے منہ سے حیرت اور خوف کی آواز نکل گئی۔ اور وہ گھبرا کر کہنے لگا،

"میڈم آپ کے تو اور بھی چوٹیں آئی ہیں ۔۔۔ یہ کیا؟" اس کا اشارہ خوشنما سفید اور سڈول بازو پر بنے ہوئے دو سرخ رنگ کے نشانات کی طرف تھا،

مگر عورت نے جلدی سے ان کو ڈھک لیا،

"کچھ نہیں، کچھ نہیں" پھر جلدی سے اس نے کہا "ان کا رات کے

بھیانک واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے تاہم بیٹھ جائیے، جو کچھ مجھ کو معلوم ہے بیان کرتی ہوں

"مسٹر پوسٹیس برکین سٹال میرے شوہر تھے، ہماری شادی کو صرف ایک سال گذرا ہے ... میرے خیال میں اس بات کو چھپانا لاحاصل اور فضول ہوگا کہ یہ شادی فریقین کے لئے باعثِ راحت نہ ہوئی۔ بالفرض میں اس بارہ میں پردہ پوشی کروں، تو ہمسایہ کے سب لوگ اصل حقیقت آپ کے روبرو بیان کرنے کو آمادہ ہوں گے، اس لئے میں کوئی بات چھپا کر رکھنا نہیں چاہتی، ممکن ہے قصور میرا اپنا ہو جس کی وجہ یہ ہے کہ میں جنوبی آسٹریلیا میں پیدا ہوئی، اور اس ملک کی کھلی اور آزاد فضا میں پلی تھی، اس لئے آپ کے یہاں کی تکلف آمیز زندگی جو اپنے ہمراہ صدہا پابندیاں رکھتی ہے، مجھے پسند نہ آئی، مگر اس کو بھی جانے دیجئے، بڑی وجہ ہمارے آپس کے بگاڑ کی یہ تھی ... اور میرا خیال ہے کہ ہر ایک آدمی میرے بیان کے اس حصہ کی تصدیق کرے گا، کہ ... متوفی کو شراب پینے کی بری عادت تھی، ایک ایسے آدمی کے پاس پل بھر کے لئے رہنا میرے لئے دوبھر ہوتا، کجا یہ کہ مجھ ایسی ذکی الحس آزاد مزاج عورت کو دن رات عمر بھر کے لئے اس کے ساتھ بندھے رہنا پڑا، میں تو کہتی ہوں اس طرح کی شادی کو مقدس اور پاک رشتہ قرار دینا انسانیت کے حق میں ظلم ہے یہ اگر تہذیب کی گردن پر چھری چلانا نہیں تو کیا ہے، آپ بیشک اسے قانون کہہ لیں، لیکن خدائی میں اگر انصاف باقی ہے، تو اس قانون کو جو اتنا بھیانک اور ستم انگیز ہو کوئی صحیح الدماغ آدمی برحق نہیں کہہ سکتا یاد رکھنا اس طرح کے قانون ایک دن تمہاری تہذیب اور تمدن کو برباد کرنے کا موجب بنیں گے ..."

اس کا لہجہ رفتہ رفتہ زیادہ تر پرجوش اور تیز تر ہوتا گیا حتی کہ وہ جو بستر لیٹی ہوئی تھی، دفعتاً اٹھ کر بیٹھ گئی۔ رخسار غصہ سے تمتمائے ہوئے اور آنکھیں اس داغ سیاہ کے باوجود جس کا ذکر میں نے پیشتر کیا ہے، شعلہ بار اور پُر رعب تھیں۔

قریباً دو منٹ یہ کیفیت رہی، اس کے بعد اسی کرخت خط و خال کی عورت نے جو آیا کی ڈیوٹی کرتی تھی، اپنے ہاتھ سے خاتون کو اس کی جگہ پر لٹا دیا، اور جب اس کے تھوڑی دیر بعد غصہ کا جوش فرو ہوا تو وہ پہلے سسکیاں لے لے کر روتی رہی، اس کے بعد سنبھل کر اس نے اپنا بیان پھر ان لفظوں میں شروع کیا۔

میں غیر متعلق باتیں چھوڑ کر رات کا واقعہ بیان کرتی ہوں، شاید آپ نے سنا ہوگا کہ سارے آدمی عمارت کے اس حصہ میں سوتے ہیں جو نیا بنا ہے وسطی حصہ میں نشستی کمرے ہیں، پچھلی طرف باورچی خانہ اور اوپر ہمارے سونے کا کمرہ ہے، میری خادمہ تھریسا کمرہ کے عین اوپر سوتی ہے، اس کے سوا ہمارے پاس کوئی نہیں ہوتا، اور نہ اس جگہ کی آواز ان لوگوں کے کانوں تک پہنچ سکتی ہے جو دوسرے حصہ میں سوتے ہیں، معلوم ہوتا ہے یہ بات چوروں کو کسی طرح معلوم ہو گئی تھی، ورنہ ممکن ہے، وہ اس قسم کی جرأت نہ کرتے۔

[illegible] رات کے ساڑھے دس بجے کے قریب سوئے تھے نوکر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ صرف میری نوکرانی بیدار تھی، لیکن وہ بھی پیشتر اوپر والے کمرہ میں چلی گئی تھی تاکہ اگر مجھ کو ضرورت ہو تو بلا لوں، گیارہ بجے کے بعد تک میں اس کمرے میں بیٹھی کتاب دیکھتی رہی، اس کے بعد اوپر کی منزل پر جانے سے پیشتر میں نے گھر کا پھیرا کرنا ضروری سمجھا، یہ میری روزمرہ کی

عادت تھی، یعنی رات کو لیٹنے سے پہلے گھر کے ہر حصہ کی دیکھ بھال کرتی تھی کیونکہ جیسا بیان کر چکی ہوں، سر یوسٹیس اکثر اپنے آپ میں نہ ہوتے تھے، میں پہلے باورچی خانہ میں گئی، پھر ذخیرہ کے گودام میں، اس کے بعد اسلحہ خانہ میں، اسی طرح مختلف کمروں میں گھومتی ہوئی انجام کار کھانے کے کمرہ میں داخل ہوئی جب میں اس کھڑکی کے قریب پہنچی جس کے آگے بھاری پردے لٹکتے ہیں، تو سرد ہوا سامنے سے آکر میرے منہ کو لگی جس سے معلوم ہوا کہ کھڑکی کھلی ہے، میں نے پردہ کو ایک طرف ہٹایا، تو کیا دیکھتی ہوں، سامنے ایک چوڑے شانوں کا سن رسیدہ آدمی جو اسی وقت کھڑکی سے اترا تھا، کھڑا ہے، کھڑکی کافی بڑی اور کسی دروازہ سے ملتی جلتی ہے، اس کے دوسری جانب لان ہے، میرے ہاتھ میں جو شمع تھی، اس کی روشنی میں میں نے دیکھا، کہ دو آدمی اور اس بڈھے کے پیچھے آنے کی کوشش کر رہے ہیں، میں گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی، لیکن وہ اتنے میں ہی سنبھل گیا، آگے بڑھ کر پہلے اس نے میری کلائی پکڑی، اس کے بعد گردن، میں نے چیخ مارنے کی کوشش کی، لیکن اس نے میری آنکھ کے پاس اس زور کا مکا مارا، کہ میں تلملا کر زمین پر گر پڑی شاید تھوڑی دیر کے لئے میرے حواس بالکل جواب دے گئے، کیونکہ جب میں ہوش میں آئی تو دیکھا انھوں نے گھنٹی کی رسی توڑ ڈالی ہے اور اس کی مدد سے مجھے بلوط کی بنی ہوئی اس مضبوط کرسی سے باندھ دیا ہے، جو کھانا کھانے کی میز کے سرے پر رکھی رہتی ہے، اس مضبوطی سے ظالموں نے مجھے جکڑا، کہ میں بالکل حرکت نہ کر سکی، اور چونکہ انھوں نے میرے منہ میں رومال ٹھونس دیا تھا، اس لئے آواز نکالنے کے بھی ناقابل تھی یہی وہ موقعہ تھا، جب میرا بدنصیب شوہر کمرے میں داخل ہوا، معلوم ہوتا ہے کسی

طرح کی آواز اس کے کانوں میں پہنچ گئی ہوگی جس سے اس کے دل میں شبہ پیدا ہوا، اور وہ مقابلہ کی تیاری کر کے ہی اس جگہ آیا، اس نے صرف ایک قمیص اور پتلون پہن رکھی تھی، اور ہاتھ میں سیر کرنے کی مضبوط لکڑی تھی جو چوروں کو دیکھ کر وہ ان پر وار کرنے کے لئے آگے بڑھا، لیکن اتنے میں ہی وہ جو سن رسیدہ تھا، اس نے ایک طرف ہٹ کر آتشدان سے آگ ہلانے کی سیخ اٹھالی، اور یوسٹبلس کے سر پر اس زور سے دے ماری کہ وہ بالکل بے آواز فرش زمین پر گر پڑے، اور اس کے بعد ذرا بھی حرکت نہ کی،

وہ یہ حالت دیکھ کر مجھے پھر ایک بار غش آگیا، لیکن خیال ہے میری بیہوشی کا یہ وقفہ بہت قلیل ہوگا کیونکہ جب میں نے آنکھیں کھولیں تو چور ابھی تک کمرہ میں موجود تھے، انھوں نے الماری کھولکر چاندی کے برتن نکالے تھے، اور اس کے علاوہ پینے کو شراب کی ایک بوتل بھی نکالکر رکھ لی، ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک گلاس تھا جیسا میں بیان کر چکی ہوں وہ سب تین آدمی تھے، ایک جو سن رسیدہ تھا اس کی تل چاولی داڑھی تھی، اور دو لڑکے جو بے ریش تھے، غالباً اس کے بیٹے ہیں، تھوڑی دیر وہ آپس میں نیچی آواز سے باتیں کرتے رہے، اس کے بعد ایک نے میرے پاس آکر یہ تحقیق کرنے کی کوشش کی، کہ میں اب تک مضبوطی سے بندھی ہوئی ہوں یا نہیں، ہر طرح سے مطمئن ہوکر وہ جس راہ سے داخل ہوئے تھے، اسی سے رخصت ہوگئے، اور جاتی دفعہ کھڑکی بند کر گئے کوئی پاؤ گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد میں اس قابل ہوئی کہ وہ کپڑا منہ سے نکالا جو انھوں نے میرے حلق تک ٹھونس رکھا تھا، آخر اس وقت میری چیخوں کی آواز سنکر نوکرانی دوڑی آئی، بعد میں باقی ملازموں کو بھی جگایا گیا، اور مقامی پولیس کو اطلاع دی گئی، انھوں نے معاملہ کی سنگینی دیکھ کر لندن والوں سے

بات چیت کی۔ بس اتنا ہی حال مجھکو معلوم ہے، اور اب میری درخواست فقط اتنی ہے، کہ مجھ بدنصیب کو بار بار ان واقعات کے دوہرانے پر مجبور نہ کیا جائے"

اس پر ہاپکنز نے کہا "مسٹر ہومز اگر آپ کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہوں تو بیشک پوچھ لیں"

لیکن خلاف امید میرے دوست نے جواب دیا "نہیں میں لیڈی بریکن سٹال کی زیادہ صبر آزمائی کرنا نہیں چاہتا، اور نہ ان کا اور وقت لوں گا البتہ واردات دیکھنے سے پہلے میری خواہش صرف یہ ہے، کہ اس عورت کا بیان بھی سن لوں"

یہ کہتے ہوئے اس نے خادمہ کی طرف اشارہ کیا

وہ کہنے لگی "میں نے ان تین آدمیوں کو گھر میں داخل ہونے سے پہلے ہی بڑے پھاٹک کے پاس دیکھا تھا، میں اپنے کمرہ کی کھڑکی میں بیٹھی تھی کہ چاند کی مدھم روشنی میں تین آدمیوں کی شکلیں پھاٹک کے قریب حرکت کرتی دکھائی دیں، لیکن میں نے معاملہ کو سرسری سمجھ کر نظرانداز کر دیا، اس کے کوئی ایک گھنٹہ بعد جب مالکن کی چیخ میرے کانوں میں آئی، تو دل بے اختیار دھڑکنے لگا، میں دوڑی، دوڑی آئی، اس وقت بیگم صاحب جیسا بیان کرتی ہیں کرسی کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں اور وہ ... یعنی سرکار اس حالت میں پڑے تھے، جس کا ذکر بیگم صاحب نے کیا ہے ان کا مغز پھٹ گیا تھا، اور خون کے چھینٹے جا بجا پڑے ہوئے تھے، میں بیگم صاحب کی ہمت اور استقلال کے واری جاتی ہوں، کہ اتنے پر بھی انھوں نے حوصلہ قائم رکھا۔ وہ جس طرح میں نے ان کو بے بسی کی حالت میں بندھا ہوا پایا، اور جو عبرتناک کیفیت

ان کی یعنی بڑی سرکار کی دیکھی گئی، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے، اگر یہ گھنٹوں بیہوش رہتیں، تو عجیب بات نہ تھی، لیکن میں اپنی محترم مالکن کے عادات سے پرانی واقف ہوں وہ جب ایڈی لیڈمیں سادہ مس فریزر کا نام رکھتی تھیں، تب بھی ان میں حوصلہ کم نہ تھا اور اب اپی گرینج میں لیڈی بریکین سٹال کا خطاب حاصل کرنے کے بعد انھوں نے اپنی پرانی عادت ترک نہیں کیا، صاحبان آپ نے ان سے کافی سوالات پوچھ لئے اب میرے خیال میں اجازت دیجئے کہ اس کی بڈھی خادمہ تھیریسا انھیں ان کے کمرے میں پہنچادے تاکہ وہ اس طرح کا آرام حاصل کرسکیں جسکی ان کو اشد ضرورت ہے،،

صیحح مادرانہ شفقت کے ساتھ دراز قد، لاغر بدن عورت نے اپنا بازو لیڈی بریکین سٹال کے گرد ڈالا، اور پیشتر اس کے کہ کوئی بولتا اسے کمرہ سے لیکر رخصت ہوگئی،

ان کے چلے جانے پر ہاپکنز کہنے لگا، دیہ عورت عمر بھر ان کے ساتھ رہی ہے، بچپن میں اسی نے انکو پالا، اور جب قریباً ڈیڑھ سال پیشتر اس کی مالکن آسٹریلیا سے عازم انگلستان ہوئی، تو یہ ساتھ ہی ساتھ چلی آئی، تھیریسا رائٹ اس کا نام ہے، اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں، کہ ایسی وفادار اور جاں سپار عورت خدمتگذاری کرنے کو آجکل کے زمانہ میں کہیں نہیں مل سکتی۔ ۔ ۔ اب آئیے مسٹر ہومز میں آپکو موقعہ کی طرف لیچلوں،،

لیکن میں نے دیکھا ہر قسم کا اشتیاق اب میرے دوست کے چہرے سے رخصت ہوچکا تھا، نہ وہ اگلی سی مستعدی کے آثار باقی تھے اور نہ شوق تجسس، ایسا معلوم ہوتا تھا، پورے حالات سننے کے بعد اس کا جوش بالکل ہی ٹھنڈا پڑ گیا، اسمیں شک نہیں ملزموں کی گرفتاری اب تک باقی تھی

لیکن پیشہ ور چوروں کی حراست ایک نہایت معمولی رسمی کارروائی تھی، جسے پولیس کا کوئی اوسط درجہ کا کارکن بخوبی سرانجام دے سکتا تھا، یہ کام ایسا نہ تھا جسے کرنے کا شوق شرلک ہومز کے دل کو ہوتا جس طرح کوئی شخص کسی نہایت قابل اور ماہر فن ڈاکٹر کو مشورہ لینے کے لیے بلائے، اور وہ آکر دیکھے کہ صرف خسرہ کا مریض ہے، اس وقت جو کیفیت اس ماہر فن ڈاکٹر کے دل میں ہو سکتی ہے، وہی غالباً میرے دوست کے دل کی تھی، کم از کم اس کی آنکھیں ویسی ہی شکن اور پریشانی کے آثار لیے ہوئے تھیں، اس کے باوجود جب ہم موقعہ واردات پہنچے تو...... جو نظارہ دیکھنے میں آیا وہ اتنا بھیانک تھا، کہ شرلک ہومز کی ہٹتی ہوئی توجہ پھر اس پر لگ گئی، اور دلچسپی کے آثار از سر نو اس کے چہرہ پر نظر آنے لگے۔

اونچی چھت کا ایک بہت وسیع اور کشادہ کمرہ تھا جس میں بلوط کی لکڑی بکثرت استعمال کی گئی تھی، دیواروں کے ساتھ ہرنوں کے سر اور قدیم زمانہ کے اسلحہ سجے ہوئے تھے، دروازے کے عین مقابل وہ فراخ کھڑکی تھی جو باغ کی سمت میں کھلتی تھی، اور جس کی نسبت ہم کو بتایا گیا تھا کہ چور اسی راہ سے داخل ہوئے تھے، تین چھوٹی کھڑکیاں کمرہ کے دائیں جانب اور تھیں، اور فی الحال انھیں کی راہ سے سرمائی آفتاب کی پھیکی روشنی کمرہ میں داخل ہو رہی تھی، بائیں طرف ایک بڑا آتشدان تھا، اور اس پر بھی شاہ بلوط کی لکڑی کا بنا ہوا انگیٹھی پیس، آتشدان کے متصل ہوڈی کی بنی ہوئی ایک بھاری کرسی پڑی تھی جس کے اطراف میں بازو اور نیچے مضبوطی کی غرض سے لوہے کی آڑی سلاخیں لگی ہوئی تھیں، کمرہ کے طول میں قرمزی رنگ کی ایک مضبوط رسی پھیلی ہوئی دکھائی دیتی تھی جس کے ایک سرے پر چند

گرہیں بندھی ہوئی تھیں، معلوم ہوتا تھا، اسی رسّی کی مدد سے لیڈی بریکن سٹال کو باندھا گیا تھا، بعد میں رسی کا سرا کھینچ کر بدن سے اتار دیا گیا، اور گانٹھیں جوں کی توں موجود رہیں، لیکن یہ سب باتیں جن کا ذکر میں سلسلہ قایم رکھنے کے لئے اس جگہ کر رہا ہوں، درحقیقت بعد ازاں ہماری نظروں میں آئی تھیں، کیونکہ وقتی طور ہماری توجہ سب سے زیادہ اس بھیانک چیز پر لگی ہوئی تھی، جو تودہ خاک کی صورت میں کسی حد تک آتشدان کے سامنے بچھی ہوئی چیتے کی کھال پر اور کچھ اس سے پرے فرش زمین پر پڑی تھی،
ایک دراز قد مضبوط بدنی ساخت کے آدمی کی لاش جس کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ ہوگی، فی الحال وہ پیٹھ کے بل پڑا تھا، چہرہ اوپر کو اٹھا ہوا، اور اس کے سفید دانت سیاہ چھوٹی داڑھی کے اندر بھیانک نظر آتے تھے ہاتھوں کی مٹھیاں کسی ہوئی، دونوں بازو سر کے اوپر کی طرف اٹھے ہوئے، اور وہ سیاہ رنگ کی لاٹھی جس کا ذکر لیڈی بریکن سٹال نے کیا ان کے دار پار پڑی تھی، اس کے گندم رنگ چہرہ، اور عقابی وخط وخال پر انتہائی جوش و نفرت کے آثار پائے جاتے تھے۔ اور ان کی وجہ سے چہرہ نے بھی یہ خوفناک انداز اختیار کر رکھا تھا، معلوم ہوتا تھا، وہ بستر پر لیٹا ہوا ہوگا، کہ شور و غل سنکر صحیح حال معلوم کرنے اس جگہ چلا آیا، گلے میں کارچوبی کی شب خوابی کی قمیض، اور پتلون کے نیچے دونوں پاؤں برہنہ ٹخنے کو نکلے ہوئے تھے، سر جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ بری طرح کچلا ہوا، خون اور پھٹے ہوئے مغز کے ٹکڑے کمرے کے اطراف میں بکھرے ہوئے اس بات کا پتہ دیتے تھے کہ حملہ آور کا وار کتنا سخت تھا، قریب ہی آگ جلانے کی وہ لوہے کی سیخ پڑی ہوئی تھی، جس سے ہلاکت عمل میں لائی گئی، اور اس کا بھاری زخم ظاہر

کر تا تھا کہ وار بیحد زور سے کیا گیا ہوگا، ہومز نے پہلے اس سلاخ کو بڑے غور سے دیکھا، پھر متوفی کی عام حالت کا معائنہ کرتا رہا، اس کے بعد کہنے لگا۔

"معلوم ہوتا ہے یہ آدمی بڑھا دینڈل غیر معمولی طاقت والا ہے"

"جی ہاں بڑی مضبوط کاٹھی رکھتا ہے" پا پکنتر نے جواب دیا، "دفتر پولیس میں اس کے کئی کارنامے درج ہیں، اور مجھے شک نہیں کہ بڑا خطرناک آدمی ہے"

"بہر صورت اسکو گرفتار کرنا بہت دشوار نہ ہوگا"

"جی بالکل نہیں، ہم اودھر ایک عرصہ سے اس کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں، لیکن وہ اب تک ملا نہیں، پہلے خیال تھا وہ اپنی جمعیت لیکر امریکہ روانہ ہو گیا، لیکن یہ تازہ واردات اس بات کا ثبوت ہے، کہ وہ کہیں باہر نہیں گیا، بلکہ اسی ملک کے اندر موجود ہے، صدر دفتر نے ہر ایک بندرگاہ کو اطلاع دے دی ہے، کہ اس حلیہ کے تین آدمی قابل حراست ہیں، اور عنقریب ان کی گرفتاری کے لئے انعام بھی مشتہر کر دیا جائیگا، لیکن ایک بات جو میری سمجھ میں نہیں آتی یہ ہے، کہ انھوں نے اس طرح کی خطرناک کارروائی کی جرأت کیسے کی، جبکہ ان کو معلوم تھا کہ خاتون برکن سٹال یقیناً ان کا حلیہ بیان کر دے گی، اور پولیس چونکہ پہلے ہی ان سے واقف ہے، اس لئے ان کی شناخت میں کوئی دقت پیش نہ آئیگی"

"آپ بجا کہتے ہیں، قدرتی طریقہ یہی ہونا چاہیئے اگر وہ لیڈی برکن سٹال کو ساتھ ہی ختم کر دیتے"

"مگر ایسا بھی ہو سکتا ہے" میں نے رائے پیش کی "کہ انھوں نے اس کی بیہوشی کو ہی موت کے مترادف سمجھ لیا ہو"

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ غالباً انہوں نے اسکو بیہوش دیکھ کر جان لینے کی ضرورت نہ سمجھی۔ لیکن کیوں مسٹر ہاپکنز اس آدمی کے بارے میں جو ہمارے سامنے بیجان پڑا ہے یہ کیا حکایتیں ہیں جو میرے سننے میں آئی ہیں۔ کیا آپکو کبھی ان کے متعلق کچھ جاننے کا موقعہ ملا۔"

"میں اتنا ہی معلوم کر سکا ہوں کہ عام حالت میں وہ نہایت خوش اخلاق نیک سیرت آدمی تھا۔ لیکن شراب پی لینے کے بعد مجسم شیطان بنجاتا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ تھوڑی سی پی لینے کے بعد۔ کیونکہ پورے نشہ کی حالت تک تو وہ بہت ہی کم پہنچتا تھا۔ اسی طرح تھوڑی شراب پی کر وہ اتنا بے سدھ ہو جاتا کہ اپنے آپ میں نہ رہ کر وہ وہ کام کرنے لگتا۔ جن کی اس سے بعید بھی توقع نہ ہوسکتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اتنا مالدار اور خطاب یافتہ ہونے کے باوجود وہ اپنی نادانیوں کے باعث ایک دوبار پولیس کی گرفت میں آتے آتے بچا۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ایک واقعہ سننے میں آیا تھا کہ اس نے بیگم صاحبہ کا پالتو کتا لیکر اس پر مٹی کا تیل چھڑکا اور آگ لگا کر زندہ ہی جلا دیا۔ معاملہ خطرناک صورت اختیار کرنے لگا تھا، آخر بڑی مشکل سے اس کو دبایا گیا۔ پھر ایک اور موقعہ پر اس نے شراب کا بھرا ہوا گلاس خادمہ تھیریسا رائٹ کے منہ پر دے مارا۔ اس سے بھی بڑا فضیحتہ ہوا تھا، اس لئے اگر آپ ایمان کی پوچھتے ہیں تو میرے خیال میں اس کا مر جانا ہی بہتر تھا۔ اس کے بغیر گھر میں زیادہ راحت اور سکون پیدا ہو سکے گا۔۔۔ لیکن یہ آپ کیا دیکھ رہے ہیں"

وہ مزید دو زانو بیٹھ کر رسی کی ان سرخ گانٹھوں کو بغور دیکھنے لگا تھا، جو پیڈی بریکن سٹال کو باندھنے کے لئے استعمال کی گئی تھی۔ اس کے بعد اس نے رسی کا دوسرا سرا ہاتھ میں لے لیا۔ جہاں اس کو کھینچ

ڈیلا تھا

"چونکہ یہ رسی باورچی خانہ میں لگی ہوئی گھنٹی سے ملتی تھی" ہومز کہنے لگا "اس لئے میرا خیال ہے کہ جب چوروں نے رسی توڑنے کو اسے کھینچا تو باورچیخانہ کی گھنٹی بڑے زور سے بجی ہوگی"

"اس کے باوجود گھنٹی کی آواز کسی کو سنائی نہیں دی جس کی وجہ شاید یہ ہو کہ باورچی خانہ مکان کے بالکل پچھلی طرف واقع ہے"

"مگر چوروں کو کس طرح معلوم ہوا کہ آواز کسی کو سنائی نہیں دیگی، مجھکو تو یہ سوچکر بڑی حیرت ہوتی ہے کہ یہ جانتے ہوئے رسی گھنٹی کیساتھ بندھی ہے، ملزم نے اسے زور سے اسے کھینچا کہ اس کا ایک سرا ٹوٹ گیا"

"مسٹر ہومز آپ کا کہنا صحیح ہے یہی سوال میں بھی کئی بار اپنے آپ سے پوچھ چکا ہوں، اور انجام کار اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ چوروں کو گھر کا نقشہ اور اس کے رہنے والوں کے عادات کا پورا پورا حال معلوم ہوگا ان کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ نوکر سب کے سب پڑے سوتے ہیں، اس لئے جب باورچیخانہ میں گھنٹی بجے گی، تو کوئی اس کی آواز نہ سن سکے گا، بلکہ عین ممکن ہے چور نوکروں میں سے کسی ایک سے ملے ہوئے بھی ہوں، لیکن مقابلہ میں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ گھر میں سب ملازم آٹھ ہیں اور آٹھوں اپنے وفاداری کہ ہر ایک کی ایمانداری اور نیک چلنی کی قسم کھائی جا سکتی ہے"

"میری دانست میں اگر شک کسی پر ہو سکتا ہے، تو اس نوکرانی پر شراب کا بھرا ہوا گلاس جس کے منہ پہ مارا گیا تھا جو مسز بیٹرس کی حبشن کی

"لیکن ساتھ ہی خیال آتا ہے، کہ اس طریقہ پر عمل کرنے سے نوکرانی اپنی مالکن کے برخلاف غداری کی مرتکب ہوتی، حالانکہ وہ اس کی پرستار ہے، لیکن جانے دیجئے یہ ضمنی تفصیلات ہیں، اور جب آپ نے بڈھے رینڈل کو گرفتار کر لیا، تو اس کے ساتھیوں کا حال جاننا مشکل نہ ہوگا، رہ گیا لیڈی بریکن سٹال کا بیان تو اس کی تصدیق ہر ایک تفصیل سے، جو ہم کو نظر آتی ہے پورے طور پر ہورہی ہے، اس نے بڑی کھڑکی کے پاس جاکر اسے کھول دیا اور اس کے بعد کہنے لگا، اس جگہ کسی طرح کے نشانات موجود نہیں، لیکن زمین چونکہ سخت ہے اس لئے وہ پیدا بھی نہ ہو سکتے تھے، مگر کیا بات ہے، یہ جو موم بتیاں آتشدان پر رکھی ہیں، معلوم ہوتا ہے کسی نے حال میں ان کو جلایا ہے"

"ہاں انھیں کی نیز اس شمع کی روشنی سے جو لیڈی بریکن سٹال کے ہاتھ میں تھی چور اس جگہ کا سامان تلاش کرنے کے قابل ہوئے"

"اور وہ لے کیا گئے ؟"

"زیادہ مال نہیں، صرف چھ سات چاندی کے برتن جو الماری میں پڑے تھے، لیڈی بریکن سٹال کا یہ کہنا ہے، کہ وہ لوگ سر یوسٹیس کی موت سے اتنے گھبرا گئے، کہ زیادہ مال فراہم کرنے کی جرأت نہ کر سکے، حالانکہ آئے اسی نیت سے تھے"

"یہ سچ ہے، اور ... آثار سے پایا جاتا ہے، کہ انھوں نے اس جگہ ٹھہر کر شراب بھی پی تھی ؟"

"پی ہوگی اپنے اعصاب کو تقویت دینے کے لئے"

"بالکل بجا، یہ جو تین گلاس شیشے کے پاس، پاس رکھے ہیں، کسی نے ان کو چھیڑا تو نہیں تھا ؟"

"بالکل نہیں، ورنہ اس شراب کی بوتل کو جو انھوں نے اپنے لئے نکالی تھی"

"ٹھہرو میں ایک نظر ان کو دیکھ لوں ... ایں یہ کیا!"

ان تینوں گلاسوں کے اندر ذرا ذرا سی بچی ہوئی شراب باقی تھی لیکن صرف ایک کی تہہ میں شراب کی گاد پائی جاتی تھی، پاس ہی دو تہائی بھری ہوئی شراب کی بوتل کھڑی تھی، اور اس کے پہلو میں لمبا دھاریدار کاگ تھا، کاگ کی حالت اور بوتل میں لپٹے ہوئے جالے اور گرد و غبار کی تہہ ظاہر کرتی تھی کہ بہت کہنہ شراب ہے ... نہایت بیش قیمت جیسی تہہ خانوں میں بند رکھی جاتی ہے، یقیناً قاتلوں کا مذاق شراب پینے کے متعلق اونچے درجہ کا ہوگا،

یکایک میں نے دیکھا کہ ہومز جو اس وقت تک ہر چیز پر بڑی بے پروائی سے نظر ڈال رہا تھا، اب دفعتاً چوکنا ہوگیا، اس کی بے توجہی یکسر جاتی رہی، اور اندر کو دھنسی ہوئی آنکھوں میں گہری دلچسپی کی تیز چمک پیدا ہوگئی، اس نے کاگ ہاتھ میں لیکر بڑے غور سے اس کا معائنہ کیا،

"انھوں نے کیونکر اسے نکالا تھا،" آخر کار اس نے پوچھا،

ہاپکنز نے میز کے ایک آدھے کھلے ہوئے خانہ کی طرف اشارہ کیا، اسمیں کچھ میز پوش اور ایک بڑا سا کاگ نکالنے کا آلہ پڑا تھا،

"کیا لیڈی بریکن سٹال نے اپنے بیان میں یہ بات کہی تھی، کہ چوروں نے اس پیچ کش کی مدد سے ڈاٹ کھولا تھا،"

"جی نہیں، آپ کو یاد ہوگا، بوتل کھولنے کے موقعہ پر وہ بیہوش پڑی تھی"

"آہ بیشک یاد آگیا، لیکن میرا کہنا یہ ہے، کہ کاگ اس پیچ کش کی

مدد سے نہیں نکالا گیا، بلکہ غالباً اسے کھولنے کے لئے اس طرح کا جیسی سکریو استعمال کیا گیا تھا۔ جیسا بعض چاقوؤں میں لگا ہوا پایا جاتا ہے، اس کی لمبائی ڈیڑھ انچ سے زیادہ کسی حال میں نہ تھی، اگر آپ کاگ کی بالائی سطح دیکھیں، تو معلوم ہوگا، کہ تین بار پیچ کش داخل کرنے کی کوشش کی گئی تب کاگ نکلا تھا حالانکہ اس بڑے آلہ کی مدد سے اسکو ایک ہی دفعہ کی کوشش سے نکالا جا سکتا تھا، اس لئے اب جو بات میں فی الحال تم سے کہتا ہوں یہ ہے، کہ جب آپ اس آدمی رینڈل کو گرفتار کریں۔ تو جامہ تلاشی میں اس بات کا خیال رکھیں، کیا اس طرح کا کوئی چاقو اس کے پاس موجود ہے جسمیں متعدد قسم کے آلات لگے ہوں"

"بہت خوب" ہاپکنز نے خوش ہو کر کہا

"لیکن گلاسوں کو دیکھ کر میرے جی کو بڑا پریشانی ہوتی ہے کیا لیڈی بریکن سٹال نے تین شخصوں کو اپنے سامنے شراب پیتے دیکھا تھا"

"جی ہاں وہ اس بارہ میں ہر طرح پر یقین ہے"

"تو پھر جانے دیجئے اس سے آگے کیا رہا، لیکن ... مسٹر ہاپکنز میں پھر ایک بار کہتا ہوں ان گلاسوں کو دیکھ کر ایک عجب طرح کا اضطراب میرے جی کو لاحق ہے ... کیوں ... کیا آپ کو ان میں کوئی بات غیر معمولی نظر نہیں آئی؟ ... لیکن چھوڑیئے اس بحث کو شاید یہ میرے اپنے دماغ کا قصور ہے، کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے، جب کسی آدمی کو خاص قسم کی معلومات حاصل ہوں، تو پھر وہ عموماً اپنی بڑھی ہوئی قوت فیصلہ کی مدد سے بات کا بتنگڑ بنانے لگتا ہے، یہی وجہ میری ہراسانی کی ہوگی ورنہ بات کچھ بھی نہیں، اور اب ... الوداع مسٹر ہاپکنز میرا اس جگہ ٹھہرنا بیسود ہے،

کیونکہ معاملہ ہر طرح واضح اور صاف ہوگیا، جب آپ اُس آدمی رینڈل کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوجائیں، اور کوئی نیا واقعہ پیش آئے، تو ضرور اُس کی اطلاع مجھے دیجئے، امید کرتا ہوں میں بہت جلد آپ کو اپنی تحقیقات کے کامیاب خاتمہ پر مبارکباد دے سکوں گا ... آؤ واٹسن چلیں، اس جگہ کے مقابلہ میں ہم اپنے مکان پر بہتر کام کرسکیں گے۔"

۳

واپسی کے سفر میں میں نے دیکھا ہومز کا کھنچا ہوا چہرہ اور اُس کی آنکھیں اس بات کا اندازہ ظاہر کرتا تھا، کہ عجیب طرح کی ذہنی کشمکش اُس کے سینہ میں جاری ہے کوئی بات تھی جو اسے رہ رہ کر پریشان کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ سعی عظیم سے کام لیکر اپنے آپ پر قابو پالیتا، اور اس طرح گفتگو کرتا گویا کوئی خاص فکر اسے لاحق نہیں ہے، لیکن اس کے بعد پھر اس کی پیشانی فکر آلود ہوجاتی، اور اُس کی تنی ہوئی بھویں، اور ایک مقام پر جمی ہوئی آنکھیں ظاہر کرنے لگتیں، کہ اس کے خیالات کی رو بہت دور پہنچی ہوئی اور غالباً ایبی گرینج کے اس کمرہ کی طرف لگی ہوئی ہے جس میں ایک ہولناک سانحہ واردات پیش آئی تھی۔

یکایک نہ معلوم کیا سوچ کر وہ عین اس وقت اُٹھ کر کھڑا ہوگیا، جب ہماری ٹرین مضافات لندن کے ایک چھوٹے سٹیشن سے آہستہ آہستہ آگے کو چلنے لگی تھی، اور نہ صرف خود چلتی ٹرین سے کود کر پلیٹ فارم پر اتر آیا بلکہ مجھ کو بھی ساتھ ہی کھینچ لیا۔

گاڑی بڑھتی ہوئی رفتار کے ساتھ آناً فاناً کافی دور آگے نکل گئی تھی کہ

تھوڑی دیر بعد اس کی سرخ رنگ کی پشت ایک موڑ پر گھوم کر نظروں سے غائب ہو گئی۔ میں حیران و ششدر کھڑا کبھی گاڑی کی سمت میں دیکھتا اور کبھی اپنے دوست کے منہ کو تکنے لگتا تھا۔

"معاف کرنا واٹسن"، ہومز نے میری پریشانی دیکھ کر کہا۔ "ممکن ہے کہ جو خیال میں نے سوچا صرف ایک طرح کا وہم ہو۔ لیکن سچ کہتا ہوں، موقعہ سے چلے آنے کے باوجود میرے جی کو اب تک چین حاصل نہیں ہوا۔ کوئی بات اس واردات میں ایسی ہے، جو میری معلومات کی ناتمامی پہ نوحہ خوانی کرتی ہے۔ میں بہرحال معاملہ کو اس صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ کوئی غیبی آواز مجھکو یہ کہتی سنائی دیتی ہے، کہ یہ سب غلط ہے۔ ... اول سے آخر تک غلط ... میں قسم کھانے کو تیار ہوں کہ غلط ہے۔ لیکن مقابلہ میں خاتون کی بیان کردہ حکایت ہر لحاظ سے مکمل بھی ہے، اور اس کی رہی سہی تصدیق خادمہ نے کر دی ہے۔ ان سب باتوں کے برخلاف میں اپنی طرف سے کیا پیش کر سکتا ہوں؟ صرف وہ تین شراب آلودہ گلاس۔ لیکن پھر سوچتا ہوں، کہ خطا میری اپنی ہے۔ اگر میں ہر ایک بیان کردہ بات کو آنکھیں بند کر کے صحیح نہ مان لیتا بلکہ اپنے طور پر ہر ایک تفصیل کی جانچ شروع کرتا، یا کم از کم [illegible] اپنے ذہن کو ایک بیان کردہ حکایت سے کند ہونے کا موقعہ نہ دیتا تو ممکن ہے کوئی ایسی بات دریافت عمل میں آتی، جو میرے خیال کی تصدیق کا ذریعہ ثابت ہوتی۔ بس ساری باتیں سوچکر یہی بہتر معلوم ہوا، کہ مجھے پھر ایک مرتبہ اس معاملہ کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اس لئے آؤ اس بنچ پر بیٹھکر اس گاڑی کا انتظار کریں، جو ہمیں واپس چزل ہرسٹ لے جائے گی۔ میں چاہتا ہوں کچھ نئی شہادت تمہارے سامنے پیش کر دوں، مگر ایسا کرنے سے پہلے میری التجا

یہ ہے، کہ گھر کی مالک عورت یا اس کی خادمہ نے جو حالات بیان کئے تھے ان کو صحیح مان کر اپنے دل میں جگہ نہ دو، بلکہ انھیں یوں خارج کر دو گویا وہ تمام باتیں ہمارے سننے میں نہیں آئیں، عورت قبول صورت ہے، اور اس کی مظلومیت دیکھ کر دل اس کے بیان کو صحیح سمجھنے پر آمادہ ہو جاتا ہے لیکن صحیح نتیجہ حاصل کرنے کے لئے یہ سب بالکل غلط ہے، ہمیں لازم ہے تحقیقات کرتے ہوئے اپنے قلب و دماغ کو خارجی حالات سے ذرا بھی متاثر نہ ہونے دیں۔

”اور اب سنو اچھی طرح غور سے سنو، غور کرنے پر مجھ کو اس خاتون کی بیان کردہ حکایت میں کئی شک انگیز خامیاں نظر آتی ہیں، تم پوچھو گے کیا میں ان کو سلسلہ وار بیان کرتا ہوں۔

اول یہ کہ دو ہفتہ قبل چوروں کی ایک جماعت نے قریب ہی قصبہ سڈنہم میں ایک کافی بڑی واردات کی تھی، اور وہ بہت سا مال اڑا کر لے گئے تھے، ان لوگوں کا حال اور ان کی تصویریں یقیناً اخباروں میں چھپی ہوں گی اس لئے اگر کسی آدمی کو فرضی حکایت تیار کرنے کی ضرورت ہو تو قدرتی طور پر اس کی نظر انھیں لوگوں کی طرف جا سکتی ہے، صحیح حالات چھپانے کے لئے ایسے شخصوں کا نام لے دینا بالکل سہل ہے، کیوں ہے یا نہیں؟

نمبر دو، یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے، کہ چوروں کی عادت ہوتی ہے، اگر وہ کسی جگہ سے بہت سا مال لے جانے میں کامیاب ہوں تو پھر فوراً ہی کوئی نیا خطرہ اپنے لئے مول لینا پسند نہیں کرتے، بلکہ ان کی بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ تھوڑے دن امن چین کے ساتھ کسی محفوظ

مقام پر رہ کر پہلی لوٹ کا مال کام میں لائیں

"نمبر تین، غور کر کے دیکھو تو چور کبھی پہلی رات میں واردات کرنے نہیں جاتا، ان کا معمول ہے کہ رات کے پچھلے پہر جب خلق خدا آرام سے پڑی سوتی ہو چوری کرنے یا نقب لگانے کے لئے جاتے ہیں، پھر کیا ضرورت پڑی تھی، کہ یہ پہلی رات میں اس مکان پر آگئے

"نمبر چار، خاتون کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے اس خیال سے کہ میں انھیں دیکھ کر چیخ نہ ماروں، میرے منہ پر گھونسہ مارا تھا، لیکن تھوڑا غور کرنے پر معلوم ہوگا، کہ یہ طریقہ تو الٹا کسی عورت کو چیخ مارنے پر مجبور کرنے کا ہے، مار کھا کر عورت چپ نہیں ہوتی، بلکہ زور زور سے چیخنا چلانا شروع کر دیتی ہے،

"نمبر پانچ، جس صورت میں ان کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ وہ ایک آدمی کو بآسانی مغلوب کر سکتے تھے، تو پھر انھیں اس کو ہلاک کرنے کی ضرورت کس لئے پیش آئی،"

"نمبر چھ، یہ سب کچھ کرنے کے بعد وہ جب لوٹ مار کرنے لگے، تو کیوں تھوڑے سے برتن لیجانے پر ہی کفایت کی، جبکہ بہت سا مال ابھی گھر میں موجود تھا جس کو وہ بڑی آسانی سے قابو میں لا سکتے تھے،

"اور سب سے آخری بات یہ کہ ایسے آدمی جب شراب پینے بیٹھتے ہیں تو بوتل کو آدھا یا تین چوتھائی بھرا ہوا چھوڑ کر نہیں جاتے، بلکہ اسے خالی کر کے ہی چھوڑتے ہیں، ایمان داری سے کہنا ڈاکٹر کیا میرے سوچے ہوئے یہ اعتراض واجب اور درست ہیں یا نہیں؟"

"بجموعی طور پر بیشک یہ سب باتیں جی کو کھٹکتی ہیں، لیکن فرداً فرداً

ان میں سے ہر ایک ممکن بھی سمجھی جا سکتی ہے۔ مجھ کو تو جو بات غیر معمولی
دکھائی دیتی ہے، وہ لیڈی برکین سٹال کا کرسی سے باندھا جانا
ہے"
"خیر اس کو میں کوئی اہمیت نہیں دیتا، کیونکہ چوروں کے لئے دو ہی
صورتیں ممکن تھیں، یا وہ اس کو بھی جان سے مار دیتے، یا ایسے طریقہ
پر بے بس کرتے، کہ وہ فوراً ہی کسی کو ان کی موجودگی کی اطلاع نہ دے سکتی
لیکن اس ایک معاملہ کو جانے بھی دو، تو وہ باتیں جو میں نے پیشتر بیان کی
ہیں، عورت کی پیش کردہ حکایت کو کافی طور پر غیر اغلب ثابت کرتی ہیں، پھر
جب ان کے علاوہ شراب کے گلاسوں کا معاملہ مدنظر رکھا جائے۔۔۔"
"لیکن یہ کیا قصہ ہے، جو آپ شراب کے گلاسوں کا بار بار بیان
کرتے ہیں"
"ذرا تصور کی آنکھ سے دیکھنا کیا تینوں گلاس پاس پاس رکھے ہوئے
تم کو نظر نہیں آتے ہیں"
"بالکل اس طرح گویا میرے سامنے موجود ہیں"
"تو سنو ہم کو بتایا گیا ہے، کہ تین شخصوں نے ان گلاسوں میں الکر
شراب پی تھی، کیا یہ بات اغلب ہے"
"کیوں نہیں ایک ایک گلاس تینوں نے لیا ہو گا"
"بہت ٹھیک اسی طرح ہو سکتا ہے، لیکن کیا یاد ہے صرف
ایک گلاس کی تہہ میں شراب کی گاد پڑی تھی، باقی دو میں نہیں، کیا اس سے
کوئی بات تمہارے ذہن میں پیدا ہوتی ہے؟"
"یہی تو خیال کرتا ہوں تیسرا گلاس سب سے آخر میں بھرا گیا ہوگا

اس لئے سب گاد اسی میں آگئی"

"بالکل نہیں۔ اگر تم نے بوتل دیکھی ہے۔ تو یاد ہوگا، پرانی شراب ہونے سے اسمیں گاد کافی تھی۔ پھر کیسے ممکن ہوا، کہ نہ پہلے دو گلاسوں میں نہ آئی اور فقط تیسرے میں جمع ہو گئی؟ اس کا جواب دو ہی طرح مل سکتا ہے یا تو دوسرا گلاس پر کرنے کے بعد کسی نے بوتل کو زور سے ہلایا جس طرح دوا کی شیشی ہلایا کرتے ہیں، اس سے گاد تیسرے گلاس میں آگئی، لیکن یہ بات چونکہ اغلب اور قرین قیاس نہیں ہے۔ اس لئے دوسری صورت ہی صحیح ہوگی"

"اور وہ دوسری صورت کیا ہے؟"

"یہ کہ فقط دو گلاس استعمال کئے گئے تھے، بعد ازاں ان کی تلچھٹ تیسرے گلاس میں ڈالدی گئی۔ تاکہ معلوم ہو، تین پینے والے تھے۔ اس طریقہ پر دونوں گلاسوں کی تلچھٹ تیسرے میں جمع ہو سکتی ہے۔ کیوں تمہارا کیا خیال ہے، کم ازکم میرا تو پختہ یقین یہی ہے۔ کہ اسی طرح کیا گیا تھا، اگر میرا خیال صحیح ہے۔ تو پھر یہ معاملہ چوری اور قتل کی معمولی واردات سے بڑھ کر غیر معمولی اہمیت حاصل کر لیتا ہے، کیونکہ پھر اس کے معنی یہ سمجھے جا سکتے ہیں، کہ لیڈی برکین سٹال اور اس کی خادمہ نے قصداً جھوٹ بولا۔ یہ کہ ان کی بیان کردہ حکایت فرضی ہے۔ کسی معقول وجہ سے وہ اصلی مجرم کو بچانا چاہتی ہیں، اور ہمیں ان کی مدد کے بغیر ہی فقط اپنی کوشش سے سب حال تحقیق کرنا پڑے گا اسی خیال کو مد نظر رکھ کر میں چیزل ہرسٹ کو واپس چلا ہوں، اور اسی لئے تم کو تکلیف دی ہے"

قدرتی طور پر ابی گرینج کے رہنے والے ہمیں اسقدر جلد واپس

آتا دیکھ کر سخت متعجب ہوئے ۔ چونکہ اس عرصہ میں سٹانلے ہاپکنز اطلاع دینے کے لئے صدر مقام کو روانہ ہو گیا تھا۔ اس لئے شرلک ہومز نے اس کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر کمرہ طعام میں اپنا قبضہ جما لیا۔ اور دروازہ کو اندر سے بند کر کے کامل دو گھنٹے اس طرح کی چھان بین کی جس کی بنا پر وہ پیشتر بارہا ایسی شاندار معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ کمرہ کے ایک کونہ میں بیٹھا ہوا میں اس طالب علم کی طرح جو اپنے پروفیسر کی ہر ایک کارروائی کو نظر غور سے دیکھ رہا ہو۔ شرلک ہومز کے ہر ایک فعل کا بغور معائنہ کرتا رہا۔ اس نے کھڑکی کے پردے قالین، کرسی اور ٹوٹی ہوئی رسی کا سرا ان تمام چیزوں کو ایک ایک کر کے بڑے غور کے ساتھ دیکھا گویا ان میں سے ہر ایک چیز اس کے لئے صدہا معلومات رکھتی تھی۔ اس اثنا میں بدنصیب یوسٹیس کی لاش کمرہ سے اٹھوا دی جا چکی تھی۔ لیکن باقی سب سامان اسی حالت میں پڑا تھا۔ تھوڑی دیر تک اور اور چیزوں کا معائنہ کرنے کے بعد ہومز دفعتاً آتشدان پر لگی ہوئی لکڑی کے اوپر چڑھ گیا۔ میں حیران ہو کر سوچ رہا تھا۔ کہ اب وہ کیا کرنے لگا ہے۔ اس کے سر سے چند انچ بلندی پر سرخ رسی کا وہ ٹکڑا اب تک معلق تھا جس کا بڑا حصہ توڑ کر خاتون بریکن سٹالی کو کرسی سے باندھا گیا تھا۔ اسی رسی کا بچا ہوا حصہ ابتک گھنٹی کی تار کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ دیر تک وہ گہری توجہ سے اس لٹکے ہوئے سرے کو تکتا رہا۔ اس کے بعد زیادہ قریب پہنچنے کے خیال سے اس نے اپنا ایک زانو دیوار میں لگی ہوئی چوبی بریکٹ پر رکھا۔ اس طریقہ پر اس کا ہاتھ رسی کے ٹوٹے ہوئے سرے کے زیادہ قریب پہنچ گیا۔ لیکن پھر بھی چند انچ کا فاصلہ حائل رہا۔ لیکن شرلک ہومز کو میں نے دیکھا۔ کہ اس کی توجہ

رسی کے سرے پر اتنی لگی ہوئی نہ تھی، جتنی دیوار گیر بریکٹ پر، انجام کار وہ اطمینان کا سانس لیکر نیچے کود پڑا، معلوم ہوتا تھا کوئی بات جس کی تحقیقات اس کو منظور تھی، وہ اس کے حسب منشا طے ہوگئی،

" واٹسن " اس نے دوبارہ اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا، کام حسب دلخواہ ہوتا جا رہا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ واقعات کے اس مجموعہ میں جو ہم فراہم کر رہے ہیں یہ واردات خاص طور پر عجیب و حیرت انگیز ثابت ہوگی۔ لیکن مجھے اپنی کند ذہنی پر افسوس ہوتا ہے ایسی بڑی غلطی جیسی آج صبح مجھ سے سرزد ہوئی بہت کم موقعوں پر ہوئی ہوگی، تاہم کوئی بات نہیں اب صرف تھوڑی سی درمیانی کڑیاں باقی رہ گئی ہیں پھر یہ زنجیر مکمل ہو جائے گی "

" کیا یہ معلوم ہو گیا کہ مجرم کون تھے ؟ "

" واٹسن میرے دوست، تم مجرم کے لئے صیغہ واحد استعمال کرو تو بہتر ہے، کیونکہ وہ ایک ہی آدمی تھا ۔۔ مگر اف میرے خدا کتنا ہیبت ناک شیر ببر کی سی طاقت رکھنے والا، کیا نہیں دیکھ سکتے ہو اس کی قوت کا یہ کرشمہ کہ وہ میخ جو مرنے والے کے سر پر لگ کر دوہری ہو گئی ہے، چھ فٹ تین انچ لمبا، مگر اس کے ساتھ ہی گلہری کی طرح پھرتیلا نہایت چابکدست، اور ذہن رسا، ایسا کہ داد دینی پڑتی ہے، کیونکہ یہ فرضی کہانی جو خاتون نے بیان کی ہے اسی کی سکھائی ہوئی تھی، کچھ شک نہیں واٹسن وہ کوئی بڑا ہی غیر معمولی آدمی ہے، اور یہ اسی کی دور اندیشی کا نتیجہ ہے، کہ جرم کے بہت کم سراغ باقی رہ گئے ہیں، حالانکہ سچ پوچھو تو گھنٹی کی رسی کی صورت میں اس نے ایک ایسا سراغ چھوڑا ہے، جسے دیکھ کر

کسی طرح کا شک و شبہ باقی نہیں رہتا"۔

"میں سمجھا نہیں، کس طرح کا سراغ؟"

"بھئی، میں سمجھاتا ہوں، بالفرض کوئی آدمی گھنٹی کی رسی کو کھینچنا شروع کرے، تو بتاؤ وہ کس جگہ سے ٹوٹے گی؟ یقیناً اس مقام سے جہاں تار کے ساتھ بندھی ہے، اس جگہ سے تین اِنچ ورے کسی حال میں نہیں ٹوٹ سکتی حالانکہ وہ اسی جگہ ٹوٹی ہے"۔

"میرے خیال میں اس کی وجہ معمولی ہے۔ یعنی یہ کہ رسی اس مقام پر کمزور تھی"۔

"یوں کہا ہوتا کہ کمزور بنا دی گئی تھی۔ اس آدمی نے اپنی عیاری سے رسی کا یہ سرا جو نیچے پڑا ہے، چاقو کی مدد سے چھیل کر کمزور کر دیا، لیکن دوسرے سرے کو کمزور بنانے کا خیال اس کو نہیں آیا۔ اس جگہ فرش پر کھڑے ہو کر تم اوپر والے سرے کو نہیں دیکھ سکتے، لیکن اگر میری طرح آتشدان پر چڑھ کر دیکھو تو اچھی طرح صاف نظر آئے گا، کہ رسی کا وہ حصّہ ہرگز کمزور نہیں، بلکہ صاف کٹا ہوا ہے۔ اور اب سنو واقعات نے درحقیقت کیا صورت اختیار کی تھی۔ اس آدمی کو رسی کی ضرورت تھی، لیکن وہ اسے کھینچنا بھی نہ چاہتا تھا، کہ ایسا نہ ہو باورچی خانہ میں بندھی ہوئی گھنٹی بجنے لگے، اور نوکر بیدار ہو جائیں۔ پس اس نے کیا کیا، آتشدان پر چڑھا اور جب پھر بھی رسی تک نہ پہنچ سکا، تو اپنا زانو بریکٹ پر رکھ دیا۔ اس کا نشان گرد کی جمی ہوئی تہہ میں اب تک موجود ہے۔ یہ کر کے اس نے چاقو کی مدد سے رسی کاٹ ڈالی۔ جب میں نے دیکھا کہ بریکٹ پر زانو رکھ کر بھی میرا ہاتھ رسی سے تین اِنچ ورے رہتا ہے، تو فوراً معلوم کر لیا، کہ اس کی قامت کی درازی مجھ سے

کم از کم تین انچ زیادہ ہے، ذرا ادھر آ کے دیکھنا بلوط کی بنی ہوئی کرسی کی سیٹ پر یہ کس چیز کا داغ ہے؟"

"شاید یہ خون کا"

"یقیناً خون کا۔ اس ایک واقعہ سے ہی خاتون کے بیان کی پوری تردید ہو گئی، اگر وہ ارتکاب جرم کے موقعہ پر کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ تو نشان کیسے بنتا، نہیں، نہیں میرے دوست۔ اسے اس کے شوہر کی ہلاکت کے بعد کرسی پر بٹھایا گیا تھا، اور میں شرط بدنے کو تیار ہوں کہ وہ جو سیاہ رنگ کی پوشاک اس نے اتار کر رکھی ہوئی تھی، ایسا ہی ایک نشان اس پر بھی موجود ہوگا بیشک واٹسن ابھی ہم نے کامل فتح حاصل نہیں کی، لیکن ہمارے قدم رفتہ رفتہ اس منزل کی طرف اٹھنے لگے ہیں، اب میں سب سے پہلے چند الفاظ خادمہ تھیریسا سے کہنا چاہتا ہوں، ہمیں اپنی معلومات مکمل کرنے کیلئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔"

کڑے خیال کی آسٹریلین کنیز کی خصوصیتیں اپنے اندر رکھتی تھی، وہ بڑی چپ چاپ ہر شخص کو مشکوک نظروں سے دیکھنے والی غیر ملنسار عورت تھی، دیر تک ہومز کو بھی، کئی طریقوں سے کام لیکر اس کو صحیح راہ پر لانے کی کوشش کرنی پڑی، تب آخر کار اس قابل ہوا کہ اس کی تلخ بستگی کو تھوڑا دور کر سکے،

معلوم ہوا اسے اپنے آقائے مرحوم سے سخت نفرت تھی کہنے لگی "یہ بیشک صحیح ہے، کہ اس نے مجھ پر ہی شراب کا گلاس پھینکا تھا، اس نے بیگم صاحب کو ایک بری سی گالی دی، اس پر میں نہ رہ سکی اور برملا کہہ دیا، کہ آپ ہرگز اس طرح کی جرات نہ کرسکتے، اگر ان کا بھائی موجود ہوتا، اس پر

سرکار کو بڑا طیش آیا، اور بھرا ہوا گلاس جو ان کے ہاتھ میں تھا میرے منہ پر دے مارا، لیکن مجھے اس کی پروا نہیں، اگر وہ بیگم صاحب کو ان کے حال پر رہنے دیتے، اور یوں تنگ نہ کرتے۔ تو میں ایک کیا ایسے بیسیوں گلاسوں کی مار کھانے کے لئے تیار تھی، مشکل صرف یہ ہوئی، کہ وہ ہر وقت بیگم صاحب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے رہتے تھے، اور بیگم صاحب کی تمکنت کا یہ عالم کہ کبھی حرف شکایت منہ پر نہ لاتی تھیں، اور دل کا تو کیا ذکر ہے، وہ شوہر کی بدسلوکی مجھ سے بھی چھپائے رکھتی تھیں، صبح آپ نے ان کے بازو پر جو سرخ رنگ کے نشان دیکھے تھے، ان کا حال کبھی انھوں نے اپنی زبان سے بیان نہیں کیا، لیکن میں اپنے طور پر معلوم کر چکی ہوں، کہ ظالم شوہر نے ہی ٹوپی میں لگانے کا پن ان کے بازو میں گھونپا تھا، اتنا ستمگار ... اسقدر بیرحم ... خدا میرے حال پر رحم کرے، وہ مر چکا ہے، مجھے اس کی بدگوئی نہ کرنی چاہئے، لیکن میں باز نہیں رہ سکتی، اور سو بار یہی کہوں گی، کہ اگر شیطان آدمی کے روپ میں کبھی اس دنیا میں آیا ہے، تو سر یوسٹیس برکن سٹال کی صورت میں آیا تھا۔ ڈیڑھ سال پیشتر جب بیگم صاحب کی پہلی ملاقات اس سے ہوئی، تو وہ شہد کی طرح میٹھا تھا، لیکن عملی طور پر زہر، شادی کے بعد یہ ڈیڑھ سال کا عرصہ ہمارے لئے ڈیڑھ صدی کے برابر لمبا ہو گیا۔ وہ تب پہلی بار لندن آئی تھیں، اس سے پہلے انھیں سرزمین آسٹریلیا سے کہیں باہر جانے کا اتفاق نہ ہوا تھا، اس لئے یہ ان کا پہلا بحری سفر سمجھنا چاہیئے، آدمی بھی مالدار اور خطاب یافتہ تھا، اور شہری زندگی کے دکھاوے کے اخلاق و عادات سے پوری واقفیت رکھتا تھا، بھولی بیگم اس کی باتوں میں آکر غلطی کر بیٹھیں، لیکن میں کہتی ہوں، اس غلطی کا خمیازہ جتنا اس غریب کو بھگتنا

پڑا، بہت کم کسی نے بھگتا ہوگا، کس جیسے اس سے ہماری ملاقات ہوئی تھی، ؟ ... جون میں ہم اس جگہ پہنچے تھے، جولائی میں اس سے ملنے کا اتفاق ہوا، اور آتی سردیوں کی جنوری میں ان کی شادی ہوگئی ... کیا پھر آپ بیگم صاحب سے ملاقات کیا چاہتے ہیں؟ وہ اسی کمرہ میں آپ سے ملیں گی، لیکن خدا کے لئے ضرورت سے زیادہ سوالات ان سے نہ پوچھیے، کیونکہ جن مصیبتوں اور آزمائشوں سے ان کو گذرنا پڑا ہے، فطرت انسانی اس سے زیادہ کی تاب نہیں لاسکتی۔"

لیڈی بریکن سٹال اسی کوچ پر دراز تھی، لیکن سابق کے مقابلہ میں زیادہ چیکی ہوئی نظر آئی، نوکرانی بھی ہمارے ساتھ ہی گئی تھی، اس نے جاتے ہی مالکن کی پیشانی پر گرم پانی کی ٹکور شروع کردی،

لیکن ہم کو دیکھ کر خاتون کی اپنی پیشانی فکر آلودہ ہوگئی، تاہم اس نے مستقل لہجہ میں کہا: میں امید کرتی ہوں آپ پھر مجھ سے کسی طرح کے سوالات پوچھنے نہیں آئے۔"

"لیڈی بریکن سٹال" ہومز نے بڑے نرم لہجہ میں جواب دیا، اطمینان رکھیے، میں ہرگز آپ کے جی کو پریشان کرنا نہیں چاہتا، اس کے برعکس میری دلی خواہش یہ ہے، کہ ہر طرح کی آسانیاں آپ کی راہ میں پیدا کروں، کیونکہ مجھکو یہ بات تحقیق ... معلوم ہوئی ہے، کہ آپ کو بڑی بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، اس سے زیادہ میں اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں، کہ اگر آپ مجھکو دوست سمجھکر لائق اعتماد تصور کریں، تو میری سب سے بڑی کوشش یہ ہوگی، کہ اپنے آپ کو اس اعتماد کا مستحق ثابت کردوں۔"

"خیر فی الحال آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"صرف یہ کہ آپ سب حال سچ سچ بیان کر دیں"

"مسٹر ہومز ......"

"نہیں، نہیں لیڈی بریکن سٹال حیلہ سازیاں بیہودہ ہیں، میرا شک بڑا بہت شبہ ممکن ہے آپ کے کانوں تک بھی پہنچا ہو، یہ خادم آخر دودھ پیتا بچہ نہیں، اور میں اس بات کی قسم کھانے کو تیار ہوں کہ جو حکایت پیشتر آپ نے بیان کی سراسر فرضی اور مصنوعی تھی"

بیگم اور کنیز دونوں زرد رد سہمی ہوئی حیرت آمیز نظروں سے میرے دوست کے منہ کو تکنے لگیں،

انجام کار تھیریسا نے یہ کہتے ہوئے مہر سکوت توڑی" آپ بیشک نامور جاسوس ہوں گے، لیکن میں دیکھتی ہوں اخلاق کے نام سے بے بہرہ ہیں، کیا آپ یہ کہہ کر بیگم صاحب کی توہین نہیں کرتے، کہ جو کچھ انھوں نے پیشتر بیان کیا غلط تھا؟"

ہومز اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا،

تھیریسا کے الفاظ کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے لیڈی بریکن سٹال سے کہا "کیا میں ..... سمجھ لوں کہ آپ کو اور کچھ بیان نہیں کرنا ہے"

"میں سب کچھ پہلے ہی آپ سے بیان کر چکی ہوں"

"لیڈی بریکن سٹال میں ایک آخری موقعہ اور آپ کو دیتا ہوں سوچ لیجئے، کیا صاف گوئی سے کام لینا آپ کے حق میں ان حیلہ سازیوں سے بہتر نہ ہو گا؟"

خوشنما چہرہ پر ایک پل کے لئے آثار تامل پیدا ہوئے، معلوم ہوتا تھا وہ سب حال کہہ دینے کے لئے آمادہ ہوئی ہے، لیکن فوراً ہی کسی نئے خیال نے اثر انداز ہوکر اس کے ارادے میں انقلاب پیدا کر دیا، چہرے پر وہی پہلا نقاب اصل حقیقت کو چھپانے کا پڑ گیا اور وہ بولی:۔

"جو کچھ مجھکو معلوم تھا، وہ میں آپ سے کہہ چکی، اس سے زیادہ اور کسی بات کا مجھکو علم نہیں"۔

ہومز نے اپنی ہیٹ اٹھالی، اور شانوں کو حرکت دیتے ہوئے بولا:۔

"افسوس . . ."

بس اتنا کہہ کر وہ آگے اور میں اس کے پیچھے ہم دونوں کمرہ سے باہر نکل آئے،

پارک کے ایک حصہ میں چھوٹا سا تالاب بنا تھا، ہومز مجھے اس کی طرف لے گیا، فی الحال اس کی سطح پر یخ کی تہہ جمی تھی، لیکن اس تہہ میں ایک چھوٹا سا شگاف موجود تھا، اور اس میں صرف ایک بطخ تیرتی پھر رہی تھی،

ہومز کھڑا ہوکر تھوڑی دیر اس کی طرف دیکھتا رہا پھر بڑے پھاٹک کی سمت چل دیا، اس جگہ پہنچکر اس نے ایک مختصر سا رقعہ تحریر کیا اور دربان کو یہ کہہ کر دے دیا کہ مسٹر سٹانلے ہاپکنز کو پہنچا دینا،

پھاٹک سے نکلکر وہ مجھ سے کہنے لگا "ممکن ہے میرا اندازہ صحیح ہو یا غلط، لیکن اپنی اس واپسی کے متعلق میرے لئے کوئی نہ کوئی عذر اپنے دوست ہاپکنز کے روبرو پیش کرنا ضروری تھا، میں فی الحال ساری

بات اس پر واضح کرنا نہیں چاہتا، اس لئے اتنا ہی کافی ہے، اور اب ہمیں ایڈی لیڈ سے سوتھیمپٹن تک چلنے والے جہازوں کے دفتر کا رخ کرنا چاہیئے جو میرے خیال میں پال مال کے سرے پر واقع ہے۔ جہازوں کی ایک لائن اور کبھی جنوبی آسٹریلیا اور انگلستان کے درمیان چلتی ہے۔ لیکن پہلے اس سے فارغ ہولیں، تو زیادہ بہتر ہوگا"

دفتر کے دروازہ پر پہنچکر ہومز نے اپنا کارڈ اندر بھیجا، تو مینجر نے فوراً ہی ہمیں بلوالیا، اور عرصہ قلیل میں جو حالات دریافت طلب تھے، وہ ہمیں اس کی زبانی معلوم ہو گئے۔ جون کے مہینہ میں ان کا صرف ایک ہی جہاز راک آف جبرالٹر جس کا نام تھا، اور اس لائن کے بہترین جہازوں میں سے تھا انگلستان وارد ہوا تھا، جب اسی زمانہ کا رجسٹر کھلوا کر دیکھا گیا، تو معلوم ہوا کہ ایڈی لیڈ کی رہنے والی مس فریزر اور اس کی خادمہ اسی جہاز سے آئی تھیں، فی الحال یہ جہاز واپس آسٹریلیا جارہا تھا، اور نہر سویز کے کسی مقام پر پہنچا ہوا تھا، جہاز کے کارکن اب بھی تقریباً وہی تھے جو پیشتر کام کرتے تھے، البتہ مسٹر جیک کرو کر نام کے ایک افسر کو جو پیشتر اسی جہاز میں ثانوی حیثیت کا درجہ رکھتا تھا، اب کپتان بنا دیا جا چکا تھا، اور وہ نئے جہاز باس راک کو اپنے چارج میں لیکر دو دن تک سوتھیمپٹن سے کسی طرف کو روانہ ہونے والا تھا، قصبہ سڈہیم میں اس کی سکونت تھی، لیکن مینجر نے بیان کیا کہ اگر آپ اس سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں، تو وہ صبح دفتر میں آئے گا اس وقت آپ مل سکتے ہیں،

لیکن ہومز کا جواب یہ تھا، کہ میری خواہش ملاقات کی نہیں ہے۔ میں تو صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مسٹر کروکر کا عرصۂ ملازمت کیسا رہا، اور کمپنی کے منتظم

اس کی نسبت کیا رائے رکھتے ہیں؟"

جواب میں بتایا گیا، کہ اس کی ملازمت ہر طرح بے داغ ہے۔ فی الحقیقت اس پایہ اخلاق و قابلیت کا دوسرا آدمی کمپنی کے موجودہ کارکنوں میں نظر نہیں آتا، عیب، اگر اسے عیب سمجھا جا سکے، صرف ایک تھا، یعنی یہ کہ فرض کی سرانجام وہی میں پوری طرح پابند ہوتے ہوئے یہ آدمی جہاز سے علیحدہ ہونے کے بعد بڑا جوشیلا اور بے پروا بن جاتا ہے، آدمی طبعاً مغرور المزاج اور جوشیلا تھا، لیکن اس کے ساتھ ہی پورا دیانتدار باوفا اور رحمدل بھی تھا بس یہ حالات تھے جو ہمیں اس شخص مسٹر جیک کروکر کی نسبت جہازی کمپنی کے دفتر سے معلوم ہوئے،

اس جگہ سے چلکر ہم سکاٹ لینڈ یارڈ گئے، لیکن معلوم نہیں میرے دوست کے خیال میں کیا انقلاب واقع ہو گیا تھا، کہ اس جگہ گاڑی سے اترنے کی بجائے وہ دیر تک بحر خیالات میں ڈوبا ہوا وہیں کا وہیں بیٹھا رہا، میں نے ایک دو مرتبہ یہ کہہ کر اسے اکسانے کی کوشش کی، کہ سکاٹ لینڈ یارڈ کا دفتر آ گیا، لیکن اس نے ایک ہی چپ سادھ رکھی تھی، اور آخر کار جب بولا تو یہ کہ گاڑی بان سے کہنے لگا "تم چیرنگ کراس کے تار گھر کی طرف لے چلو"، اس جگہ پہنچکر اس نے کسی مضمون کا ایک تار روانہ کیا، اور اس کام سے فارغ ہو کر ہم اپنی جائے قیام بیکر سٹریٹ میں واپس چلے آئے،

"واٹسن" اس جگہ اپنے کمرہ میں بیٹھ جانے کے بعد اس نے بغیر کسی تمہید کے کہنا شروع کیا، "میں وارنٹ گرفتاری حاصل کرنے سکاٹ لینڈ یارڈ گیا تھا، لیکن اس کا حوصلہ نہ ہو سکا، صرف اس خیال سے رک گیا

کہ اگر ایک مرتبہ وارنٹ جاری ہوگیا، تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کو محفوظ نہ رکھ سکے گی، میرے دورِ ہستی میں ایک دو موقعے ایسے بھی پیش آئے ہیں جب حقیقی مجرم کی دریافت کے ذریعہ سے میں اس سے بہت زیادہ نقصان پیدا کرنے کا موجب بنا ہوا جتنا وہ لوگ اپنے جرم سے پیدا کر سکتے تھے، اسی لئے اب میں نے زیادہ محتاط بننا سیکھ لیا ہے، اور میرا فیصلہ یہ ہے کہ انگلستان کے قانون کو چاہے دھوکا دینا پڑے، لیکن اپنے ضمیر کی آواز کو دبانا میرے لئے ناممکن ہے، میں اسی خیال سے واپس چلا آیا کہ عمل کرنے سے پہلے مجھے تھوڑا سا اور بھی سوچ لینا واجب ہے۔"

۴

شام کے سایے لمبے ہونے لگے تھے، کہ انسپکٹر سٹانلے ہاپکنز آ پہنچا، معلوم ہوا اس نے اپنی کوششوں میں اب تک کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کی،

اس کے باوجود ایک بات کی مسرت اس کے دل کو تھی اندر داخل ہوتے ہی بڑے جوش میں بھر کر کہنے لگا:۔

"اوہ مسٹر ہومز آپ سچ مچ جادوگر ہیں، بارہا مجھکو خیال آتا ہے، کہ قدرت نے فوق الفطرت طاقتیں آپکو عطا کی ہیں، میری تو عقل حیران ہے یہ بات آپکو کیونکر معلوم ہوئی کہ چوری کے برتن تالاب میں پڑے ہیں"

"کون کہتا ہے، یہ بات مجھکو معلوم ہوئی تھی؟"

"کیا آپ نے مجھکو ہدایت نہیں کی تھی، کہ ان کو تالاب کی تہہ میں تلاش کرنا"

"کیا وہ آپ کو مل گئے؟"

"جی سب کے سب"

"خوشی کی بات ہے کہ میں آپ کی کچھ امداد کر سکا۔"

"واہ اچھی امداد ہے ۔ ۔ ۔ آپ اس کو مدد کہتے ہیں، جبکہ واقعہ یہ ہے کہ اس دریافت نے معاملہ کو اور بھی زیادہ پُر پیچ اور الجھا ہوا بنا دیا ہے۔ آخر وہ کس قسم کے چور ہوں گے جو گھر سے چاندی کے برتن اٹھا کر لے گئے اور انھیں پاس ہی تالاب کے اندر ڈال دیا۔"

"کچھ شک نہیں، ان لوگوں کا طریق عمل غیر معمولی ثابت ہوا ہے۔ مگر واقعہ میں جس خیال کی بنا پر میں نے آپ کو تالاب کی تہہ میں برتن تلاش کرنے کے لئے لکھا تھا، صرف یہ تھا، کہ اگر کوئی ایسا آدمی ان برتنوں کو چرا کر لے گیا ہو جسے ان کی ضرورت نہ ہو ۔ ۔ ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے صرف دکھانے کے لئے یہ کارروائی کی ہو، تو لازمی طور پر وہ انھیں کسی قریبی مقام پر ڈال دینے کا خواہشمند ہو گا۔"

"لیکن اس طرح کا خیال آپ کے دل میں پیدا ہی کیوں ہوا؟"

"صرف اس لئے کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے، جب وہ لوگ چوری کر کے نکلے تو تالاب کا پانی ان کی نظروں کے سامنے موجود تھا، اور اس میں ایک مقام پر ٹوٹی ہوئی برف کی وجہ سے کافی چوڑا شگاف بھی نظر آتا تھا، انھوں نے سوچا کہ برتنوں کو چھپانے کے لئے اس سے بہتر اور کون سا مقام ہو سکتا ہے۔"

"ہاں یوں کہیئے، چھپانے کی غرض سے انھوں نے ایسا کیا ہو گا"، ہٹنلے ہاپکنز خوش ہو کر کہنے لگا "اور اب یہ معاملہ کافی حد تک واضح ہونے لگا

ہے، چونکہ واردات پہلی رات کی گئی تھی، لوگ سڑکوں پر چل پھر رہے ہوتے اس لئے چوروں نے سوچا کوئی ان برتنوں کو دیکھ کر شک نہ کرنے لگے بس انھوں نے احتیاطاً وہ تمام چیزیں تالاب کے اندر ڈال دیں، تاکہ پھر کسی موقعہ پر جب معاملہ رفت گذشت ہو جائے گا ان کو نکالکر لے جائیں گے، بہت خوب مسٹر ہومز بہت خوب آپ کا یہ خیال دکھاوے کے خیال کے مقابلہ میں زیادہ قرین قیاس ہے"

"خیر آپ کے نظریہ کی تصدیق ہو گئی۔ میرے اپنے خیالات تو بہت منتشر تھے، لیکن شکر ہے، ان کے سلسلہ میں ہم برتنوں کا پتہ پانے میں کامیاب ہو گئے"

"صاحب میں اس کامیابی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں لیکن ... کیا عرض کروں ایک بڑی رکاوٹ اور پیش آئی ہے"

"رکاوٹ! ... میں سمجھا نہیں کیسی؟"

"مسٹر ہومز تازہ خبر یہ ہے "رانڈل جماعت کے تینوں آدمی آج صبح امریکہ کے شہر نیویارک میں پکڑے گئے"

"اوہ میرے خدا! یہ تو نہایت عجیب بات ہے کم از کم یہ آپ کے نظریہ کے خلاف ہے، کہ وہ لوگ کل رات اس جگہ کینٹ میں موجود تھے، اور بیرونٹ کی ہلاکت انھیں کے ہاتھوں عمل میں آئی تھی"

"مسٹر ہومز آپ میرے نظریہ کی بات چھوڑیئے۔ وہ تو بالکل شکست ہو گیا لیکن ہو سکتا ہے کہ رنیڈل جماعت کے علاوہ ویسی ہی کوئی اور ٹولی قرب و جوار میں موجود ہو، اور اس کا حال اب تک پولیس کے کانوں تک نہ پہنچا ہو"

"جی ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ۔ ۔ کیا اب تشریف لیجائیےگا"

"کیا کروں مجبوری ہے، جب تک سارا حال تحقیق نہ ہو جائے مجھے کیونکر چین آسکتا ہے، خدا کیلئے آپ ہی کوئی ایسا اشارہ دیں جس سے مجھے اپنی کوشش میں مدد مل سکے"

"اشارہ ؟"

"جی ہاں"

"ایک اشارہ تو میں نے ابھی آپ کو دیا تھا"

"کونسا"

"یہ کہ ممکن ہے سب کاروائی دکھاوے کے لئے کی گئی ہو"

"لیکن کس لئے! ۔ ۔ ۔ مسٹر ہومز آخر کس لئے ؟"

"اس کا جواب ذرا مشکل ہے، بہرحال میں نے ایک خیال پیش کیا ہے، آپ اس پر غور کر کے دیکھیں، ممکن ہے کبھی کارآمد ہو، کیا کھانا کھا کر نہ جائیے گا، اچھا خیر آداب عرض ۔ ۔ ۔ لیکن کوئی نئی اطلاع آپکو حاصل ہو تو مجھے اس سے محروم نہ رکھیے گا"

کھانے کا عمل گہری خاموشی میں ختم ہوا، لیکن جب انجام کار دستر خوان اٹھ چکا، اور ہومز نے اپنا پائپ جلا کر ہاتھ میں لے لیا نیز جب اس نے اپنے پاؤں جن میں اس وقت سلیپر پہن رکھے تھے، بھڑکتی آگ کی طرف پھیلا دئے، تو گھڑی میں وقت دیکھ کر وہ یکایک کہنے لگا:

"واٹسن! میں امید کرتا ہوں، واقعات اب اپنی اصلی صورت میں پیش آنے لگیں گے"

"یعنی کب ۔ ۔ ۔ ؟"

" یہی کوئی چند منٹ کے عرصہ میں، تم اپنے جی میں کہنے ہو گئے۔ میں نے سٹانلے ہاپکنز کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔"

" آپکو اختیار ہے "

" کیا معقول جواب ہے لیکن واٹسن بات دراصل یہ ہے، کہ جو حالات مجھکو معلوم ہیں، وہ غیر سرکاری ہیں، اور جو اس کو معلوم ہیں، سرکاری ہیں اپنے طور پر جو رائے چاہوں قائم کر سکتا ہوں، لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا، اس کا فرض ہے، کہ ہر ایک بات افسران بالا کے کانوں تک پہنچا دے ورنہ قابل اعتبار نہ سمجھا جائیگا۔ پس ایک ایسی حالت میں جو سراسر مشکوک ہے، میں اس کی راہ میں کسی قسم مشکلات پیدا کرنا نہیں چاہتا، اسی لئے میں کوئی ایسی بات اس سے کہنا مناسب نہیں سمجھتا جس کا فی الحال میرے اپنے جی کو یقین نہیں "

" لیکن وہ یقین کب حاصل ہو سکے گا "

" وقت آرہا ہے واٹسن، عنقریب ایک چھوٹا سا نہایت دلچسپ ناٹک تمہارے سامنے کھیلا جائے گا۔ اس کے بعد تم خود ہی سمجھ جاؤ گے "

عین اس موقعہ پر کچھ آہٹ زینہ پر سنائی دی جس کے فوراً بعد دروازہ کھلا اور ایک مرد جوان، اتنا شکیل اور خوش قد جیسا بہت کم کسی کے دیکھنے میں آیا ہوگا، داخل ہوا۔

اس کی قامت بغیر معمولی دراز، موچھوں کے بال سنہرے، آنکھیں نیلیں، اور جسم بدن کی رنگت ظاہر کرتی تھی، کہ اس کے وقت کا بیشتر حصہ منطقہ حارہ کی تیز گرمیوں میں گذرا ہے اسکے تیز قدم اور لچکیلی چال سے پایا جاتا

تھا، کہ ہماری بھر کم وجود رکھنے کے باوجود اس میں پھرتی یا طاقت کی کمی نہیں، وہ اتنا ہی مضبوط ہے، جتنا دیکھنے میں خوبصورت، اندر آکر اس نے دروازہ بند کر لیا، اور جب اس کے بعد ہمارے پاس آکر کھڑا ہوا، تو میں نے اس کی ہاتھوں کی بندھی ہوئی مٹھیوں اور تلاطم چھاتی کو دیکھ کر معلوم کیا، کہ اپنے جذبات کی شدت کو وہ بزور چھپانے کی کوشش کر رہا ہے، شرلک ہومز نے پرسکون نظروں سے اس کی طرف دیکھا، اور اس کے بعد محض اتنا کہا:۔

"بیٹھ جائیے کپتان کروکر آپکو میرا تار ملا ہوگا"

ہمارا ملاقاتی ایک آرام کرسی پر بیٹھ گیا، اور اسکے بعد استفہامی نظروں سے باری باری ہم دونوں کی طرف دیکھنے لگا،

دفعتاً کسی خاص نتیجہ پر پہنچکر اس نے کہا "آپ کا بھیجا ہوا تار مجھکو بیشک ملا تھا، اور میں آپ کے تحریر کردہ وقت پر حاضر بھی ہو گیا ہوں، میں نے سنا تھا آپ میرے صدر دفتر میں گئے تھے، اس لئے سارے پہلو سوچکر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ چھپنے یا بھاگنے کی کوشش بیکار ہے، کیونکہ آپ آسانی سے پیچھا نہ چھوڑیں گے، پس جو کچھ آپ کو کہنا ہو بلا تامل کہہ ڈالئے، میں ہر بات کے لئے تیار ہوں، فرمائیے آپ میری نسبت کیا ارادہ رکھتے ہیں، کیا مجھکو گرفتار کریں گے! بولئے جواب دیجئے۔۔۔ اس طرح چپ چاپ بیٹھکر میری طرف دیکھنا، جیسے بلی چوہے کو دیکھا کرتی ہے، یہ کسی حال میں مجھ کو گوارا نہیں"

"ایک سگار دو واٹسن آپ کو" ہومز نے نرم لہجہ میں کہا "کپتان کروکر اسکا سرا چبانے سے امید ہے آپ اپنے اعصاب پر بہتر قابو پا سکیں گے، مرد

خدا اتنا نہیں سوچتے کہ اگر میں آپکو ایک معمولی درجہ کا مجرم خیال کرتا تو کیا یوں دوستانہ سلوک کرتا یا اس طرح سگار پینے کی دعوت دیتا بہ ستہ میرا فیصلہ دو لفظی ہے۔ اگر آپ سب حال ایمان داری سے سچ سچ بیان کر دیں گے۔ تو مجھ سے جہاں تک ممکن ہے آپکی امداد سے دریغ نہ کروں گا۔ لیکن اگر آپ نے چال بازی کی، تو پھر سمجھ لیجئے کہ مجھ سے زیادہ خطرناک دشمن کوئی دوسرا نہیں ہے"

کپتان کرد کر نے اس طرح حرکت کی اگر یا کوئی چیز نگلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مشکل سے اپنے آپ پر قابو پا کر کہنے لگا اور پوچھیے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"؟

"صرف یہ کہ شب گذشتہ کوا بی گریسنج میں جو واقعات پیش آئے تھے ان کا حال سچ سچ بیان کر دیجئے ۔۔۔ اسمیں ذرا بھی فروگذاشت نہ ہو، نہ اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ کیجیے، نہ کوئی تفصیل غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیجیے میں پہلے ہی اسقدر حالات سے واقف ہوں کہ اگر آپ نے صحیح راستہ کو ایک انچ بھی چھوڑا، تو کھڑکی میں کھڑا ہو کر پولیس کی سیٹی بجادوں گی جس کے بعد میں اگر آپ کے لئے کچھ کرنا چاہوں بھی، تو یہ بات میرے لئے سراسر ناممکن ہو گی"

جہاندیدہ ملاح نے اس تجویز پر تھوڑی دیر غور کیا اس کے بعد اپنا گندم گوں پھیلا ہوا ہاتھ زانو پر مارتے ہوئے کہنے لگا:۔

"جو ہو سو ہو، میرا دل کہتا ہے، کہ آپ اپنے وعدہ سے منحرف نہ ہونگے آپ صحیح معنوں میں گورے آدمی ہیں، اور اپنے کئے ہوئے وعدہ کا پابند رہنا جانتے ہیں، اس لئے میں تمام قصہ اول سے آخر تک آپ کے روبرو بیان

کرتا ہوں، لیکن ایک بات ہے، جو میں شروع میں ہی کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں یعنی جہاں تک میری اپنی ذات کا تعلق ہے، جو کچھ میں نے ...... کیا، نہ مجھے اس کا افسوس ہے، نہ اس کے نتیجہ کی دہشت، بلکہ موقعہ پیش آنے پر میں پھر اسی طرح کرنے کو تیار ہوں، مجھے ایسا کر کے فخر عظیم حاصل ہوگا خدا اس وحشی پر لعنت بھیجے، اگر بلی کی طرح اس کی سو جانیں ہوتیں، تو اس کو سو بار مار کر بھی میرے جی کو اطمینان نہ ہوتا، خیال اگر میرے دل کو ہے، تو اس پاک جان نیک سیرت خاتون ... میری فریزر کا کیونکہ میں اسے اس کے جہنمی شوہر کے نام سے تو کبھی منسوب کرنا پسند نہ کروں گا، میں جو ہر طرح اس کی خدمت گذاری کے لئے حاضر ہوں، اور جس کی واحد آرزو یہ ہے کہ اس کے لبوں پر تبسم کی ایک جھلک پیدا کرنے کے لئے مجھے اپنی جان تک سے گذر جانے کی پروا نہیں صرف اس کی سلامتی کا اندیشہ میرے زہرہ کو آب، آب کرتا ہے، لیکن پھر سوچتا ہوں، کہ یہ جو کچھ میں نے کیا اس سے کم کر بھی کیا سکتا تھا؟ اور اب صاحبو میں ساری داستان اول سے آخر تک آپ سے بیان کرتا ہوں، اس کے بعد خود ہی انصاف کرنا، کہ جو کچھ میں نے کیا وہ حق بجانب تھا یا نہیں

دوسارے حالات واضح کرنے کے لئے مجھے اپنی حکایت کا آغاز کچھ عرصہ پہلے سے کرنا پڑے گا، چونکہ آپ خود حالات سے واقف معلوم ہوتے ہیں اس لئے غالباً یہ بھی جانتے ہوں گے، کہ اس خاتون سے میری سب سے پہلی ملاقات اس وقت ہوئی تھی، جب وہ راک آف جبرالٹر نام کے جہاز پر سفر کر رہی تھی، اور میں اس جہاز کا پہلا افسر تھا جس روز میں نے اول مرتبہ اسے دیکھا تبھی پختہ یقین ہو گیا تھا، کہ اس عالم میں وہی

ایک ایسی عورت ہے، جو قدرت نے میرے لئے بنائی ہے، اس کے سوا کوئی دوسری نہیں، دوران سفر میں اس کے لئے میری محبت روز بروز بڑھتی گئی، اور بارہا اس طرح کے موقعے پیش آئے، کہ رات کے اندھیرے میں میں نے دوزانو ہو کر صحن جہاز کے اس مقام کو بار، بار چوما، جہاں وہ دن کے وقت بیٹھتی تھی، صرف اس لئے کہ اس کی خاک پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا سکوں، میرے ساتھ اس کی نسبت کبھی قایم نہیں ہوئی مجھ سے اس کا سلوک ہمیشہ ویسا ہی رہا، جیسے ایک عورت کا کسی اجنبی سے ہو سکتا ہے لیکن مجھے اس کے متعلق کوئی شکایت نہیں، محبت مجھے اس سے تھی، اگر اس کو نہ تھی، تو اس کا کیا قصور ہے، میں اس کی رفاقت اور دوستی کو ہی نعمت عظمیٰ خیال کرتا تھا، بہر حال جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے، تو وہ اتنی ہی آزاد تھی، جتنی آغاز میں، لیکن خود میں اچھی طرح جانتا تھا، کہ ہمیشہ کے لئے اپنی آزادی سے ہاتھ دھو بیٹھا

"دوسری بار سفر سے واپس آیا تو سنا، کہ اس کی شادی ہو گئی ہے، میں نے پھر بھی شکایت نہیں کی، آخر میں کون تھا، کہ اسے میری پروا ہوتی، اس کو اختیار تھا جس سے چاہے شادی کرے، دولت اور خطاب یہ دو چیزیں اس کے حسن بےمثال کے ساتھ مل کر اسے اونچے درجہ تک پہنچانے کا ذریعہ بن سکتی تھیں، قدرت نے اس کو حکومت کے لئے پیدا کیا تھا، پھر کیوں نہ وہ اس درجہ تک پہنچے، میں اتنا خودغرض نہ تھا، کہ اس کی شادی کی خبر سنکر رنج کھینچتا یا اپنے دل کو ملول کرتا، الٹا اس خیال سے جی کو فرحت ہوئی، کہ اس نے اپنی زندگی ایک بے زر ملاح کے ساتھ باندھ کر برباد نہیں کی، بلکہ وہی درجہ حاصل کیا جس کے لئے پیدا... ہوئی تھی

یہ تھی وہ محبت جو میں اپنے دل میں میری ڈریوڈ کے لئے رکھتا تھا

"اس دن کے بعد میں نے سمجھ لیا، کہ اب پھر کبھی اس سے ملنے کا اتفاق نہ ہوگا، لیکن آخری سفر سے واپس آیا، تو مجھے کپتان کا عہدہ مل گیا، اور چونکہ وہ نیا جہاز جسے لیکر مجھے جانا تھا، ابھی پانی میں ڈالا نہ گیا تھا، اس لئے دو ماہ کا عرصہ مجھے اپنے رشتہ داروں کے پاس ساؤتھمپٹن میں بسر کرنا پڑا، ایک دن کی بات ہے، میں دیہات کی تنگ گلی سے نکلا جا رہا تھا، کہ اس کی خادمہ تھیریسا رائٹ سامنے سے آتی ہوئی ملی، اس نے اس کا حال مجھ سے بیان کیا، اس کے شوہر کا اور اس زندگی کا بھی جو وہ بسر کرتے تھے، صاحب میں ایمانداری سے کہتا ہوں، ان حالات کو سنکر خون میری رگوں میں جوش مارنے لگا، اف! میرے خدا! کیا اندھیر تھا، کہ وہ ناپاک شرابی کتا، اس پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت کرتا تھا جس کے بوٹوں کو چاٹنے کی صلاحیت بھی اسمیں نہیں تھی، تھیریسا پھر ایک بار مجھ سے ملی، اس کی وساطت سے میں ایک بار میری سے ملنے گیا، اور اس کے بعد ایک دفعہ اور بھی لیکن اس آخری موقعہ پر اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا، کہ ہماری ان خفیہ ملاقاتوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جانا چاہیئے، اب تھوڑے دن ہوئے ایک اطلاعی خط دفتر سے میرے نام موصول ہوا کہ جہاز تیار ہے اور تمہیں ایک ہفتہ کے اندر اندر سفر کی تیاری کر لینی چاہیئے، اس وقت جی میں آئی کہ نہ جانے کب باہر سے آنا نصیب ہو، رخصت ہونے سے پیشتر ایک آخری ملاقات میری سے ضرور کرنی چاہیئے۔

تھیریسا میرے حال پر اکثر عنایات کرتی رہتی تھی، جس کی وجہ شاید میرے خیال میں یہ ہوگی، کہ اسے میری سے گہری محبت ہے، اور اس پاجی

اس کی زبانی سخت نفرت رکھتا تھا۔ جو اس کے شوہر کا درجہ رکھتا تھا سے مجھے گھر کا کچھ حال معلوم ہوا۔ اس نے مجھکو بتایا۔ کہ میری اکثر ہر پہلی رات کو نچلی منزل کے چھوٹے کمرے میں بیٹھ کر مطالعہ کرتی ہے۔ چونکہ میں جانتا تھا۔ کہ اپنے آخری فیصلہ کے بعد وہ مجھ سے ملنے نہ آئے گی۔ اور میں اس سے ملے بغیر سفر پر جانا...... نہ چاہتا تھا۔ اس لئے یہی بہتر معلوم ہوا کہ اس کے مکان پر ذرا سی دیر کے لئے ہو آؤں۔ چنانچہ کل رات میں جرأت کر کے اس جگہ تک گیا۔ اور بند کھڑکی پر ذرا سی آہٹ پیدا کی۔ اس نے شیشے کی راہ سے مجھکو پہچانا۔ لیکن پھر بھی کھڑکی کھولنے پر آمادہ نہ ہوئی تاہم میں اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ حالات سے مجبور ہونے کے باوجود اس کو مجھ سے دلی محبت ہے اس لئے غیر ممکن تھا۔ وہ مجھکو دیر تک باہر سردی میں ٹھٹھرتے رہنے کا موقعہ دیتی۔ پس تھوڑی دیر بعد اس نے مجھ سے دبی آواز میں کہا کہ "کھانا کھانے کے کمرہ کی بڑی کھڑکی جو باغ کی طرف کھلتی ہے اسکی راہ سے اندر چلے آؤ۔ میں وہیں تم سے ملوں گی"۔

میری کی زبانی وہ وہ باتیں میرے سننے میں آئیں۔ کہ خون بیچ پیچ رگوں میں کھولنے لگا۔ اور میرے منہ سے بے اختیار اس مرد سیاہ کار کے لئے سخت برے الفاظ نکلے جس نے اس خاتون سے بد سلوکیاں کی تھیں جس کا میں سچا پرستار تھا۔ اس کے بعد صاجو میں ایمانداری سے کہتا ہوں اور خدا میرا گواہ ہے۔ کہ میرے اس بیان میں رتی بھر جھوٹ نہیں۔ اس وقت جب ہم دونوں کمرے میں کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ اور کسی طرح کا ناپاک خیال ہمارے دلوں میں قطعاً نہیں تھا۔ وہ کسی جنونی آدمی کی طرح غصہ اور جوش میں بھرا ہوا دوڑا۔ دوڑا آیا۔ اور اس نے وہ شرمناک

گالیاں اس خاتون کو دیں، جیسی میرے خیال میں ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کی زبان پر بھی نہیں سنی جاتیں، اسی پر کفایت نہ کر کے اس نے وہ لکڑی جو اس کے ہاتھ میں تھی میری کے منہ پر دے ماری جس کے بعد وہ مجھ پر وار کرنے کو مڑا، میں نے اپنے بچاؤ کے لئے آگ ہلانے کی سیخ اٹھالی، لیکن پہلا وار اس نے کیا جس کا نشان آپ اس جگہ میرے بازو پر اب تک دیکھ سکتے ہیں، اس کے بعد میں بھی جواب دینے پر مجبور ہو گیا ہمارے درمیان ایک اس طرح کی کھلی لڑائی شروع ہو گئی جس میں دونوں فریق مسلح تھے، اور کسی کو دوسرے کے برخلاف شکایت پیدا نہ ہو سکتی تھی چنانچہ جب میری باری آئی تو میں نے وہی سلاخ جو میرا واحد ہتھیار تھی، اس کے سر پر دے ماری، اور اس پہلے ہی وار میں اس کا ناپاک سر گندے تربوز کی طرح پھٹ گیا، لیکن کیا اس کو مردہ اور بیجان دیکھ کر مجھے رتی بھر افسوس ہوا۔۔۔ بالکل نہیں، درحقیقت سوال میری یا اس کی سلامتی کا تھا، لیکن بلا سے میری جان خطرے میں پڑ جاتی، مجھے اس کی بھی پرواہ تھی، اندیشہ صرف اس بات کا دل کو لگا تھا کہ اگر میں زخمی ہوا یا مر گیا، تو وہ اس ناکردہ گناہ خاتون کو بھی زندہ نہ چھوڑے گا، اور یہ بات کسی حال میں مجھکو گوارا نہ تھی، کہ میں اس ہستی معصوم کو اس دیو سیرت دیوانے کے رحم پر چھوڑتا، یہی وجہ میرے اس زور سے وار کرنے کی تھی، جس کی تاب مقابلہ وہ نہ لا سکا، اور اب آپ ہی انصاف کریں، کیا جو کچھ میں نے کیا بجا اور نا درست تھا، میں پوچھتا ہوں اگر آپ دو صاحبان میں سے کوئی میری جگہ ہوتا، تو کیا کرتا؟"

"جب اس پاجی نے بیدردانہ لکڑی کا وار کیا، تو میری کے منہ سے

بے اختیار چیخ نکل گئی، اس آواز کو سنکر اس کی خادمہ تھیریسا اوپر کی منزل سے دوڑی دوڑی آئی، ایک طرف الماری میں شراب کی بوتل پڑی تھی میں نے اسے کھولکر چند قطرے اس کے منہ میں ٹپکائے، کیونکہ صدمہ کی شدت نے اس کو نیم جان کر دیا تھا، بعد ازاں تھوڑی سی اور دوسرے گلاس میں ڈالکر میں نے بھی پی، اس موقعہ پر خادمہ تھیریسا ہم سب سے زیادہ صحیح الدماغ رہی، اور ہم دونوں نے ملکر یہی وہ حکایت سوچی تھی، جو انجام کار آپ کے کانوں تک پہنچائی گئی، ہماری سب سے بڑی کوشش یہ ثابت کرنے کی تھی، کہ جو کچھ ہوا، وہ چوروں کی بدولت ہوا تھا، چنانچہ تھیریسا بار بار میری کی یاد دہانی کرتی گئی، تاکہ وقت آنے پر وہ کسی تفصیل کو نظر انداز نہ کر دے، اس اثنا میں میں نے حسب حال آثار پیدا کرنے کی غرض سے گھنٹی کی رسی کاٹی، اور اس کا ایک سرا چاقو کی مدد سے کمزور کر دیا، تاکہ سب معاملہ قدرتی معلوم ہو، پھر میری کو اس رسی سے کرسی کے ساتھ باندھا احتیاط مزید کے طور پر میں نے تھوڑے سے چاندی کے برتن بھی اکٹھے کر لئے، تاکہ یہ ثابت ہو کہ چور درحقیقت لوٹ مار کی غرض سے آئے تھے ان برتنوں کو میں اپنے ساتھ لیتا گیا، اور چلتے وقت یہ کہہ گیا، کہ میرے جانے کے پاؤ گھنٹہ بعد شور و غل مچایا جائے، تاکہ گھر کے سب آدمی واقف حال ہو سکیں، برتنوں کو میں نے تالاب کے اندر ڈالدیا، اور خود پسڈ ٹہم روانہ ہو گیا، لیکن دل کو اس بات کا پورا اطمینان تھا، کہ جو کچھ میں نے کیا واجب، درست اور مبنی بر انصاف تھا، بس مسٹر ہومز یہ ساری حقیقت ہے، اور جو کچھ میں نے کیا ہے، میں اس کی پوری ذمہ داری لینے کو تیار ہوں، مجھے اس کے پاداش میں اگر پھانسی پر لٹکنا

پڑے، تو اس کی بھی پروا نہیں"

۵

اس کے بعد گہری خاموشی چھا گئی،

ہومز تھوڑی دیر چپ چاپ پائپ پیتا رہا، پھر کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچکر اٹھا، وہ قدم آگے بڑھ کر اس نے ہمارے ملاقاتی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اس کو دوستانہ گرمجوشی سے ہلاتے ہوئے کہنے لگا:۔

"کچھ شک نہیں یہ جو کچھ آپ نے بیان کیا۔۔۔۔ حرف بحرف صحیح ہے اس لئے کہ میں خود اس سے پہلے اسی نتیجہ پر پہنچ چکا تھا، کوئی کسرت کرنے والا پہلوان یا پیشہ ور ملاح ہی دیوار میں لگی ہوئی بریکٹ کا سہارا لیکر رسی تک پہنچ سکتا تھا، اور جس طرح کی گانٹھیں اس کو دی گئیں، وہ صاف ظاہر کرتی تھیں، کہ یہ کسی ملاح کا کام ہے، مجھکو معلوم تھا کہ زندگی میں اس خاتون کا واسطہ صرف ایک بار کسی ملاح سے پڑا ہے۔ اور چونکہ آپ اسی طبقہ سے تعلق رکھتے تھے، اس لئے پورا یقین ہو گیا۔ کہ وہ آپ ہی کی ذات تھی، جو اس معاملہ کی تہہ میں کام کرتی تھی، آپ ہی سے اس کو سچی محبت تھی، اور آپ ہی کو محفوظ رکھنے کے لئے وہ دروغ گوئی پر مجبور ہوئی، آپ بآسانی سمجھ سکتے ہیں، کہ میرے لئے صحیح سراغ پر چل کر آپ کا پتہ پالینا کس قدر سہل اور آسان تھا،

"مسٹر ہومز آپ کا خیال تو مجھکو نہیں آیا، تاہم اتنا مجھکو معلوم تھا کہ عام پولیس تہہ کی باتوں تک پہنچنے میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکے گی"

"اور وہ ہوگی بھی نہیں، اور نہ میرے خیال میں آئندہ ہو سکے گی بہرحال کپتان کروکر اتنا آپ بھی سمجھ سکتے ہیں، کہ معاملہ بیحد خطرناک اور سنگین ہے گو اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ ماننے کے لئے تیار ہوں، کہ جو کچھ آپ نے کیا، وہ غصہ، جوش اور مجبوری کی حالت میں کیا گیا تھا۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا، کہ جس وقت معاملہ عدالت قانون میں پیش ہوگا، تو آپ کو اس بات کے لئے رعایت کا حقدار نہ سمجھا جائیگا، کہ آپ نے اپنی حفاظت کے خیال سے مقابلہ پر ہاتھ اٹھایا تھا، لیکن ان باتوں کا فیصلہ ممبران جیوری ہی بہتر کر سکتے ہیں، مجھے چونکہ آپ کی ذات سے گہری ہمدردی ہے، اس لئے اگر آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر آپ کسی طرف کو فرار اور عدام پتہ ہونا منظور کریں تو میں وعدہ کرتا ہوں، کہ میری طرف سے کسی طرح کی مزاحمت اس کے متعلق نہ ہوگی۔"

"مگر اس کے بعد سب راز فاش ہو جائیگا۔۔۔"

"لازمی طور پر"

ملاح کے خوبصورت چہرے پر غصہ اور جوش کی سرخی پھیل گئی، کہنے لگا:۔

"واہ اچھی ترکیب سوچی آپ نے، صاحب! میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں کہ قانون کی اس سادہ سی بات کو بھی نہ سمجھ سکوں، کہ میرے عدام پتہ ہونے پر غریب میری کو شریک جرم سمجھکر فوراً گرفتار کر لیا جائے گا، پھر کیا آپ مجھکو ایسا ہی بزدل اور بے غیرت تصور کرتے ہیں، کہ اپنی جان بچانے کی خاطر اس کو مبتلائے مصیبت کرنا منظور کر لوں؟ نہیں بندہ نواز میں ان آدمیوں میں سے نہیں ہوں، مجھ کو جو پیش آئے گا، بھگت لوں گا

اس لئے کہ مجھے اپنی پرواہ نہیں، لیکن خدا کے لئے مسٹر ہومز کوئی ایسی ترکیب نکالیے، جس سے غریب میری پر آنچ نہ آئے۔"

ہومز کا چہرہ کھل گیا، اس کی متین صورت بہت کم اتنی مسرور دیکھی گئی ہوگی جتنی اسوقت تھی۔

پھر ایک دفعہ کپتان کروکر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس نے کہا:۔

"شاباش میرے بہادر، شاباش، تم صحیح معنوں میں مرد ہو، اس بے غرضی کو دیکھ کر تمہاری عزت میرے دل میں دوچند زیادہ ہوگئی ہے، ذمہ داری عظیم ہے، لیکن میں بخوشی اس کو اپنے اوپر لیتا ہوں، اپنے اطمینان قلب کے لئے میں کہہ لوں گا، کہ ہاپکنز کو میں نے ایک اشارہ دیا تھا، اگر وہ اس سے فائدہ اٹھانا نہیں جانتا تو قصور اس کا اپنا ہے، اور اب سنیئے کپتان کروکر، میں قانون کی شرط پورا کرنے کو ایک ترکیب کرتا ہوں، تم ملزم ہو، واٹسن جیوری اور میں جج بنتا ہوں، اور ایک جج کی حیثیت میں جیوری سے میرا سوال ہے، کہ ساری شہادت سن لینے کے بعد آپ ملزم کو قابل بریت خیال کرتے ہیں یا مستوجب تعزیر؟"

"بری مائی لارڈ بری" میں نے فوراً جواب دیا،

"بس تو زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھ کر میں کپتان کروکر آپ کو بری کرتا ہوں، جب تک حامیان امن کسی بے گناہ آدمی کو مجرم تصور کرنے کی غلطی کے مرتکب نہ ہوں، آپ ہر طرح سے محفوظ ہیں، ایک سال کے بعد اگر اس خاتون سے پوچھیے

اور اگر ہو رضامند ہو، تو میری بہترین دعائیں آپ دونوں کے حق میں ہوں گی، خدا کرے شادی کے بعد کبھی تم اپنے طرز عمل سے یہ بات ثابت کر سکو، کہ جو اندازہ میں نے آج رات تمہاری نسبت قائم کیا ہے، بالکل درست تھا،

دوسرا نصف حصّہ

داغ

۱

اس سلسلہ کا دوسرا واقعہ جو میں بیان کرنے لگا ہوں بحالات ظاہر اس واقعہ سے جو مذکور ہوا ہے، بالکل مختلف اور غیر متعلق ہے، لیکن باطنی کیفیت ان دونوں کی ملتی جلتی ہے۔ اس لئے کہ جس طرح واقعہ مذکور میں کپتان کردکر کی تیسری شخصیت کام کرتی تھی، اسی طرح اس عجیب و حیرت انگیز داستان میں جو میں اب قلمبند کرنے لگا ہوں، ایک عورت کی ہستی پر اسرار کام کرتی نظر آئے گی جس کی موجودگی سے قریب تھا ایک خوشحال اور پر امن گھرانے میں پریشانی اور بے اطمینانی کے آثار پیدا ہو جاتے، اگر میرے دور رس اور ذی فہم دوست شرلک ہومز نے اس گتھی کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ نہ سلجھایا ہوتا، چونکہ یہ واقعہ جس کی تفصیل میں اب لکھنے لگا ہوں زندگی کے عام واقعات سے مختلف اور حکومت کے طبقہ بالا سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی کئی باتیں مجھے قصداً مبہم یا مشکوک رکھنی پڑی ہیں، تاہم مجموعی طور پر اس کا حال اتنا دلچسپ ہے، کہ ناظرین اسے پڑھ کر نہ صرف محو حیرت ہوں گے بلکہ نہایت مفید سبق بھی اس سے حاصل کر سکیں گے۔

میں سن نہیں لکھتا۔ تاریخ بھی نہیں لکھتا۔ اتنا ہی تحریر کرتا ہوں کہ موسم خزاں میں منگل کی ایک صبح تھی، جب وہ نامور ملاقاتی جن کی

آمد ہمارے بیکر سٹریٹ والے مکان پر عجیب و حیرت انگیز تھی، دفعتاً ہمارے کمرہ میں وارد ہوئے، ایک جس کے کڑے خط و خال، خم کھائی ہوئی ناک، عقابی آنکھیں، اور پروقار شخصیت اصلی صورت میں نہیں تو اخباری تصاویر کے ذریعہ سے بیشتر لوگوں نے دیکھی ہوگی۔ نامور لارڈ بیلنجر تھے، جو دو بار حکومت برطانیہ کے وزیر اعظم رہے ہیں، دوسرے صاحب جوان کے ہمراہ داخل ہوئے رائٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ وزیر امور خارجہ ملک کے نوجوان ترقی کن مدبروں میں سے ایک تھے، رنگت سلونی، خط و خال موزونیت کے ساتھ ترشے ہوئے، متوسط العمر لیکن ہر طرح کے ذہنی اور جسمانی محاسن سے آراستہ . . . اہل ملک کی ان کی ذات سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں، دونوں اندر آکر پاس ہی پاس اسی صوفہ پر بیٹھ گئے، جس پر متعدد کاغذات اور پرانے اخبار بکھرے پڑے تھے، اور گو انھوں نے تھوڑی دیر اس طرح خاموشی رکھی، گویا نہیں جانتے تھے، کہ اپنی آمد کا مدعا کیونکر ظاہر کریں، تاہم ان کے فکر آلود تھکے ہوئے چہروں کے آثار سے ہمارے لئے یہ معلوم کرنا بہت دشوار نہ ہوا، کہ وہ کوئی بڑا ہی غیر معمولی کام ہوگا جو انہیں اس جگہ لانے کا موجب بنا ہے،

صاحب وزیر اعظم کے پتلے استخوانی ہاتھ جس میں نیلے رنگ کی وریدیں ابھری ہوئی نظر آتی تھیں، چھتری کی ہاتھی دانت کی بنی ہوئی موٹھ پر لپٹے ہوئے۔ اور وہ اپنے ستے ہوئے لاغر چہرہ کو جو کسی مرد ریاضت کیش کے چہرہ سے ملتا جلتا تھا، کبھی ہومز کی طرف پھیرتے کبھی میری طرف دیکھنے لگتے تھے، ان کے نائب یعنی صاحب وزیر خارجہ کبھی اپنی موچھوں

کے سروں کو کھینچتے، اور کبھی اپنے کالر کے سروں کو ٹھیک کرنے لگتے تھے، انھیں نے سب سے پہلے یہ کہہ کر گفتگو آغاز کی:۔

"مسٹر ہومز آج صبح آٹھ بجے مجھ کو ایک قیمتی دستاویز کی گمشدگی کا علم ہوا، اسی وقت اس کی اطلاع صاحب وزیر اعظم کو دیدی گئی تھی اور اب انھیں کے مشورہ سے میں ان کے ساتھ آپ سے ملنے کے لئے آیا ہوں"

"کیا پولیس میں رپٹ لکھوادی گئی ہے؟"

"نہیں صاحب" وزیر اعظم نے اس طرح کے تیز لہجہ میں جواب دیا جو ان سے مخصوص تھا" اب تک اس کی اطلاع پولیس کو نہیں دی گئی اور نہ دینے کا ارادہ ہے، اس لئے کہ جو خبر پولیس کے دفتر تک پہنچے وہ جلد یا بدیر پبلک کے کانوں تک پہنچ جاتی ہے، اور یہی وہ بات ہے جس سے ہم محفوظ رہنا چاہتے ہیں"

"آخر کیوں؟"

"اس لئے کہ وہ دستاویز اتنی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے، کہ اگر اس کا حال لوگوں کو معلوم ہو گیا، تو عین ممکن ہے... بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ سراسر اغلب ہے، یورپ میں ایک عظیم سیاسی برہمی پیدا ہو جائے، مزید تفصیل میں داخل نہ ہوتے ہوئے میں صرف اتنا ہی کہہ دینا چاہتا ہوں، کہ امن یا جنگ کا دارومدار اسی دستاویز کے واپس ملنے یا ہاتھ سے نکل جانے پر ہے، اس کے ساتھ ہی اس کی بازیابی ایسے طریقہ پر ہونی چاہیئے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو، کیونکہ معاملہ کے الم نشرح ہونے کی صورت میں، ہمارا اس دستاویز کو پانا یا نہ پانا برابر ہے۔ اس لئے کہ جن لوگوں

نے اس کو چرایا۔ ان کی بڑی خواہش یہی ہے۔ کہ اس کا مضمون عوام الناس کے کانوں تک پہنچ جائے،،

"میں سمجھ گیا، اور اب مسٹر ٹریلانی ہوپ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں، کہ ۔۔۔۔ موزوں اختصار کے ساتھ وہ حالات بیان کریں جن میں یہ دستاویز کھوئی گئی،،

"اس بارہ میں میرا جواب بہت مختصر ہے، چھ دن گذرے وہ دستاویز ۔۔۔ یا کیوں نہ صاف ہی کہہ دوں، وہ چٹھی کیونکہ وہ ایک غیر معمولی بادشاہ کی لکھی ہوئی چٹھی ہی تھی، میرے ہاتھوں تک آئی۔ اس کا مضمون اتنا پر اہمیت تھا کہ میں نے اسے کبھی اپنے دفتر کی تجوری میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اپنے وائٹ ٹیرس والے مکان میں کمرہ خواب کے اندر کاغذات خاص کے صندوق میں بند اور مقفل کر کے رکھا ہے، اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ دستاویز کل رات اس صندوق کے اندر موجود تھی، میں جب رات کے کھانے سے پہلے کپڑے تبدیل کرنے لگا اور صندوق کھولکر دیکھا، تو چٹھی اپنی جگہ موجود تھی۔ لیکن ۔۔۔ صبح غائب ہو گئی! صندوق رات بھر اپنی جگہ پر یعنی میری سنگار کی میز کے اوپر آئینہ کے برابر رکھا رہا ہے، کمرہ میں میرے اور بیگم صاحب کے سوا کوئی تیسرا نہیں آیا، میری نیند بڑی ہلکی ہے، اور ذراسی آہٹ پر فوراً جاگ کھل جاتی ہے، ہم دونوں قسم کھانے کو تیار ہیں، کہ رات رات کے عرصہ میں کوئی شخص کمرہ میں داخل نہیں ہوا۔ اس کے باوجود صبح دیکھا تو خط غائب تھا۔

"رات کس وقت آپ نے کھانا تناول کیا تھا؟،،

"ساڑھے سات کے عمل پر"

"اور بستر پر کب لیٹے؟"

"بیگم تھیٹر دیکھنے گئی تھیں۔ میں ان کی واپسی کا منتظر رہا، آخر ساڑھے گیارہ بج گئے تھے، کہ ہم سونے کے کمرہ میں گئے"

"جس کے معنی یہ ہوئے، کہ چار گھنٹے تک آپ کا وہ صندوق بالکل غیر محفوظ رہا"

"یہ ٹھیک ہے۔ لیکن میں پیشتر بیان کر چکا ہوں، کوئی مرد نامحرم ہمارے کمرہ کے اندر نہیں جا سکتا، صبح ایک نوکرانی جھاڑ پونچھ کے لئے آتی ہے، دن میں میرا خادم یا بیگم صاحب کی کنیز کسی کام کے لئے آئیں تو آئیں، ورنہ اور کوئی نہیں آسکتا، اور یہ سب معتبر نوکر ہیں، جن کو ہمارے یہاں رہتے کافی عرصہ گذر گیا ہے، اس کے علاوہ ان میں سے کسی ایک کو کبھی یہ بات معلوم نہ تھی، کہ بکس میں چند رسمی کاغذات کے علاوہ کوئی بیش قیمت چیز پڑی ہے"

"کسی اور کو اسکا حال معلوم تھا؟"

"گھر میں کسی کو نہیں"

"بیگم صاحب کو یقیناً ہوگا"

"جی نہیں میں نے ان سے بھی پہلی مرتبہ تب اسکا ذکر کیا، جب آج صبح دستاویز گم پائی گئی"

اس موقعہ پر صاحب وزیر اعظم نے اظہار پسندیدگی کے طور پر اپنے سر کو حرکت دی اور کہا۔

"میں خوب جانتا ہوں، مسٹر ٹریلانی ہوپ کتنے فرض شناس ہیں

مجھے اس بات کا پورا یقین ہے، کہ کار سرکار کی انجام دہی میں وہ نہایت قریبی رشتہ داروں کو بھی خاطر میں نہیں لاتے "

صاحب وزیر خارجہ آداب بجالاتے ہوئے بولے :۔

" اس ذرہ نوازی کا شکریہ، بہر حال امر واقعہ یہ ہے، کہ صبح اس کاغذ کے گم ہونے کے وقت تک میں نے بیگم صاحب سے بھی اسکی موجودگی کا ذکر نہ کیا تھا "

" تاہم ہو سکتا ہے، کہ انھوں نے اندازاً معلوم کر لیا ہو "

" نہیں مسٹر ہومز یہ بھی ممکن نہیں، اور ایک الخفیس پر کیا موقوف ہے، کوئی بھی آدمی اس کاغذ کی موجودگی کا حال اندازاً معلوم نہ کر سکتا تھا "

" پیشتر کسی موقعہ پر آپ کی کوئی دستاویز گم ہوئی ہے؟ "

" کبھی نہیں "

" اچھا تو یہ فرمائیے انگلستان میں اور کس کس کو اس چٹھی کا علم تھا؟ "

" کل اس کی اطلاع وزرات کابینہ کے ہر ایک رکن کو کر دی گئی تھی، لیکن وہ لوگ حسب دستور اخفا اور رازداری کے پابند ہیں موجودہ حالت میں صاحب وزیر اعظم نے تاکید مزید کے طور پر کچھ اور ہدایات اپنی طرف سے بھی دی تھیں، حیرت ہے، کہ ان ساری احتیاطوں کے باوجود وہ چٹھی میرے اپنے قبضہ سے غائب ہو گئی۔ ۔ ۔ اف میرے خدا! "

وزیر خارجہ کے خوشنما چہرے پر یاس اور درد و اذیت کے رنجیدہ

آثار پیدا تھے۔ اور ان کا ایک ہاتھ بے اختیاری سر کے بالوں کی طرف اٹھا گویا وہ انھیں نوچ لوانا چاہتے تھے۔

ایک لمحہ کے لئے ضبط قائم نہ رہنے کی وجہ سے فطرت انسانی نے اپنی اصلی صورت اختیار کرلی تھی۔ یعنی اتنے بڑے عہدہ دار ہوتے ہوئے بھی صاحب وزیر خارجہ کسی درجہ اوسط آدمی کی طرح پریشان اور سراسیمہ نظر آئے، لیکن اس کے فوراً بعد شان امارت نے ان کے چہرے پر نقاب ڈال دی، اور وہ سابق کے مقابلہ میں زیادہ پرسکون اور نرم آواز سے بولے:۔

"ممبران وزرات کے علاوہ ممکن ہے، اس چیٹھی کا حال محکمہ کے دو تین اہلکاروں کو بھی معلوم ہو، لیکن بس۔ اس حلقہ محدود کے باہر انگلستان کے طول و عرض میں اور کوئی اس کی آمد یا موجودگی سے واقف نہ تھا۔"

"اور انگلستان سے باہر؟"

"میرے خیال میں انگلستان کے باہر بھی اس ایک آدمی کے سوا جس نے وہ خط تحریر کیا تھا اور کسی کو اس کا علم نہ ہوگا۔ مجھکو پورا یقین ہے۔ کہ فرستندہ کے وزیروں اور اہلکاروں کو بھی اسکا حال معلوم نہ ہوتا۔ اس لئے کہ خط کی ترسیل میں عام سرکاری طریقوں سے کام نہ لیا گیا تھا۔"

ہومز تھوڑی دیر چپ چاپ نظریں جھکائے سوچتا رہا، پھر بولا۔

"صاحب میں درخواست کرتا ہوں، کہ آپ اس دستاویز کی تفصیلی کیفیت بیان کریں، یعنی اس کی ظاہری صورت کیا تھی

نیز اس کے علاوہ ... "

اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا دونوں وزیر دل میں آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارہ ہوا، اور میں نے دیکھا صاحب وزیر اعظم کی گھنی داڑھی میں کسی حد تک تن گئیں،

"مسٹر ہومز" آخر کار انھوں نے جواب دیا "ہلکے نیلے رنگ اور پتلے کاغذ کا ایک لمبا سا لفافہ ہے جس پر لاکھ کی مہر لگی ہوئی اور اس مہر پر بیٹھے ہوئے شیر کا نشان بنا ہے۔ پتہ کافی جلی اور کشادہ حرفوں میں لکھا ہے ... "

"ٹھہریئے" ہومز نے ہاتھ کے اشارہ سے روکتے ہوئے کہا "یہ تفصیل جو آپ نے بیان کی ہے، بیشک دلچسپی سے خالی نہیں، لیکن اس سے مجھے اپنے مقصد کی کامیابی میں کوئی مدد نہیں مل سکتی، معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کے لئے، یہ جاننا ضروری ہے، کہ اس خط کا مضمون کیا تھا"

"معاف کیجئے یہ ایک سرکاری راز ہے، جس کا انکشاف میں ایک حد معقول سے زیادہ کسی حال میں نہیں کر سکتا، اگر ان غیر معمولی طاقتوں سے کام لیکر جو میں نے سنا ہے، آپ کو حاصل ہیں، آپ اس طرح کا لفافہ جیسا میں نے بیان کیا ہے، مع اس خط کے جو اس کے اندر تھا حاصل کر سکیں، تو نہ صرف تمام اہل ملک آپ کے شکر گذار ہوں گے بلکہ حکومت کی طرف سے جس حد تک انعام دیا جا سکتا ہے، اس سے بھی دریغ نہ کیا جائیگا"

شرلک ہومز مسکراتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا،

"الوداع حضرات" اس نے کہنا شروع کیا، "آپ اس ملک کے بیحد معروف آدمیوں میں شامل ہیں، اور چھوٹے پیمانہ پر میرا وقت بھی تھوڑی سی قیمت رکھتا ہے، اس لئے میں رخصت کی اجازت چاہتا ہوں، افسوس میں اس معاملہ میں کسی طرح آپ کی مدد نہیں کر سکتا، اس لئے موجودہ ملاقات کو طول دینا فریقین کے لئے تضیع اوقات کے مترادف ہوگا"

صاحب وزیر اعظم اس زور سے اچھلے گویا کسی نے پہلے جا کر ڈنک مارا ہو، اس کے ساتھ ہی ان کی آنکھوں میں غیظ و غضب و جوش کی وہ تیز چمک پیدا ہوئی، جسے دیکھ کر ساری وزارت کا بینہ گھبرا جاتی تھی،

"میں اس طرح کا روکھا سلوک برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں ..." انہوں نے کہنا شروع کیا، لیکن پھر کچھ سوچ کر سنبھل گئے، اور ضبط عظیم سے کام لیکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے

تقریباً ایک یا دو لمحہ کامل سکوت رہا، اس کے بعد کہن سال مدبر نے اپنے شانوں کو حرکت دی اور کہا:-

"مسٹر ہومز اگر آپ کو ضرور ہی اپنی شرطیں منوانا ہیں، تو خیر، ہم ماننے کو تیار ہیں، اس کے علاوہ اب جو میں سوچتا ہوں، تو آپ کا سوال کچھ بیجا بھی نظر نہیں آتا، اس لئے کہ جب تک ہم آپ پر کامل اعتماد نہ کریں، آپ کس طرح ایک ایسے نازک معاملہ میں ہماری مدد کر سکتے ہیں"

"صاحب کا فرمانا بجا اور درست ہے" وزیر خارجہ نے

تسلیم کیا،

"تو سنیئے میں سب حال بیان کرتا ہوں، لیکن اس کا خیال رہے کہ یہ بات آپ کے اور آپ کے رفیق ڈاکٹر واٹسن کے حلقہ سے باہر نہ جانے پائے، اس سے بھی زیادہ میں آپ سے حب وطن کے نام پر اپیل کرتا ہوں، اس لئے کہ اگر خدانخواستہ یہ راز الم نشرح ہوا تو یہ بات ملک کیلئے انتہائی مصیبت کا باعث ثابت ہوگی،

"اطمینان رکھیے آپ کا راز ہمارے سینوں میں محفوظ رہیگا"

"تو سب سے پہلے جان لیجئے، کہ وہ خط ایک غیر ملک کے بادشاہ نے ہمیں بھیجا تھا، جس کو ہماری نوآبادیوں کی وسعت ایک آنکھ نہیں بھاتی، خط کی تحریر ظاہر کرتی تھی، کہ جلدی اور اضطراب کی حالت میں لکھا گیا ہے، اور تحریر کنندہ نے اپنی ذاتی ذمہ داری پر لکھا ہے، تحقیقات سے یہ بھی جانا گیا ہے، کہ اس کے وزیروں تک کو اس خط کا حال معلوم نہیں، اس کے باوجود انداز تحریر اتنا سخت ہے، اور اس کے بعض حصے اسقدر جوشش انگیز، کہ اگر خط کا مضمون شائع ہوگیا، تو ملک کے طول و عرض میں سخت ناراضگی کی لہر پھیل جائیگی، ... اتنی سخت ناراضگی کہ مجھکو یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں ہے، کہ خط کی اشاعت کے ہفتہ بھر بعد اگر دونوں ملکوں میں ایک خونریز جنگ شروع ہو جائے تو بعید از قیاس نہ ہوگا،

ہومز نے کاغذ کا ایک پرزہ لیکر پنسل کی مدد سے کسی کا نام اس پر لکھا اور وہ کاغذ وزیر اعظم کے ہاتھ میں دیدیا،

"بالکل ٹھیک، انھیں کا لکھا ہوا خط تھا، اس سے زیادہ میں اتنا

ہی اور کہنا چاہتا ہوں، کہ اس خط کے کھوئے جانے، اور کسی دشمن کی وساطت سے اشاعت پذیر ہونے کی صورت میں اگر ہمارے ملک کو اربوں پونڈ مصارف جنگ کے لیے برداشت کرنا پڑیں، اور لکھوکھا جانیں لاحاصل ضائع ہوں، تو بعید از توقع نہ ہوگا"

"کیا آپ نے خط کی گمشدگی کی اطلاع فرستادہ کے نام بھیجی ہے؟"

"ہاں ایک تار خفیہ لفظوں میں بھیجا ہے، جس سے امید ہے کہ اطلاع پہنچ گئی ہوگی"

"ممکن ہے، اس کی اپنی خواہش خط کی اشاعت کے حق میں ہو؟"

"اس کے برعکس ہمیں اس بات کا یقین واثق ہے، کہ وہ حضرت ابھی سے اپنی ناعاقبت اندیشی پر بے حد متاسف ہیں، اس لیے اگر خط کا مضمون شائع ہوا، تو ہم سے بہت زیادہ قلق خود ان کے اور ان کے اہل ملک کے دلوں کو ہوگا"

"تب یہ سوال پیدا ہوتا ہے، کہ ایک طرف اگر آپ خط کی اشاعت پسند نہیں کرتے، اور دوسری جانب وہ صاحب بھی اس سے متضرر نہ رہنا چاہتے ہیں، تو پھر ایسا آدمی کون ہے، جس کے دل میں اسکے چرانے یا شائع کرنے کی خواہش پیدا ہوئی ہو؟"

"آہ مسٹر ہومز یہ اعلیٰ درجہ کی بین الاقوامی سیاست کے معاملات ہیں، جن کے سمجھنے کو بڑا دماغ چاہیے، مختصر یہ کہ اگر آپ بلاد یورپ کی عام حالت پر نظر ڈالیں، تو معلوم ہوگا شائع کرنے والے کا مقصد

کیا ہے، بہ حالات موجودہ یورپ ایک مسلح کیمپ کا درجہ رکھتا ہے، اگر ہم فوجی طاقت کو ترازو سمجھ لیں، تو اس کے دونوں پلڑے برابر کا وزن رکھتے ہیں، لیکن اگر کسی موقعہ پر جنگ شروع ہوگئی، اور برطانیہ کو ان دو جماعتوں میں سے کسی ایک سے برسرِ پیکار ہونا پڑا، تو یقیناً دوسرے پلڑے کا وزن بڑھ جائیگا، اور وہ فریق خواہ شریک جنگ ہو یا نہ ہو، بڑی آسانی سے جنگ کے خواتا۔ حاصل کرلے گا، آپ میرا مطلب سمجھے؟"

"پوری طرح۔ کلام حاصل یہ کہ اس بادشاہ کے دشمن جسے ہم بے نام رکھیں گے، کسی طرح اس خط کو پاکر اس کا مضمون شائع کرنے کی فکر میں لگے ہیں، تاکہ آپ کے اور اس بادشاہ کے ملک میں ناچاقی پیدا ہو"

"ٹھیک یہی بات ہے، جو آپ نے فرمائی"

"بالفرض یہ قیمتی دستاویز کسی دشمن کے ہاتھ میں جا پڑی تو وہ آگے کس کو بھیجے گا؟"

"یورپ کے بڑے ملکوں میں سے کسی کی وزرات کے نام بلکہ عین ممکن ہے، کہ وہ دستاویز ابھی سے منزلِ مقصود کی طرف جارہی ہو"

مسٹر ٹریلانی ہوپ کا سر فرط ندامت سے جھک گیا، اور ان کے منہ سے بے اختیار کراہنے کی آواز نکلی، لیکن صاحب وزیر اعظم نے اپنا ہاتھ مشفقانہ ان کے شانہ پر رکھا، اور تسلی بخش لہجہ میں کہنے لگے:۔

"میرے عزیز یوں گھبرانے سے کیا فائدہ، ہماری بدنصیبی ہے کہ اس طرح کا واقعہ پیش آیا، ورنہ میں خوب جانتا ہوں، کہ تمہاری خطا کچھ نہیں، ایسی کوئی احتیاط نہ تھی، جو تم نے اس معاملہ میں نہ برتی ہو، بس مسٹر ہومز یہ سارے حالات ہیں، اور اب فرمایئے، آپ کیا رائے دیتے ہیں؟"

ہومز نے افسوسناک پیرایہ میں سر کو حرکت دی پھر کہا:۔

"آپ کا فرمانا یہ ہے، کہ اگر یہ دستاویز واپس نہ ملی تو جنگ شروع ہونے کا اندیشہ ہے؟"

"سب سچ ہے میرا خیال ہے"

"تو پھر آپ ابھی سے جنگ کی تیاری شروع کر دیں"

"او ہو، گویا آپ بالکل ہی مایوس ہیں؟"

"لیکن واقعات کی طرف دیکھئے، آپ فرماتے ہیں، رات ساڑھے گیارہ بجے سے لیکر اس وقت تک کہ صبح دستاویز معدوم پائی گئی، مسٹر ہوپ اور ان کی بیگم دونوں کمرے کے اندر موجود تھے، نیز یہ کہ مسٹر ہوپ کی نیند اتنی ہلکی ہے، کہ ذراسی آہٹ سنکر جاگ پڑتے ہیں، اس صورت میں ناممکن ہے، کہ کسی نے ساڑھے گیارہ بجے کے بعد اس کو چرایا ہو، اس کے معنی یہ ہوئے، کہ جس نے یہ کام کیا، ساڑھے سات اور ساڑھے گیارہ کے درمیان کیا ہوگا، بلکہ میرا خیال کہتا ہے، کہ ساڑھے سات کے قریب تر کسی موقعہ پر، کیونکہ جس نے اس کو نکالا، اس کو پہلے سے معلوم تھا، کہ چٹھی صندوق میں بند ہے، پس کوئی وجہ نہ تھی، کہ وہ اس کے نکالنے کے عمل کو خواہ مخواہ معرض التوا میں

بالکل، اب آپ خود ہی اندازہ کریں، کہ آٹھ، سوا آٹھ کے عمل پر نکلی ہوئی چٹھی اسوقت تک کہاں پہنچ سکتی ہے، کسی کو اسے اپنے پاس رکھنے کی تو قطعی حاجت نہ تھی، کیونکہ اسکا پڑا رہنا لاحاصل ہے. بس جس قدر جلد ممکن تھا، وہ ان کے ہاتھوں تک پہنچائی گئی ہوگی. جن کو اس کی ضرورت تھی، پھر اب اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد کس طرح ممکن ہے کہ ہم اسے پالیں. یا اس کا سراغ ہی نکال لیں. یقیناً وہ اسوقت تک بہت دور پہنچ چکی ہوگی"

صاحب وزیر اعظم بڑی آہستگی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے پھر بولے :-

"مسٹر ہومز آپ کا جواب مدلل اور معقول ہے، بیشک اب یہ معاملہ ہمارے اختیار سے باہر ہو گیا"

"بحث کی خاطر فرض کر لیجئے، کہ گھر کے نوکر یا نوکرانی نے دستاویز چرائی تھی ....."

"لیکن میں کہہ چکا ہوں. کہ وہ دونوں آزمودہ اور بہت پرانے نوکر ہیں"

"غالباً آپ نے فرمایا تھا، کہ آپ کی خوابگاہ دوسری منزل پر واقع ہے، باہر سے کوئی آدمی اس میں نہیں پہنچ سکتا، اور جو کوئی اندر ہو کر گذرے. اس کا گھر والوں کی نظر سے چھپے رہنا غیر ممکن ہے اس صورت میں صریحاً وہ آدمی جس نے دستاویز نکالی گھر کے اندر ہی رہتا ہو گا، اس سوال کو وقتی طور پر نظر انداز کر کے، کہ وہ کون ہے، ہمیں غور کرنا چاہیئے، کہ وہ چٹھی لیکر کس کے پاس جائے گا،

ان بین الاقوامی جاسوسوں اور خفیہ ایجنٹوں میں سے کسی ایک کے پاس جن کے نام ہم کو معلوم ہیں، تین آدمی ان میں سربر آوردہ مانے جاتے ہیں ہماری باری ان کے مکانوں کا پھیرا کر کے دیکھوں گا، کیا وہ سب گھر پر موجود ہیں، اگر کوئی ایک ان میں نہ ہوا، اور یہ بھی معلوم ہوسکا کہ وہ کل رات کہیں گیا ہے، تو پھر یقیناً پتہ چل جائے گا، کہ دستاویز کس کے پاس ہے"

"مگر کیا ضرورت ایسا آدمی کہیں جائے" وزیر خارجہ نے اعتراض کیا "سہل تر رستہ یہ ہے، کہ وہ اپنے ملک کے سفیر متعنہ لندن کے پاس جاکر چٹھی اس کے حوالہ کردے، وہ خود ہی آگے بھیجیگا"

"معاف کیجئے، میرا خیال نہیں، یہ خفیہ کارکن آزادانہ کام کرتے ہیں، اور مختلف سفارت خانوں سے ان کے تعلقات اکثر کشیدہ رہتے ہیں"

صاحب وزیر اعظم کا چہرہ کھل گیا، مسکراتے ہوئے بولے:۔

"مسٹر ہومز کا کہنا صحیح ہے، دستاویز پانے کے بعد ایسا آدمی خود ہی صدر مقام تک پہنچانے جائے گا، صاحب جو طریقہ آپ نے سوچا ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں، آپ اسی پر عمل کیجئے، ہمیں بعض اور کام درپیش ہیں، اس لئے فی الحال چلتے ہیں، تاہم اگر دن میں کوئی نئی بات ہم کو معلوم ہوئی، تو آپ کو اس کی اطلاع فوراً کر دی جائے گی، آپ بھی اس کا خیال رکھیں، کہ جو جو بات آپ کو معلوم ہو ہمیں اس کی خبر پہنچاتے رہیں"

اس کے بعد وہ نامور مدبر رخصت ہوئے، لیکن اس وقت ان کے

انداز مایوسانہ اور چہرے حزن و ملال کی تصویر دکھائی دیتے تھے۔

۲

ان کے چلے جانے کے بعد ہومز اپنا پائپ منہ میں لیکر چپ چاپ ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کسی گہری فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ میں نے بھی وقت گذارنے کے لئے اخبار ہاتھ میں لے لیا۔ اور تازہ واردات کا حال پڑھنے لگا۔ جو شب گذشتہ لندن میں ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر یکایک میرا دوست ایک تیز کلمہ حیرت کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنا پائپ آتش دان پر رکھتے ہوئے بولا۔

"بس یہی طریقہ بہتر ہے۔ اس سے اچھی کوئی ترکیب ذہن میں نہیں آتی۔ حالت تشویشناک ضرور ہے۔ لیکن یاس انگیز نہیں۔ اگر اب بھی اتنا معلوم ہو سکے۔ کہ ان تین غیر ملکی جاسوسوں میں سے کس کے پاس وہ چٹھی ہے۔ اور کیا اب تک اس نے اسے آگے روانہ نہیں کیا۔

تو پھر بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اس قماش کے لوگ تو روپے کے بھوکے ہوتے ہیں۔ پھر جس حال میں مجھکو برطانیہ کے خزانہ عامرہ کا سہارا حاصل ہے تو میں ان کو بڑے سے بڑا لالچ دیکر رضامند کر سکتا ہوں۔ اس لئے اگر وہ دستاویز قیمتاً خریدی جانی ممکن ہے۔ تو خواہ کچھ ہو خواہ اس کے لئے گورنمنٹ کو پبلک پر ایک نیا ٹیکس ہی لگانا پڑے۔ میں منہ مانگی رقم ادا کر کے اس کو خرید لوں گا۔ عین ممکن ہے وہ ناہنجار جس نے دستاویز چرائی اب تک اس امید پر اسے اپنے پاس رکھے بیٹھا ہو۔ کہ زیادہ سے زیادہ قیمت اس ملک سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ یا دوسرے ملک سے۔ صرف تین آدمی

اتنا بڑا ذمہ داری کا کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ایک اڈورڈسٹین، دوسرا لارڈ ہکفر، اور تیسرا ایڈورڈ ولوکس، میں باری باری تینوں سے مل کر دیکھتا ہوں"

میں نے اخبار ہاتھ سے رکھ دیا تھا لیکن ہومز کے آخری الفاظ سنکر پھر اٹھا لیا، اور اسے کھولکر ایک نظر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا آپ کا تیسرا جاسوس ایڈورڈ ولوکس گوڈول فن سٹریٹ میں رہتا ہے؟"

"ہاں ... اسی جگہ"

"تو پھر اب آپ اس سے نہیں مل سکتے"

"کیوں کیا ہوا؟"

"اس لئے کہ کسی نے کل رات اس کو ہلاک کر دیا"

جب سے میں نے شرلک ہومز کے ساتھ ملکر کام کرنا شروع کیا ہے، بیسیوں موقعے اس طرح کے پیش آئے ہیں، جب اس نے کوئی غیر معمولی بات کہہ کر مجھ کو حیران و ششدر کر دیا، لیکن اس وقت مجھکو یہ جان کر بیحد خوشی حاصل ہوئی، کہ الفاظ میرے منہ سے نکلتے ہی میرے دوست کے چہرہ کا رنگ فرط حیرت سے غیر ہو گیا، تھوڑی دیر وہ گہری سراسیمگی کے عالم میں چپ چاپ میرے منہ کو تکتا رہا۔ اس کے بعد جھپٹ کر اخبار میرے ہاتھ سے لے لیا

میں ذیل میں اس خبر کی تفصیل درج کرتا ہوں جو اخبار میں درج تھی۔ اور جس کا مضمون میرے دوست کے لئے اسقدر باعث حیرت ثابت ہوا تھا۔

ویسٹ منسٹر میں قتل کی ہولناک واردات

کل رات نمبر ۱۶ گڈولفن سٹریٹ میں قتل کی ایک نہایت عجیب و پراسرار واردات ظہور میں آئی۔ یہ پرانی طرز اور اٹھارہویں صدی کی یادگار جدا، جدا بنے ہوئے مکانوں کا ایک محلہ ہے۔ جو عمارات پارلیمنٹ کے پس پشت بنا ہے۔ اسی محلہ کے ایک چھوٹے خوشنما مکان میں گذشتہ چند سال سے ایک صاحب مسٹر ایڈورڈ ولوکس رہا کرتے تھے۔ سوسائٹی کے منتخب حلقوں میں ان کا بہت شہرہ تھا، کچھ تو اس لئے، کہ وہ نہایت دلکش شخصیت کے مالک تھے، کچھ اس لئے بھی، کہ ایک امیچور کی حیثیت میں انھیں گانا خوب آتا تھا۔ مسٹر لوکس کی شادی نہ ہوئی تھی۔ عمر چونتیس سال کے قریب، اور گھر میں ان کے علاوہ ایک سن رسیدہ عورت مسز پرنگل جو داروغہ کا کام کرتی تھی، یا ان کا خادم مٹن یہی دو آدمی رہتے تھے عورت سر شام ہی اپنے کمرہ میں جو مکان کی بالائی چھت پر واقع ہے جاکر سو جاتی تھی، اور یوم واردات کو بھی اسی طرح اپنے کمرہ میں موجود تھی نوکر ایک رات کی چھٹی لیکر اپنے کسی دوست سے ملنے ہیمر سمتھ گیا تھا، گویا رات کے دس بجے سے لیکر عمارت کے بڑے حصہ میں مسٹر لوکس کے سوا کوئی دوسرا موجود نہ تھا۔ اس کے بعد واقعات نے کیا صورت اختیار کی، اس کا حال کسی کو معلوم نہیں، البتہ پونے بارہ بجے کے عمل پر پولیس کنسٹیبل بیرٹ محلہ کا گشت کرتا پھر رہا تھا، تو اس نے دیکھا مکان نمبر ۱۶ کا دروازہ کھلا ہے۔ اس نے دستک دی مگر کوئی جواب نہ ملا، اگلے کمرہ میں روشنی کی جھلک دیکھ کر وہ تحقیقات کی غرض سے اندر گیا، پھر ایک مرتبہ

دستک دی، لیکن پھر بھی کوئی جواب حاصل نہ کر سکا، تب اسے مجبوراً کمرہ میں داخل ہونا پڑا، کیا دیکھتا ہے، سامان ایک طرف ہٹا ہوا، کمرے کے وسط میں ایک کرسی گری ہوئی، اور باقی تمام چیزیں درہم برہم پڑی ہیں، اسی کرسی کے قریب اس کی ایک ٹانگ کو مضبوط پکڑے ہوئے مسٹر ایڈورڈ ولکس جو اس گھر کے مکین تھے، مردہ اور بے جان پائے گئے، کسی نے ان کے دل کے مقام پر خنجر مارا تھا، اور ان کی موت یقیناً آناً فاناً واقع ہوئی ہو گی، خنجر کا پھل خمدار تھا، معلوم ہوتا ہے قاتل نے ان مشرقی ہتھیاروں کی قطار میں سے جو سجاوٹ کے لئے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے، اس کو اٹھا لیا تھا اور تحقیق ہوا ہے کہ واردات لوٹ مار کی غرض سے نہ کی گئی تھی۔ کیونکہ گو کمرہ کے اندر کئی طرح کی قیمتی چیزیں موجود تھیں، تاہم ان میں سے کوئی چرائی نہیں گئی، مسٹر ایڈورڈ ولکس بڑے ہر دلعزیز اور مشہور و معروف آدمی تھے، ان کی پراسرار ناگہانی موت پر یقیناً ان کے دوستوں کے دلوں کو بھاری صدمہ پہنچے گا ۔۔۔۔"

ہومز نے اس مضمون کو یکے بعد دیگرے دو مرتبہ پڑھا، پھر اخبار ہاتھ سے رکھ کر کہنے لگا۔

"واٹسن تمہاری اس کے متعلق کیا رائے ہے"

"کچھ نہیں محض ایک سوئے اتفاق ہے"

"واہ تم اسے اتفاق کہتے ہو، حالانکہ کتنی عجیب بات ہے، کہ اس ناٹک میں کام کرنے والے تین ایکٹروں میں سے یہی ایک شخص تھا جس کی موت کسی نامعلوم قاتل کے ہاتھوں ٹھیک انہی اوقات میں واقع ہوئی جن میں یہ پراسرار ناٹک کھیلا گیا تھا، نہیں دوست میرے

دل کی پوچھتے ہو، تو یہ محض سوئے اتفاق نہیں، واٹسن ضرور ان دو باتوں میں گہرا تعلق ہے، یعنی دستاویز کی پر اسرار گمشدگی، اور اس بدنصیب آدمی کی ہلاکت، دونوں واقعات ایک ہی زنجیر کی دو کڑیاں ہیں، اور اب ہمارا فرض یہ تحقیق کرنا ہے، کہ ان معاملات کا باہمی تعلق کیا تھا۔"

"لیکن مشکل یہ آن پڑی ہے، کہ اب یہ معاملہ سرکاری پولیس کے کانوں تک بھی پہنچ جائیگا۔"

"بالکل نہیں، گوڈولفن سٹریٹ کی واردات کا حال یقیناً ان لوگوں کو معلوم ہو جائیگا، لیکن وائیٹ ہال ٹیرس کے واقعہ کی خبر نہ پہلے ان کو ہوئی ہے اور نہ اب ہونے دی جائے گی، صرف ہم کو معاملہ کے دونوں پہلو معلوم ہیں، اس لئے ہمیں ان کے باہمی تعلق کا پتہ لگا سکتے ہیں، اس کے علاوہ ایک خاص بات ایسی ہے، جو ہر حال میں میری توجہ لوکس کی طرف دلانے کا ذریعہ بنتی ہے، یعنی یہ کہ گوڈولفن سٹریٹ، ولیسٹ منسٹر کا فاصلہ وائیٹ ہال ٹیرس سے بہت کم ہے، صرف چند منٹ کے عرصہ میں ایک آدمی پیدل چلکر اس جگہ پہنچ سکتا ہے، حالانکہ باقی دو خفیہ ایجنٹ جن کے نام میں نے لئے ویسٹ اینڈ کے انتہائی دور افتادہ مقامات پر رہتے ہیں، ان حالات میں جیسا تم بخوبی دیکھ سکتے ہو، لوکس کے لئے باقی دو جاسوسوں کے مقابلہ میں وزیر خارجہ کے مکان سے کسی طرح کا پیغام پانا، یا اپنا تعلق اس سے قائم کرنا زیادہ سہل تھا، بات اس میں شک نہیں بجائے خود بہت معمولی ہے، لیکن جب دیکھا جائے، کہ ایک غیر معمولی اہمیت رکھنے والا معاملہ صرف چند گھنٹوں کے عرصہ محدود میں پیش آیا، تو ہمیں چھوٹی سے چھوٹی تفصیل کا بھی خیال رکھنا چاہیئے، ... ایں یہ کیا!"

اس موقعہ پر مالک مکان عورت مسز ہڈسن کسی خاتون کا ملاقاتی کارڈ طشتری پر رکھ کر اندر لائی، ہومز نے اس کو اٹھا کر ایک نظر دیکھا، اس کے ساتھ ہی اس کی بھویں تن گئیں، کارڈ بغرض ملاحظہ میری طرف بڑھاتے ہوئے اس نے مسز ہڈسن سے کہا۔

"لیڈی ہلڈا ٹریلانی ہوپ سے درخواست کرو، کہ ازراہ کرم اس جگہ قدم رنجہ فرمائیں"

۳

اس کے ایک لمحہ بعد ہمارے درجہ اوسط کا کمرہ جو تھوڑا عرصہ قبل دو نامور مدبروں کی موجودگی کا امتیاز حاصل کر چکا تھا، لندن کی نہایت خوبصورت جادو نگاہ خاتون کے داخلہ سے رونق افزا ہوا، یوں تو مجھکو بارہا ڈیوک آف بیل منسٹر کی سب سے چھوٹی بیٹی کے حسن عالمتاب کا حال سننے کا موقعہ ملا تھا، اور میں نے اس کی تصویریں بھی دیکھی تھیں، لیکن عوام کی بیان کردہ کیفیت یا ان بے رنگ تصاویر کی خوبی اور صفائی بھی میرے دل میں اس موہنی صورت، دلربا ملاحت، اور تمنا خیز شیرینی کا صحیح ترجمان پیدا نہ کر سکی تھی جو اس وقت دیکھنے میں آئی اس کے ساتھ ہی سچ پوچھئے تو موسم خزاں کی اس ناقابل فراموش صبح کو اس خاتون کی آمد پر جو بات خاص طور پر میرے دل پر اثر انداز ہوئی وہ اس مہوش شوخ و شنگ کا حسن عشوہ طراز نہیں، بلکہ اور ہی چیز تھی، رخسار اب بھی اتنے ہی عالم فریب تھے، جتنے ہمیشہ، لیکن ان پر پیلاہٹ کی جھلک موجود تھی، آنکھیں روشن اور چمکیلی ضرور تھیں لیکن

اس وقت ان کی تاب کسی مریض تپ کی آنکھوں کی چمک سے ملتی جلتی تھی، باریک ہونٹوں سے گھرا ہوا تنگ دہانہ خود ضبطی کی کوشش میں بڑے زور سے بھینچا ہوا نظر آتا تھا، یہی وجہ تھی، کہ جس وقت وہ زاہد فریب حسینہ جو ہمارے کمرہ میں رونق افروز ہوئی ایک لمحہ کے عرصہ قلیل تک کوٹھے دروازے میں کھڑی دکھائی دی، تو سب سے پہلے جو بات ہمارے دلوں پر اثر انداز ہوئی، وہ اسکے چہرہ کی لطافت یا خوبصورتی نہیں، بلکہ اس سے بدرجہا زیادہ اس کے انداز کی دہشت اور سراسیمگی تھی،

"مسٹر ہومز" اس نے کھڑے، کھڑے گھبرائے ہوئے لہجہ میں پوچھا "وہ آج آپ کے پاس آئے تھے؟"

"جی ہاں بانو وہ تھوڑا عرصہ قبل تشریف لائے تھے"۔

"اس صورت میں مسٹر ہومز میں التجا کرتی ہوں آپ میرے اسجگہ آنیکی خبر ان کے کانوں تک نہ پہنچنے دیں"

یہ سب باتیں خاتون نے کھڑے، کھڑے کی تھیں، اس موقعہ پر ہومز نے سرد مہری سے آداب بجالاتے ہوئے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا، اور اس طرح اس سے بیٹھنے کی درخواست کی،

"آپ کا ارشاد بجالا کر اس ناچیز کو دلی مسرت ہوتی" اس کے ساتھ ہی اس نے کہا "لیکن آپ نہیں سمجھ سکتیں، کہ آپ کی عاید کردہ پابندی میری راہ میں کسقدر دشواریاں پیدا کرتی ہے، تاہم تشریف رکھیئے، اور جو حالات آپ بیان کرنا چاہتی ہیں، فرمائیے، میں پہلے سے غیر مشروط وعدہ نہیں کر سکتا"

لیڈی ہلڈا الیصد شان رعنائی آگے بڑھی اور کھڑکی کے پاس

رکھی ہوئی کرسی پر اس طرح بیٹھ گئی، کہ اس کا منہ ہماری طرف اور پیٹھ کھڑکی کی جانب تھی، وہ جتنی خوبصورت کھڑی ہوئی نظر آتی تھی، اس سے کئی گنا زیادہ حالت نشست میں دکھائی دی، وہ سچ مچ ملکہ دوران تھی دراز قد، رعنا صورت اور اس کے ساتھ ہی شروع سے آخر تک پوری شان نسوانیت لئے ہوئے . . . . .

"مسٹر ہومز،" آخرکار اس نے کہا اور میں نے دیکھا بولتے وقت سفید دستانوں میں لپٹے ہوئے اسکے نازک ہاتھ کبھی خود بخود کھلتے اور کبھی بند ہوتے تھے، "میں آخرکار اس فیصلہ پر پہنچی ہوں، کہ سب حال آپ سے صاف صاف کہہ دوں، اور اس کے بعد امید رکھوں، کہ آپ بھی مجھ سے ویسی ہی صفائی برتیں گے، واقعہ یہ ہے کہ صرف ایک بات چھوڑ کر باقی ہر طرح کے معاملات میں انھوں نے مجھکو اپنا محرم راز بنایا ہے، اور وہ ایک معاملہ ہے سیاست کا، اس پر میرے سامنے ان کے لب ہمیشہ بند رہے ہیں، اور وہ بھولکر بھی مجھ سے کسی سیاسی معاملہ کا ذکر نہیں کرتے، آج معلوم ہوا ہے کہ شب گذشتہ ہمارے مکان پر ایک نہایت افسوسناک واقعہ ظہور میں آیا، یا کیوں نہ صاف صاف کہہ دوں، کسی طرح کی ایک دستاویز تھی، جو گم ہو گئی، لیکن چونکہ وہ دستاویز سیاسی تھی، اس لئے وہ میرے سامنے بالکل خاموش ہیں اور اس کے متعلق ایک لفظ تک کہنا پسند نہیں کرتے، لیکن میرے لئے اشد ضروری ہے، کہ سارے حالات سے واقفیت حاصل کر دوں، کیونکہ تبھی میں ان کے لئے ذریعہ امداد بن سکتی ہوں، مدبران ملکی کے علاوہ ایک آپ کی ذات واحد ایسی ہے جس کو سب حالات معلوم ہیں، اس لئے آپ ہی میرا احساس تشنگی بجھا سکتے ہیں، مسٹر ہومز میں درخواست

کرتی ہوں، جو کچھ آپ کو اس بارہ میں معلوم ہے، مجھ سے بیان کیجئے، یعنی واقعہ کی صحیح نوعیت کیا ہے، اور اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے، انھوں نے آپ کے موکل کی حیثیت میں آپ سے لاکھ وعدہ لئے ہوں، لیکن میری التجا کو نظر انداز نہ کیجئے، بلکہ جو کچھ آپ کو معلوم ہے صاف صاف بتا دیجئے، میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں، کہ پورے حالات سے واقف ہونے کے بعد میں اس معاملہ میں نہ صرف آپ کی بلکہ سب سے زیادہ ان کی بڑی خدمت بجا لا سکوں گی... سب سے پہلے یہ کہ مسروقہ دستاویز کس مضمون کی تھی؟"

"معاف کیجئے بانو یہ جو کچھ آپ فرماتی ہیں، اس کی تعمیل میرے دائرہ امکان سے باہر ہے"

عورت کراہنے لگی، اور اس نے عالم یاس میں اپنا منہ دونوں ہاتھوں سے ڈھک لیا،

"میڈم آپ نادان ہیں، خود اس بات کو سوچیں، جب آپ کے گرامی قدر شوہر آپ کو محرم راز بنانا پسند نہیں کرتے، تو میں جس کو انھوں نے وعدہ رازداری لیکر ہی واقف حال بنانا منظور کیا ہے، کیونکر اس بات کی جرات کر سکتا ہوں، کہ جس مضمون پر وہ خاموش رہے، اس کا حال میں آپ کے روبرو بیان کروں، مجھ ناچیز کو مجبور نہ کیجئے، بلکہ زیادہ مناسب ہوگا کہ ساری بات ان سے براہ راست پوچھیے"

"میں نے پوچھا تھا، لیکن وہ ٹالنے لگے، کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر میں آپ کے پاس آئی ہوں، لیکن آپ بھی انکار کر رہے ہیں، خیر میں آپ کو مجبور نہیں کر سکتی، لیکن اگر آپ کسی حال میں میری درخواست قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں، تو کم از کم میرے ایک سوال کا ضرور جواب دیجئے، امید ہے، اس میں آپ

مایوس نہ کریں گے۔"

"کیا؟"

"یہ کہ اس واقعہ کی بدولت کیا ان کے سیاسی دور زندگی پر کوئی مضر اثر پڑنے کا اندیشہ ہے؟"

"میڈم" شرلک ہومز نے رکتے ہوئے جواب دیا "میں اتنا ہی جانتا ہوں، کہ اگر اصلاح کا کوئی ذریعہ فوراً پیدا نہ ہو تو یقیناً اس واقعہ کا اثر ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا"

"آہ" عورت کے منہ سے بے اختیار نکلا، اور اس نے اپنا سانس زور کے ساتھ یوں اندر کو کھینچا، گویا اس کے سارے شکوک اس بیان سے زائل ہو گئے،

"مسٹر ہومز صرف ایک سوال میں آپ سے اور پوچھوں گی، ان کے منہ سے نکلے ہوئے بعض الفاظ کی بنا پر جو حالتِ اضطراب میں شاید بیخبری میں انہوں نے کہے تھے، میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں، کہ اگر دستاویز ہاتھ نہ آسکی تو پھر ممکن ہے، اس کا نتیجہ عام خلقت کے لئے بڑا بھیانک ثابت ہو"

"میڈم اگر اس طرح کے کچھ الفاظ واقعی مسٹر ٹریلانی ہوپ نے کہے تھے، تو میں یقیناً ان کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا"

"لیکن یہ تو بتا دیجئے، کہ وہ بھیانک نتیجہ کس طرح کا ہوگا؟"

"آہ میڈم پھر آپ نے اسی طرح کا سوال پوچھ لیا، جس کا جواب دینا میرے اختیار سے باہر ہے"

"تو جانے دیجئے، میں آپ کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتی، مسٹر ہومز اگر آپ نے اس معاملہ میں مجھ سے صاف گوئی پسند نہیں کی، تو میں اس

کے لئے آپ کو قصور وار قرار نہیں دے سکتی، اور امید کرتی ہوں، آپ بھی اس بات کے لئے میری نسبت کوئی بری رائے قایم نہ کریں گے کہ میں ان کے خلاف منشا ان کے فکر و تردد کا حصہ دار بننا چاہتی ہوں پس میری آخری التجا یہی ہے، کہ میرے آنے کا حال آپ کے ذریعہ سے ان کے کانوں تک نہ پہنچے"

دروازہ کے پاس ایک پل کے لئے کھڑے ہو کر اس نے پس پشت ہماری طرف دیکھا، اور میں اس خوشنما چہرہ کے پیچھے ہوئے انداز اور کپکپاتی چمکیلی آنکھوں کو دیکھ کر یہ جانے بغیر نہ رہ سکا کہ کوئی عظیم پریشانی اس نازنین کے جی کو لاحق ہے،

اس کے بعد وہ رخصت ہو گئی

"میرے عزیز واٹسن"، ہومز نے اسوقت جب رخصت ہوتی ہوئی خاتون کے کپڑوں کی سرسراہٹ فاصلہ کے بُعد پر سنائی دینی بند ہو گئی مسکراتے ہوئے کہا "صنفِ نازک کا محکمہ تمہارے سپرد ہے، بتاؤ کیا اندازہ تم نے کیا، اس خوبصورت خاتون کی آمد کا منشا حقیقی کیا تھا، اور وہ کیا آرزو لیکر آئی تھی؟"

"میں اس سے زیادہ کیا جواب دے سکتا ہوں، کہ اس کا اپنا بیان ہر طرح واضح اور صادق ہے، اور اس کی فکر مندی قدرتی تصور کیجا سکتی ہے"

"اُم... واٹسن تم نے اس کے چہرے کا انداز دیکھا، وہ اس کا دبا ہوا جوش، اس کی نہ رکنے والی اضطرابی کیفیت اور اتنا زور دیکر ایک ہی مضمون پر بار بار سوال پوچھنا آخر ان تمام باتوں کا مطلب کیا

تھا۔ تمہیں اتنا ضرور یاد رکھنا چاہیئے، کہ جس طبقہ سے اس کا تعلق ہے، اس کے لوگ آسانی سے اپنی دلی کیفیت ظاہر ہونے نہیں دیتے"۔

"بیشک اس کی پریشانی میں کلام نہیں"۔

"پھر اس کا بھی خیال کرو، وہ کتنا زور دے کر کہتی تھی، کہ میں اپنے شوہر کے مفاد کو مدنظر رکھ کر ہی سب حال جاننے کی خواہشمند ہوں، آخر اس کا مطلب کیا تھا ... ان تمام باتوں کے علاوہ ایک امر خاص جس پر میں تمہاری توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ ہے، کہ اس تمام عرصہ میں جب وہ کمرہ کے اندر موجود رہی، اس نے اس بات کی انتہائی کوشش کی کہ روشنی ہمیشہ پیچھے کی طرف رہے، بظاہر وہ نہیں چاہتی تھی، کہ کوئی اس کے چہرہ کا اندازہ پوری طرح دیکھ سکے"۔

"یہ ٹھیک ہے، لیکن کمرہ میں اس ایک کرسی کے علاوہ کوئی دوسری موجود بھی تو نہ تھی، جس پر وہ بیٹھتی"۔

"شاید ایسا ہو، لیکن عورتوں کے طریقے ہمیشہ پر اسرار رہے ہیں یاد ہے اس عورت کا معاملہ، جس سے مارگیٹ میں ہم ملے تھے، اور کچھ ایسی ہی وجہ سے میرے دل میں اس کے برخلاف شبہات پیدا ہوئے تھے، میرے عزیز دوست اگر خدا نے آدمی کو چشم بینا عطا کی ہو، تو وہ نہایت چھوٹی اور حقیر تفصیلات سے عظیم الشان نتائج اخذ کر سکتا ہے، اگر کوئی عورت چہرہ پر غازہ یا سفوف لگائے بغیر سامنے آتی ہے، یا اس نے اپنے بالوں میں ایک کی جگہ دو ہیر پن لگائے ہیں، یا ایسا ہی کوئی اور سہو اس سے ہوا ہے، تو دیکھنے والا بڑی آسانی سے ان باتوں کی معنوی

اہمیت جان سکتا ہے۔ لیکن خیر جانے دو، فی الحال میں چلتا ہوں، پھر کبھی اس مضمون پر باتیں کریں گے۔"

"کیا کہیں جا رہے ہیں آپ؟"

"ہاں میرا ارادہ ذرا گاڈولفن سٹریٹ تک جانے کا ہے، اس جگہ عملۂ پولیس سے کچھ باتیں ہوں گی، کوئی غیبی آواز مجھ سے کہہ رہی ہے، کہ اس معمہ کا حل ایڈورڈ لوکس ہی کی مدد سے حاصل ہو سکتا ہے گو فی الحال یہ کہنا مشکل ہے، کہ وہ حل آخرکار کیا صورت اختیار کرے گا، واقعات کو نظر انداز کر کے خالی قیاسات کی بنا پر قصر تعمیر کرنا بھاری غلطی ہے، اس لئے تم فی الحال یہیں ٹھہرو، اگر کوئی ملنے کے لئے آئے، تو اس سے مل لینا ممکن ہوا، تو میں لنچ کے وقت تک پہنچ جاؤں گا۔"

۴

وہ دن اور اس سے اگلا دن بلکہ تیسرا بھی یونہی گزرا، ان ایام میں ہومز ترش رو، خاموش اور عام دنیاوی حالات سے روٹھا ہوا نظر آتا تھا، کبھی وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوتا، اور باہر چلا جاتا، پھر دوڑا دوڑا باہر سے واپس آتا، یا لگاتار پائپ پیے جاتا، کبھی اٹھ کر سارنگی بجانے لگتا کبھی گھنٹوں بحر تفکرات میں غرق رہتا، کھانے تک کا ہوش نہ رہا بے قاعدہ اوقات میں سینڈوچ کھا کر گزر اوقات کر لیتا، اگر میں کوئی سوال پوچھتا تو یا بالکل ہی خاموش رہتا، یا ہوں، ہاں وغیرہ جواب دے کر ٹال دیتا الغرض اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی، کہ واقعات کی رفتار اس کے خاطر خواہ ثابت نہیں ہوئی، اور وہ اپنی تحقیقات میں کوئی خاص کامیابی

حاصل کرنے کے ناقابل رہا ہے، امر واقعہ یہ ہے، کہ وہ اس واردات کے متعلق کبھی کوئی بات منہ سے نکالتا ہی نہ تھا، اور جتنے حالات مجھکو معلوم ہوئے، وہ صرف اخباری تحریرات کی بناء پر ہوئے تھے، وہیں سے مجھکو معلوم ہوا، کہ صاحب افسر مرگ کی تحقیقات کے نتیجہ پر پہلے متوفی کے نوکر جان مٹن کو گرفتار کیا گیا تھا، لیکن چونکہ پولیس اس کے برخلاف کوئی شہادت فراہم نہ کر سکی، اس لئے مجبوراً اس کو رہا کر دینا پڑا، کارونر کی جیوری نے جو فتویٰ صادر کیا یہ تھا، کسی شخص یا اشخاص نامعلوم نے متوفی کو عمداً ہلاک کیا ہے، لیکن وہ شخص یا اشخاص کون تھے؟ اس کا حال کسی طرح معلوم نہ ہو سکا، قتل عمد کی واردات میں بڑی ضرورت مقصد جرم ثابت کرنے کی ہوتی ہے لیکن اس جگہ قاتل کا کوئی مقصد ہی نظر نہ آتا تھا، کمرہ میں بیشمار قیمتی چیزیں موجود تھیں لیکن ان میں سے ایک بھی چرائی نہ گئی، متوفی کے کاغذات بھی جوں کے توں پڑے تھے، ان کو ملاحظہ کرنے سے پایا گیا، کہ ایڈورڈ لوکس کو بین الاقوامی سیاسیات کے مطالعہ کا گہرا شوق تھا، وہ ایک ماہر زبان دان ہر روز بیشمار چیٹھیاں لکھنے کا عادی، اور لاحاصل و بے نتیجہ گفتگو اتنا بڑا ذخیرہ اس کے پاس رہتا، جو کبھی ختم نہ ہو سکتا تھا، مختلف ملکوں کے سرکردہ مدبرین سے اس کے گہرے تعلقات تھے، لیکن جو کاغذات اس کمرہ میں پائے گئے انتہائی غور و خوض پر بھی ان میں کوئی ایسی بات نہ نکلی، جو سنسنی پیدا کرنے والی ہوتی، عورتوں سے اس کے تعلقات گو ہر طبقہ کی خواتین تک قائم تھے، تاہم وہ ہر حال میں سطحی پائے گئے، اس کے شناسا بہت تھے، لیکن دوست بہت کم، اور ایسا تو ایک آدمی بھی نہ تھا، جو اس کی ذات سے ہمدردی رکھتا عادات ہر لحاظ سے باقاعدہ، اور طریق عمل انتہا درجہ بے ضرر تھا، ان حالات

میں اس کی موت کا معمہ ایک گہرا راز ثابت ہوا جس کے حل ہونے کی کوئی صورت ممکن نظر نہ آتی تھی۔

اس کے خادم جان مٹن کی گرفتاری بھی پولیس نے صرف اس خیال سے کی تھی، کہ کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا بیکار سے بیگار بھلی والا معاملہ سمجھ کر اس غریب کو پکڑ لیا گیا۔ لیکن کوئی فیصلہ کن شہادت یا ثبوت بہم نہ ہونے کے باعث اسے جلد ہی رہا کر دینا پڑا۔ اپنی صفائی میں اس نے بیان کیا کہ میں شب مذکورہ کو اپنے بعض دوستوں سے ملنے ہیمر سمتھ گیا تھا۔ اور ان لوگوں کی شہادت اس بیان کی تائید میں فیصلہ کن اور یقینی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ جب وہ ہیمر سمتھ سے ویسٹ منڈ واپس آنے لگا، تو ایسے موقعہ پر اس جگہ سے روانہ ہوا تھا کہ وہ بڑی آسانی سے جائے واردات پر اس وقت سے پہلے جب دریافت عمل میں آئی پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اس کے متعلق اس کا عذر یہ تھا کہ موسم خوشگوار ہونے کی وجہ سے میں نے رستہ کا کچھ حصہ پیدل طے کیا تھا۔ اس کا بیان تھا کہ میں بارہ بجے اس جگہ پہنچا، اور آتے ہی معلوم کیا کہ کسی نے مالک کو ہلاک کر دیا ہے۔

شہادتوں سے پایا گیا کہ اس کے تعلقات متوفی کے ساتھ ہمیشہ اچھے رہے تھے۔ مقتول کی بعض چیزیں، گو اس کے سامان میں پڑی پائی گئیں اور ان میں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر استروں کا ایک ڈبہ تھا، لیکن مٹن نے بیان کیا کہ آقا گاہ بگاہ مجھکو یہ چیزیں بطور انعام دیتے رہے تھے، اور داروغہ عورت نے اس بیان کی تائید کی۔ مٹن کو لوگس کی ملازمت کرتے تین سال ہو گئے تھے، لیکن اس عرصہ میں لوگس کبھی اس کو اپنے ساتھ براعظم یورپ نہ لے گیا تھا خود لوگس بعض اوقات دو دو، تین تین مہینے

پیرس رہ کر گذار دیتا لیکن بٹن ان ایام میں گڈولفن سٹریٹ والے مکان پر ہی رہتا تھا، واردغہ عورت سے پوچھا گیا، تو معلوم ہوا کہ اس نے واردات کی رات کوئی غیر معمولی آواز نہ سنی تھی، اور اگر کوئی شخص اس سے ملنے کے لئے آیا تو اسے اس کا علم نہ ہوا تھا، انھیں نے دروازہ کھولکر اسے اندر بلا لیا ہوگا،

اس طرح لگاتار تین دن گذر گئے، ہومز جیسا میں نے بیان کیا ہے کوئی بات کہتا ہی نہ تھا، اور اخباروں میں اس سے زیادہ جو میں نے تحریر کیا اور کوئی بات درج نہ تھی، اگر اس کے متعلق ہومز کو کچھ اور معلومات حاصل تھیں، تو اس نے کم از کم مجھ سے ان کا ذکر نہیں کیا لیکن چونکہ ایک موقعہ پر اس نے بتایا تھا کہ سکاٹ لینڈ یارڈ کے انسپکٹر لسٹریڈ نے اپنی معلوم کی ہوئی ہر بات مجھ سے بیان کر دی ہے، اس لئے اتنا مجھکو معلوم تھا کہ وہ معاملہ کی تفصیل سے پوری طرح واقف ہے،

آخر چوتھے دن اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں پیرس کا چلا ہوا ایک تار شائع ہوا جس نے اس معاملہ کو بالکل ہی نئے رنگ میں پیش کیا، لکھا تھا:-

اس جگہ (مراد پیرس) کی پولیس نے ایک ایسی بات دریافت کی ہے جس سے وہ نقاب، جو مسٹر ایڈورڈو لوکس کی سانحی موت پر پڑا ہوا تھا بڑی حد تک اٹھ گیا ہے، ناظرین کو یاد ہوگا، کہ یہ افسوسناک واقعہ دوشنبہ کی رات کو گڈولفن سٹریٹ ویسٹ منسٹر میں پیش آیا تھا، متوفی اپنے کمرہ میں خنجر سے مقتول پایا گیا، اور شروع میں پولیس نے اس کے نوکر کو شبہ میں گرفتار بھی کیا تھا، لیکن نوکر نے اتنی مکمل صفائی پیش کی کہ آخر کار اس کو رہا کر دینا پڑا کل کا واقعہ ہے، کہ ایک خاتون جس کا نام مسیاڈم ہنری فور نے سننے میں آیا ہے

اور جو رو آسٹرلز نام کے محلہ میں ایک چھوٹے سے مکان کے اندر رہتی ہے اس کی نسبت گھر کے نوکروں نے حکام کو اطلاع دی کہ اس کا دماغ چل گیا ہے، تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اس کی دماغی کیفیت نے واقعی ایک خطرناک قسم کی انقلابی صورت اختیار کر لی ہے، پولیس اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ میڈم ہنری فور نے پچھلے منگل کو لندن سے اس جگہ واپس آئی تھی اور شہادت سے پایا جاتا ہے، کہ ویسٹ منسٹر کے جرم قتل سے اس کا یقینی طور پر کچھ تعلق تھا، پولیس فوٹو کی تصاویر کا مقابلہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے کہ ایم ہنری فور نے اور ایڈورڈ ڈوگس ایک ہی آدمی کے دو نام تھے نیز یہ کہ متوفی نے گذشتہ چند سال کے عرصہ میں کسی وجہ سے لندن اور پیرس کے شہروں میں دوگونہ زندگی بسر کرنا شروع کر رکھا تھا، میڈم فور نے جو فسلا کی رہنے والی اور نہایت محرود المزاج واقعہ ہوئی ہے، کچھ مدت سے اپنے شوہر کے متعلق سخت جوش رقابت سینہ میں رکھتی تھی جس نے رفتہ رفتہ دیوانگی کی صورت اختیار کر لی، قیاس کیا جاتا ہے کہ اسی طرح کے جوش دیوانگی سے متاثر ہو کر یہ عورت اس بھیانک جرم کی مرتکب ہوئی جس کی بدولت لندن میں عظیم سنسنی پھیلی ہے، ابھی ٹھیک معلوم نہیں ہوا کہ دوشنبہ کی رات کو وہ کہاں کہاں گئی تھی، تاہم اس بارہ میں بعض گواہوں کی شہادت موجود ہے کہ اس شکل بشباہت اور حلیہ کی ایک عورت منگل کی صبح کو چیرنگ کراس کے اسٹیشن پر دیکھی گئی جس کی وحشیانہ صورت اور مجنونانہ حرکات اس کو عوام کی نظروں میں لانے کا ذریعہ ثابت ہوئیں، اغلب خیال یہ ہے، کہ جرم قتل یا تو دیوانگی کی حالت میں کیا گیا، یا اس کا فوری نتیجہ یہ نکلا کہ بدنصیب عورت کا دماغ چل گیا، فی الحال وہ عہد ماضی کے بارہ میں کسی طرح کا مسلسل جواب دینے

کے ناقابل ہے، اور ڈاکٹروں کو اندیشہ ہے، کہ وہ زندگی میں دوبارہ صحیح الدماغ نہ ہو سکے گی، اس کے متعلق بھی شبہات موجود ہے، کہ ایک عورت جس کی شکل و شباہت میڈم فورنے سے ملتی جلتی تھی دوشنبہ کی رات کو گوڈولفن سٹریٹ والے مکان کے باہر بڑی دیر تک ادھر ادھر گھومتی پھرتی دیکھی گئی۔۔۔

ہومز بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا جس وقت میں نے اخبار میں اس "نارکا مضمون" دیکھا، اور بعجلت ازاں اونچی آواز میں اسکو پڑھ کر سنایا۔

وہ چپ چاپ سنتا رہا، پھر جب ناشتہ سے فارغ ہو کر اٹھا، تو کمرہ میں ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے کہنے لگا۔

"میرے عزیز واٹسن مجھکو معلوم ہے، تمہیں اس خیال سے بے حد کوفت ہوئی ہو گی، کہ پچھلے تین دن کے عرصہ میں، میں زیادہ تر خاموش رہا لیکن وجہ صرف یہ تھی، کہ میں کوئی ایسی بات معلوم نہ کر سکا جو قابل بیان ہوتی۔ اب بھی یہ خبر جو تم نے پڑھ کر سنائی ہے، اصل معاملہ پر کوئی نئی روشنی نہیں ڈالتی"

"کیوں نہیں اس سے کم از کم اتنا معلوم ہو گیا کہ ایڈورڈ لوکس کی موت کن حالات میں ہوئی تھی"

"بلا سے وہ کسی حال میں مرا ہو، ہمیں اس کی پروا نہیں، کام جو ہم کو درپیش ہے، اس دستاویز کو تلاش کرنے کا ہے، جس کی بدولت یورپ کو خطرہ جنگ سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے، اس کے مقابلہ میں اس آدمی کی موت کوئی حقیقت نہیں رکھتی، اس تین دن کے عرصہ میں اگر کوئی بات پیش آئی ہے، تو یہ کہ کچھ بھی پیش نہیں آیا، سرکاری رپورٹیں ہر گھنٹے میرے نام موصول ہو رہی ہیں اور ان سے پتہ چلتا ہے، کہ اس وقت تک یورپ کے کسی حصہ میں شر و فساد

کے آثار پیدا نہیں ہوئے، حالانکہ اگر یہ چٹھی انگلستان کی حدود سے باہر نکل چکی ہوتی۔ ... نہیں وہ ملک سے ــــــ باہر نہیں گئی ... لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کہ اگر وہ ملک کے اندر ہی موجود ہے، تو کہاں ہے ؟ ... کس کے پاس ہے ؟ ... اور کیوں اس نے اسے روک رکھا ہے۔ یہ سوال میرے دماغ پر وہی اثر پیدا کرتا ہے، جو ہتھوڑے کی چوٹ کا ہو سکتا ہے کیا درحقیقت جیسا تم نے کہا تھا، یہ محض ایک اتفاقی امر ہے، کہ لوکس کی موت اسی رات واقع ہوئی جس رات چٹھی غائب ہوئی تھی ؟ کیا وہ چٹھی اس کے ہاتھوں تک پہنچی تھی، اور اگر پہنچی تو اس کے کاغذات میں کیوں نہ ملی ؟ کیا اس کی دیوانی بیوی تو اس کو اڑا کر نہیں لے گئی، عین ممکن ہے۔ وہ خط اس کے پاس پیرس میں موجود ہو۔ اب اگر میں وہاں جا کر اس کی خانہ تلاشی لوں، تو فرانسیسی پولیس کے دل میں شبہ پیدا ہو جائے گا۔ کہ بات کچھ اور ہے۔ آہ میرے عزیز بڑی گومگو کی حالت پیش آئی ہے، ایک طرف چٹان ہے، اور دوسری طرف سمندر ہمارے لئے قانون بھی اتنا ہی خطرناک ہے، جتنے قانون شکن مجرم ساری طاقتیں ہمارے برخلاف ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی معاملہ اتنا پر اہمیت ہے، کہ جو کچھ ہمیں کرنا ہو جلد از جلد کرنا چاہیئے، اگر میں اس معاملہ میں کامیاب ہو گیا، تو سمجھ لوں گا، کہ میں نے اپنی عمر بھر کا انعام پا لیا ... ٹھہرو یہ تازہ اطلاع کیا ہے ؟“

رقعہ جو لا کر اس کے ہاتھ میں دیا گیا تھا، اس نے جلد جلد اس کا مضمون پڑھا، پھر بولا:۔

”معلوم ہوتا ہے لسٹریڈ نے کوئی خاص بات دریافت کر لی ہے واٹسن ذرا ہیٹ پہن لو۔ تو آؤ ٹہلتے ہوئے ویسٹ منسٹر چلیں“

۵

میرے لئے موقعہ واردات دیکھنے کا یہ پہلا اتفاق تھا۔ ایک اونچا لیکن تنگ و تاریک ٹھوس مکان اس گذری ہوئی صدی کے عین حسب حال جس میں اس کو تعمیر کیا گیا ہوگا لسٹریڈ کو ہم نے دیکھا، سامنی کھڑکی کے پاس کھڑا ہماری آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے بل ڈاگ سے ملتے جلتے خط و خال پر ہمیں دیکھ کر مسرت کی چمک پیدا ہو گئی۔ اور جب ایک دراز قد سپاہی نے ہمیں دروازہ کھولکر اندر جانے کا موقعہ دیا۔ تو وہ بڑے تپاک کے ساتھ ملا۔ یہی وہ کمرہ تھا جس میں جرم قتل ہوا۔ لیکن فی الحال اس بھیانک واردات کا کوئی نشان نظر نہ آتا تھا، سوائے ایک بدنما ناہموار داغ کے جو قالین پہ بنا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا چوکور قالین تھا کمرہ کے وسط میں بچھا ہوا۔ اور اس کے اطراف میں لکڑی کے مربع ٹکڑے لگے ہوئے تھے جن کی سطح بہت مجلا تھی۔ آتش دان کے عین اوپر گوناگوں ہتھیار مختلف زمانوں سے تعلق رکھنے والے ایک قطار کی صورت میں سجے تھے، بظاہر انھیں میں سے ایک کو واردات کے موقعہ پہ برتا گیا تھا، کھڑکی کے برابر ایک شاندار میز بچھی ہوئی۔ اور دیواروں پر لگی ہوئی تصویریں، خوشنما پردے، اور باقی شیشہ آلات رہنے والے کی خوش مذاقی کا ثبوت بہم کرتے تھے،

"پیرس کی خبر آپ نے دیکھ لی ہے" لسٹریڈ نے سب سے پہلے سوال پوچھا

میرے دوست نے صورت اثبات سر ہلایا۔ اس پر لسٹریڈ سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہنے لگا۔

"کچھ شک نہیں اب کی مرتبہ ہمارے فرانسیسی دوستوں نے پتہ کی بات معلوم کی ہے۔ درحقیقت واقعات نے یہی صورت اختیار کی ہوگی، جیسی پیرس کی پولیس بیان کرتی ہے۔ یہ شخص ایڈورڈ لوکس چونکہ اکثر بند دروازے کے اندر رہتا تھا، اس لئے عورت نے دستک دی، اس نے یہ نہ جانتے ہوئے کون ہے، دروازہ کھول دیا۔ عورت نے اندر آکر جوش سے بھری ہوئی تقریر شروع کی، اور اس کو بتایا، کہ میں کس طرح آخر کار تمھیں پانے میں کامیاب ہوئی ہوں۔ اس نے کچھ ملامت کے الفاظ بھی کہے ہوں گے، جس سے بات رفتہ رفتہ بڑھ گئی، حتیٰ کہ انجام کار عورت نے غصہ کی حالت میں خنجر اٹھا کے دے مارا، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کہ سب کچھ آن واحد میں نہ ہوا ہوگا، کیونکہ تمام کرسیاں ایک طرف کو ہٹی ہوئی پائی گئی تھیں۔ اور ایک کو مقتول نے یوں زور سے پکڑ رکھا تھا، گویا وہ اس کی مدد سے عورت کا وار روکنا چاہتا تھا۔ دیکھئے مسٹر ہومز سب کچھ آئینہ کی طرح صاف ہے۔"

میرے دوست کی بھویں فرط حیرت سے اٹھ گئیں کہنے لگا۔

"پھر ناحق آپ نے مجھکو یاد فرمایا۔"

"آہ بات یہ ہے، آپ کو بلانے کی ضرورت ایک اور وجہ سے پیش آئی، ایک نہایت معمولی بات ہے۔ ویسی ہی جو اکثر آپ کی دلچسپی کا موجب بنا کرتی ہے، لیکن اس کا اصل واقعہ سے کوئی خاص تعلق نظر نہیں آتا۔"

"یعنی کیا؟"

"صرف یہ کہ جیسا آپ کو معلوم ہوا ہے، اس طرح کی واردات کے بعد ہماری سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے، کہ چیزوں کو اسی حال

میں رہنے دیا جائے، چنانچہ اس موقعہ پر بھی کوئی چیز ہلائی نہیں گئی، اور ہمارا ایک آدمی دن رات پہرہ دیتا رہا ہے، لیکن آج صبح جب لاش کو سپرد خاک کیا گیا، اور تحقیقات بھی مکمل ہوگئی، تو ہم نے سوچا، لاؤ ذرا اس کمرہ کا سامان ٹھیک کر دیں، قالین کو آپ نے دیکھا، یہ فرش کے ساتھ جڑا ہوا نہیں ہے، ہم نے جو اتفاق سے اس کو اٹھایا، تو کیا دیکھتے ہیں ... "

"کہیے رک کیوں گئے ؟"

یہ کہتے ہوئے ہومز کے چہرہ پر فکر عظیم کے آثار پیدا ہو گئے

"آپ کتنا ہی خیال دوڑائیں، ہرگز معلوم نہ کر سکیں گے، کہ ہم نے کیا بات دیکھی اس لیے سنیئے یہ داغ جو آپ کو قالین پر نظر آتا ہے، اس سے پایا جاتا ہے، کہ خون کی بڑی مقدار میں اس کی راہ سے نچلے فرش تک پہنچا ہوگا ... کیا نہیں ؟"

"یقیناً پہنچا ہوگا"

"پھر کیا یہ بات موجب حیرت نہیں، کہ جیسا داغ قالین کے اوپر والی سطح پر موجود ہے، ویسا نچلے چوبی فرش پر نظر نہیں آتا"

"کیا کہا آپ نے! خون رس کر یقینی طور پر نچلے فرش تک پہنچا ہوگا"

"ہاں بیشک پہنچنا چاہیئے تھا، لیکن نہیں پہنچا"

اس نے قالین کا ایک سرا اونچا اٹھا کر وہ مقام دکھایا، جو داغ کے عین نیچے واقعہ تھا، سچ مچ کوئی داغ چوبی فرش پر موجود نہ تھا،

"یہ کیا جس صورت میں خون کا داغ قالین کے اوپر نیچے دونوں طرف موجود ہے، تو نچلے فرش پر بھی ہونا لازم ہے"

لسٹریڈ قہقہہ مار کر ہنسنے لگا، بظاہر اسے شرلک ہومز کو پریشان دیکھ کر خوشی ہو رہی تھی۔

"ٹھہریئے اب میں یہ بھی آپ کو سمجھاتا ہوں" آخر کار اس نے کہا "ایک داغ چوبی فرش پر بھی موجود ہے، لیکن اس کے دوسرے حصہ میں یعنی پہلے داغ کے عین نیچے نہیں، بلکہ ایک اور مقام پر"

یہ کہتے ہوئے اس نے قالین کا ایک حصہ اوپر اٹھایا، واقعی اس جگہ چوبی فرش پر ویسا ہی ایک سرخ داغ موجود تھا، جیسا قالین پر نظر آ رہا تھا۔

"مسٹر ہومز چونکہ آپ داغ دھبوں کے ماہر ہیں، اس لئے اس پر بھی اظہار رائے کیجئے، خون تو اسی مقام پر تھا، پھر داغ وہاں کیسے بن گیا؟"

"اس کا جواب بالکل سہل ہے، حقیقت میں دونوں داغ اوپر نیچے بنے تھے، لیکن بعد میں کسی نے قالین کا رخ بدل دیا، چونکہ قالین کا ٹکڑا چوکور ہے، اور فرش کے ساتھ جڑا ہوا نہیں، اس لئے اس کو ہلا دینا دشوار نہ ہو سکتا تھا۔"

"اوہ مسٹر ہومز آپ نے بات تو بڑی معقول بتائی ہے، لیکن اگر اسی قدر جواب کی ضرورت ہوتی، تو پھر آپ کو تکلیف دینے کی کیا حاجت تھی کیونکہ یہ تو صاف دکھائی دیتا ہے، کہ اگر قالین کا رخ بدل دیا جائے، تو داغ اوپر تلے آ جاتے ہیں، لیکن سوال باقی رہ جاتا ہے، کہ جب قالین کو کسی نے چھوا

تک نہیں، اور وہ اسی حال میں پڑا ہے، جس میں واردات کے وقت تھا، تو پھر یہ اختلاف کیسے پیدا ہوا، اگر آپ کے خیال کے مطابق کسی نے قالین کا رخ بدلا ہے تو کس لئے ...... اور ایسا آدمی کون ہے؟"

میں نے دیکھا ہومز کے چہرے پر سنجیدگی کے آثار ہویدا تھے، اور اس کے سینہ میں بے چینی کی تھرتھری پائی جاتی تھی،

"مسٹر لسٹریڈ" اس نے دفعتاً کہا "یہ بتاؤ، کیا وہی کنسٹیبل جو باہر پہرہ دے رہا ہے، شروع سے اب تک متعین رہا ہے؟"

"ہاں اور وہ ایک نہایت معتبر آدمی ہے"

"تو میری نصیحت مانو، ذرا اس کو علیحدگی میں لیجاکر، اور ضرورت پیش آئے، تو ڈرا دھمکا کر سب حال اس سے پوچھو، یہ کام ہمارے سامنے نہیں بلکہ علیحدگی میں بہتر ہوگا، ہم اسی کمرہ میں ٹھہرتے ہیں، آپ اس کو پچھلے کمرہ میں لیجائیں، امید ہے ذرا زور دینے پر یقیناً مان جائیگا، اس سے کہنا تم نے اپنی ذمہ داری پر کیوں کسی کو کمرہ میں داخل ہونے اور اکیلا ٹھہرنے کی اجازت دی، اور یہ کہنا، کہ تم نے ایسا کیا تھا یا نہیں، بلکہ یہی جتلانا کہ واقعہ میں ایسا ہوا ہے، اس سے برملا کہہ دینا، کہ مجھکو معلوم ہو چکا ہے، کہ کوئی شخص میری لاعلمی میں اس جگہ آیا تھا، ذرا سا دباؤ ڈالو گے، اور ساتھ ہی درگذر اور عفو تقصیر کا وعدہ کرو گے تو بیچ پوری ...... امید ہے، کہ وہ سب حال صاف صاف بیان کر دے گا"

"میرے خدا کیا سچ مچ ایسا ہوا ہے" لسٹریڈ نے فرط حیرت سے پریشان ہو کر کہا "ٹھیریئے، میں ابھی سارا حال معلوم کئے دیتا ہوں۔"

وہ تیز چلتا ...... ڈیوڑھی کی طرف گیا، اور اس کے چند لمحہ بعد

اس کی پرشور دھمکیوں کی آواز پچھلے کمرہ سے سنائی دینے لگی،

"ادھر آؤ واٹسن یہی وہ موقعہ ہے جس کی مجھے تلاش تھی،" ہومز نے لسٹریڈ کے دوسرے کمرہ میں پہنچ جانے کا یقین حاصل کرنے کے بعد اشتیاق آمیز لہجہ میں کہا، اب اس کی وہ اگلی بے حسی زائل ہو گئی تھی، اور گہرا جوش اس کی رگ رگ اور نس نس سے ظاہر ہوتا تھا،

قالین کو ایک طرف ہٹا کر اس نے چوبی فرش کے اس حصہ کی دیکھ بھال شروع کی جو نیچے دبا ہوا تھا، یعنی جتنے لکڑی کے مربعہ ٹکڑے فرش پر لگے تھے ان میں سے ہر ایک کو باری باری اس کی جگہ سے ہلا کر دیکھنے کی کوشش کی آخر کار اس میں سے ایک نے ذرا سی حرکت کی، اور اس کے بعد ہلانے سے یوں اوپر کو اٹھ گیا جیسے کسی صندوق کا ڈھکنا، نیچے پولی زمین تھی،

ہومز نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا۔ لیکن فوراً ہی خالی نکال لیا اس کے ساتھ ہی غصہ اور مایوسی کی تیز پھنکار اس کے منہ سے نکلی،

"اف میرے خدا!" اس نے یاس آمیز لہجہ میں کہا، اور اس کے بعد مضطربانہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہنے لگا "واٹسن جلدی کرو، وہ لوگ عنقریب واپس آجائیں گے، ایسا نہ ہو وہ دیکھ لیں"

ہم ڈھکنے کو سابق کی طرح بند کر کے قالین کو دوبارہ بچھانے سے فارغ ہی ہوئے تھے، کہ لسٹریڈ کی تیز آواز پھر ڈیوڑھی سے آنی شروع ہوئی، وہ جب ہمارے کمرہ میں داخل ہوا تو ہومز آتشدان کے سہارے یوں لگا کھڑا تھا گویا اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں، اس کے چہرہ کا انداز کامل صبر و سکون ظاہر کرتا تھا، اور کوئی اس کی حالت دیکھ کر یہ نہ جان سکتا تھا کہ ایک منٹ پہلے کیا کرتا رہا ہے،

"معاف کیجیے مسٹر ہومز، آپ کو بہت زحمت ہوئی۔ بہر حال آپ کا فرمانا صحیح نکلا۔ سپاہی نے ہر ایک بات تسلیم کر لی ہے ... اور مسٹر میکفرسن جو کچھ تم نے کیا، وہ سراسر ناقابل معافی تھا۔ لیکن چونکہ میں وعدہ کر چکا ہوں، اس لیے اگر تم سب حال ان دو اصحاب کے روبرو بھی بیان کر دو، تو میں اس کا ذکر محکمہ کے کسی افسر سے نہ کروں گا۔"

دراز قد سپاہی کا چہرہ جوشش باطن سے تمتمایا ہوا تھا لیکن پیشانی عرق ندامت سے تر تھی، گردن جھکائے آہستہ سے کمرہ میں داخل ہوا۔ پھر رکتے ہوئے کہنے لگا۔

"صاحب مجھ سے بڑی بھول ہوئی۔ میں نے کبھی کار سرکار کی انجام دہی میں کسی خارجی معاملہ کو اثر انداز ہونے نہیں دیا تھا۔ لیکن واقعہ ایسا ہی پیش آیا کہ میں اپنی ذمہ داری یاد نہ رکھ سکا۔ کل رات کی بات ہے کہ ایک جوان عورت اس جگہ آئی اور کہنے لگی، میں گھر بھول گئی ہوں۔ پھر کھڑے کھڑے مجھ سے باتیں کرنے لگی۔ میں دن بھر اکیلا رہ کر افسردہ خاطر سا تھا۔ اسے ٹالنے کی بجائے اس کی باتوں میں لگ گیا ..."

"اچھا پھر کیا ہوا؟"

"کہنے لگی میں نے اخباروں میں پڑھا تھا یہاں قتل کی واردات ہوئی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں جگہ کو ایک نظر دیکھ لوں۔ بظاہر وہ شریف اور اچھے گھرانے کی عورت معلوم ہوتی تھی۔ میرے منہ سے ہاں نکل گئی۔ یہی جی میں سوچا کہ اسے دیکھنے کا موقعہ دینے میں ہرج کیا ہے۔ اس کے بعد جب وہ آگے جھک کر قالین پر پڑے ہوئے خون کے داغ کی طرف دیکھ رہی تھی، تو دفعتاً کچھ ایسی ضعف جانی اس پر طاری ہوئی، کہ کھڑے کھڑے گر پڑی

اور بالکل بیجان نظر آنے لگی، میں ڈر گیا، اسی وقت دوڑ کر پانی کا گلاس لایا لیکن جو اس کے منہ پر چھینٹے دیئے، مگر ہوش میں نہ آسکی، مجبوراً پاس ہی جو شراب خانہ ہے، اس سے برانڈی لینے چلا، لیکن معلوم ہوتا ہے میری واپسی سے پہلے ہی وہ از خود ہوش میں آگئی، اور شاید اس خیال سے شرمندہ کر مجھ سے چار آنکھیں نہ کر سکے گی، میرے آنے سے پہلے رخصت ہوگئی۔"

"لیکن سوال یہ ہے کہ قالین کس نے بدلا تھا؟"

"صاحب اس کے متعلق میں بالکل لاعلم ہوں، میں جب واپس آیا تو اس میں جا بجا سلوٹ پڑے ہوئے تھے، لیکن چونکہ وہ عورت اس کے اوپر ہی بیہوش ہو کر گری تھی نیز اس کے نیچے لکڑی کا فرش ہے اس لئے میں نے سوچا یہ شکن اسی وجہ سے پڑے ہیں، بعد ازاں خود ہی میں نے ان کو نکالکر قالین کی سطح ٹھیک کر دی۔"

"خیر آج کا سبق یاد رکھنا، لسٹریڈ نے پر زور لہجہ میں کہا، دیکھ لیا تم نے مجھکو دھوکا دینا سہل کام نہیں، بظاہر تم نے سوچا تھا تمہاری اس غفلت کا کسی کو حال معلوم نہ ہوگا، حالانکہ بچھے ہوئے قالین کی عام حالت ظاہر کر رہی تھی کہ ضرور کوئی آدمی کمرہ میں داخل ہوا ہے، تم اسے خوش نصیبی سمجھو کہ کوئی چیز گم نہیں ہوئی، ورنہ ایک نامحرم عورت پر احسان کرنے کا مزہ آجاتا، مجھکو افسوس ہے، ایک ایسے پرانے کارکن کو یوں فہمائش کرنی پڑی لیکن ... " پھر ہومز کی طرف مڑ کر "معاف کیجئے آپکو ذرا سی بات کے لئے اس جگہ آنے کی زحمت دی گئی، خیال تھا، آپ کو ایسے معاملات سے اکثر دلچسپی ہوتی ہے۔"

"اور کچھ شک نہیں آپ نے بہت اچھا کیا ... کیوں بھائی سپاہی، یہ عورت کیا ایک ہی مرتبہ آئی تھی، یا پہلے بھی؟"

"جی صرف ایک بار"

"کون تھی ؟"

"صاحب میں اس کا نام کیا جانوں۔ اتنا کہہ رہی تھی، کہ کسی نے اشتہار شائع کیا تھا، کہ اسے ٹائپ کا کچھ کام کرانا ہے، میں بھول کر غلط نمبر کے مکان پر چلی آئی ہوں، عورت دراز قد، خوبصورت اور کسی شریف گھر ۔۔۔ کی معلوم ہوتی تھی"

"دراز قد ۔۔۔ اور غیر معمولی حسین ؟"

"جی سرکار ایسی ہی، میرا دل عام طور پر عورت کی میٹھی باتوں سے متاثر نہیں ہوتا۔ لیکن نہ جانے اس میں کیا خصوصیت تھی، کہ جب وہ نرم لہجہ میں کہنے لگی، افسر صاحب مجھے ایک نظر کمرہ کو دیکھ لینے دیجئے، تو میرا دل موم ہو گیا اسے التجا کرنے کا ڈھنگ خوب آتا تھا، اس کے علاوہ میں نے حماقت سے یہ سوچا، کہ اگر وہ پل بھر کے لئے کمرے میں کھڑے ہو کر دیکھ لے، تو ہمارا کیا بگڑ جائیگا۔"

"پوشاک کیسی تھی ؟"

"سادہ سا لمبا کوٹ، جو اس کے پیروں تک پہنچتا تھا، پہنے ہوئے ۔۔۔"

"وقت کیا ہوگا ؟"

"گہری شام تاریکی میں بدلنے لگی تھی، میں جس وقت شراب خانہ سے برانڈی لیکر آیا، تو لیمپ جلائے جا رہے تھے"

"بس کافی ہے" ہومز نے اس کے بعد کہا۔ اب آؤ واٹسن چلیں ہمیں دوسری جگہ کچھ اور کام بھی کرنا ہے۔"

جب ہم رخصت ہونے لگے، تو لسٹریڈ تو وہیں کمرہ کے اندر رہا، البتہ سپاہی میکفرسن، جو ابتک گہری ندامت محسوس کر رہا تھا گردن جھکائے ہوئے ہمارے ساتھ ہولیا، باہر نکلکر اس وقت جب ہومز کا ایک قدم.. دہلیز کے اندر، اور دوسرا باہر تھا، اس نے جیب سے کوئی چیز نکالکر سپاہی کے روبرو پیش کی،

تھوڑی دیر وہ اس کو گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھتا رہا، اس کے بعد آناً فاناً اس کے چہرہ پر حیرت کے آثار عظیم پیدا ہوئے، اور اس نے بدحواسی کے لہجہ میں کہا:

"میرے خدا ۔۔۔۔ وہی ہے"

ہومز نے چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے انگلی ہونٹوں سے لگائی چیز جو اس کے ہاتھ میں تھی دوبارہ جیب میں رکھ لی، اور اس کے بعد جب ہم بازار میں چلنے لگے تو ہنستے ہوئے بولا:

"واٹسن لو اب تیار ہو جاؤ، اس لئے کہ اس دلچسپ ناٹک کا آخری ایکٹ شروع ہونے والا ہے، امید ہے، تمہارے دل کو یہ جان کر اطمینان ہوگا، کہ جنگ کا کوئی اندیشہ باقی نہیں رہا، رائٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ کی سرکاری زندگی اتنی ہی بے داغ رہے گی، جتنی اب تک تھی، جس ناعاقبت اندیش بادشاہ نے جوش کی حالت میں چٹھی لکھ کر بھیجی تھی، اسے اپنے کئے پر متاسف نہ ہونا پڑے گا، مختصر یہ کہ ایسی کوئی الجھن پیدا نہ ہوگی جس کے لئے صاحب وزیر اعظم کو پریشان ہونا پڑے، اب اگر تھوڑی سی دور اندیشی سے کام لیا گیا، تو حالات بالکل ایسے رہیں گے، گویا کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور میں آیا ہی نہ تھا"

شرلک ہومز کی باتیں سنکر میں اس مرد عجیب و حیرت انگیز کیلئے گہری تعریف محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا،

"تو کیا آپ نے اس معمہ کو حل کر لیا ہے" میں نے آخر کار پوچھا،

"نہیں واٹسن، ابھی پورے طور پر نہیں، کچھ باتیں اس وقت بھی۔۔ اندھیرے میں چھپی ہیں، لیکن خوشی کی بات ہے، کہ میں اس معاملہ کی نسبت کافی معلومات حاصل کر چکا ہوں، اور اگر ان کی بنا پر ہم پوری کامیابی حاصل نہ کر سکے، تو قصور ہمارا اپنا ہوگا، اب ہمیں وائٹ ہال ٹیرس چلنا چاہئے کیونکہ وہیں اس معاملہ کو اختتامی صورت میں لایا جا سکتا ہے۔"

۶

جب ہم صاحب وزیر خارجہ کے مکان پر پہنچے، تو شرلک ہومز نے نوکرانی سے کہا "میں لیڈی ہلڈا ٹریلانی ہوپ سے ملنا چاہتا ہوں"

یہ ایک انوکھی سی درخواست تھی، لیکن چونکہ میرے دوست کی اکثر باتیں عجیب و پر اسرار ہوتی ہیں، اس لئے میں نے خاموش رہنا ہی بہتر جانا، اس کے تھوڑی دیر بعد جب ہم صبح کے کمرہ میں بیٹھے انتظار کر رہے تھے، وہی خاتون غصہ اور جوش میں بھری ہوئی نازل ہوئی، اس کا قدرتی حسین چہرہ مارے جوش کے ارغوانی نظر آتا تھا، اور آنکھیں غصہ کی وجہ سے چمک رہی تھیں،

"مسٹر ہومز" اس نے اندر آتے ہی کہا، "معاف کیجئے آپ کا برتاؤ شرافت اور فیاضی سے بعید ہے، میں نے بمنت آپ سے کہا تھا، کہ میری ملاقات کو پوشیدہ رکھیے گا تاکہ خبر ان کے کانوں تک نہ پہنچے، میں ان کے معاملہ

میں دست اندازی کر رہی ہوں، لیکن آپ کھلم کھلا مکان پر آکر نوکروں کی زبانی اطلاع کراتے ہیں، جس کے معنی صریحاً یہ سمجھے جائیں گے، کہ ہمارے درمیان کسی طرح کے کاروباری تعلقات قائم ہیں۔"

"بانو آپ کے دل کو میری آمد سے جو صدمہ پہنچا ہے، اس کے لئے میں ہزار بار معافی طلب کرتا ہوں، لیکن مجبوری یہ تھی، کہ دوسرا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا، ایک نہایت اہم دستاویز کی دستیابی کا فرض میرے ذمہ ڈالا گیا ہے، اس لئے ... کیوں نہ صاف ہی التجا کر دوں آپ ازراہ عنایت وہ دستاویز میرے حوالہ کر دیں۔"

خاتون اس کرسی سے جس پر وہ آکر بیٹھی تھی، یوں گھبرا کر اٹھی گویا بچھو نے ڈنک مارا ہے۔ اس کے خوشنما چہرے کی ابھری رنگت آن واحد میں زائل ہو گئی، آنکھیں بے مدعا ہماری طرف دیکھنے لگیں، قدم لڑکھڑائے اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ غش کیا چاہتی ہے، لیکن اس کے فوراً بعد ایک زوردار کوشش سے اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا، اور اس کے موزوں خط و خال پر حیرت اور غصہ کے ملے ہوئے آثار نے اپنا قبضہ جما کر باقی ہر ایک اثر کو زائل کر دیا۔

"آپ ... مسٹر ہومز! آپ میری توہین کرنے کے لئے آئے ہیں ..."

"بالکل حیلہ سازی نہ کیجئے، وہ چٹھی آپ کے پاس ہے، چپ چاپ میرے حوالہ کر دیجئے، میں ابھی رخصت ہو جاؤں گا۔"

وہ اس مقام کی طرف بڑھی جہاں گھنٹی کی رسی لٹکی ہوئی تھی۔

"معلوم ہوتا ہے آپ سیدھی طرح نہ جائیں گے، میں ابھی نوکروں سے کہہ کر آپکو زبردستی نکلواتی ہوں۔"

"لیڈی ہلڈا، ناعاقبت اندیشی نہ بنیئے، اگر آپ نے داروغہ کو بلوایا تو بات بگڑ جائے گی، اور اس کے بعد میں نتیجہ کا ذمہ دار نہ رہوں گا، میری سب سے بڑی کوشش اب تک یہ ہے، کہ معاملہ کی خبر کسی کے کانوں تک نہ پہنچے، اور اگر آپ وہ چٹھی میرے حوالہ کر دیں، تو یہ رازداری جوں کی توں قائم رہے گی، آپ کی اپنی بہتری اس میں ہے، کہ میرا حامی و مددگار بننا قبول کریں، اس صورت میں سب انتظام خاطرخواہ ہو جائیگا، لیکن اگر آپ نے میری مخالفت کی، تو پھر میں آپکو محفوظ رکھنے کی کوشش ترک کر دوں گا۔"

قہر آلود ملکہ کی طرح اپنی خوش نما قامت کی پوری درازی حاصل کئے تنفر سے گردن اٹھائے وہ اپنی چمکیلی آنکھوں سے یوں دیکھ رہی تھی، گویا ہومز کی روح تک کا حال جاننا چاہتی ہے، اس کا سڈول ہاتھ گھنٹی کی رسی تک پہنچ چکا تھا، لیکن ابتک اسکو کھینچا نہ تھا،

"مسٹر ہومز آپ مرد ہو کر مجھکو دھمکانے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ کتنے شرم کی بات ہے، اگر اس دستاویز کے متعلق آپکو کوئی بات معلوم ہوئی ہے تو سیدھی طرح بیان کیجئے، یوں پہیلیاں بجھوانے سے کام نہ چلے گا،"

"بانو تشریف رکھیئے، اگر میری زبانی سب حال سننے کے بعد آپ گر پڑیں، تو چوٹ لگ جائے گی، اس لئے میں تب تک کچھ نہ کہوں گا جتنی کہ آپ کرسی پر بیٹھ جائیں۔۔۔ ہاں اسطرح،"

"میں صرف پانچ منٹ کی مہلت آپ کو دیتی ہوں، اس عرصہ کے اندر جو کچھ آپ کو کہنا ہے، کہیئے، اس سے زیادہ میں اپنا یا آپ لوگوں کا وقت بیکار ضائع کرنا پسند نہیں کرتی"

"لیڈی ہلڈا میں آپ کا صرف ایک ہی منٹ لوں گا، مجھکو معلوم ہو گیا ہے

کہ آپ ایڈورڈو لوکس متوفی سے ملنے گئی تھیں، اور وہ دستاویز آپ نے ہی اس کے حوالہ کی تھی، پھر اس کی موت کی خبر سنکر آپ نئے بھیس میں کل رات دوبارہ اس کے مکان پر پہنچیں، اور قالین ہٹاکر فرش میں جو خانہ بنا ہے، اس سے چیٹھی نکال لی، کیا غلط ہے؟"

عورت کے چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی، اور وہ تلملائی ہوئی نظروں سے میرے دوست کے منہ کو تکنے لگی، بولنے سے پہلے دو بار ایسا معلوم ہوا گویا اس نے کوئی چیز نگلنے کی کوشش کی ہے، اس کے بعد کہنے لگی۔

"مسٹر ہومز یقیناً آپ اپنے آپ میں نہیں ہیں، آپ کا دماغ صحیح کام کرنے کے ناقابل معلوم ہوتا ہے"

میرے دوست نے اپنی جیب سے پٹھے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نکالا، جو کسی تصویر سے کاٹا ہوا کسی عورت کا چہرہ تھا۔

لیڈی ہلڈا جھوٹ کہتے ہوئے اس نے کہا "میں یہ چیز اس لئے ساتھ لئے پھرتا ہوں، کہ وقت پر کام آئے، اور اب جان لیجئے کہ سپاہی نے اس تصویر کو دیکھ کر فوراً آپکو پہچان لیا تھا۔"

ایک لمبی گہری آہ خاتون کے منہ سے نکلی، اور اس کا سر بے اختیار آگے کو جھک گیا۔

"لیڈی ہلڈا" شرلک ہومز نے کہا "ناحق اصرار نہ کیجئے، چیٹھی آپ کے پاس ہے، میرے حوالہ کر دینے کے بعد معاملہ ایسے طریق پر ختم ہو جائیگا کہ آپ کو ذرا شکایت نہ ہوگی، وہ چیٹھی آپ کے گرامی قدر شوہر کو پہنچا دینے کے ساتھ میرا فرض ختم ہو جاتا ہے، اس لئے میرا کہا مانیے، آپکی سلامتی اور بچاؤ کا یہی واحد ذریعہ ہے۔"

بحد اکتنی دلیر عورت تھی، معلوم ہوتا تھا۔ اتنے پر بھی ہار ماننے کو تیار نہیں ہے۔ کیونکہ اب بھی وہ بولی تو یہ:-

"مسٹر ہومز میں سچ کہتی ہوں، آپ کو بھاری غلط فہمی ہوئی ہے۔"

ہومز اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔

"لیڈی ہلڈا مجھے آپ کی ضد پر بیحد افسوس ہے۔ جو کچھ بن پڑا میں نے آپ کے لئے کیا۔ لیکن افسوس اس کا کچھ بھی فائدہ نہ نکلا۔"

اس نے خود اٹھ کر گھنٹی بجائی، اور جب داروغہ اندر آیا، تو اس سے کہنے لگا۔

"کیا مسٹر ٹریلانی ہوپ گھر پر ہیں؟"

"صاحب وہ پونے ایک بجے واپس آئیں گے۔"

ہومز نے گھڑی میں وقت دیکھا۔

"ابھی پون گھنٹہ باقی ہے۔ ...... بہت اچھا میں انتظار کئے لیتا ہوں۔"

لیکن داروغہ کے باہر نکلنے کی دیر تھی، کہ لیڈی ہلڈا اپنا ضبط کھو کر وہیں ہومز کے قدموں پر دوزانو ہو گئی۔ دونوں ہاتھ آگے کو نکلے ہوئے خوشنما چہرہ آنسوؤں سے تر اور التجا۔ رحم کے طور پر اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔

"بچا لیجئے مسٹر ہومز، مجھ بدنصیب کو بچا لیجئے" اب وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی "وہ بات ان کے کانوں تک نہ پہنچے، آپ نہیں جانتے، مجھے ان سے کتنی گہری محبت ہے، میں ہرگز نہیں چاہتی، کہ ان کو میری کسی حرکت سے ذرا بھی ملال ہو، حالانکہ اس واقعہ کی بدولت ان کی دل شکنی

یقینی ہے۔"

ہومز نے سہارا دیکر اس کو اٹھایا، پھر نرم لہجہ میں کہنے لگا:۔

"میڈم خدا کا شکر ہے، آخر کار آپ نے اپنی ذمہ داری محسوس کی اب دیر نہ کیجیے، کیونکہ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، لائیے وہ خط مجھے دیدیجئے"

وہ تیز چلکر ایک میز کی طرف گئی، اور اس کا خانہ کھولکر لمبا نیلے رنگ کا لفافہ اس میں سے نکالا،

"یہ ہے مسٹر ہومز" اس کے لب۔ اس نے کہا "کاش میں کبھی یہ منحوس چیز نہ دیکھتی"

"سوال اس کی واپسی کا باقی رہ گیا" ہومز بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا کوئی کارگر تدبیر ہونی چاہیئے، اور بہت جلد... ٹھہریے۔ ان کا وہ صندوق کس جگہ رکھتا ہے۔"

"وہیں خوابگاہ میں پڑا ہے"

"قسمت یاور معلوم ہوتی ہے، میڈم اب دیر نہ کیجئے، اور وہ صندوق یہاں لے آئیے"

اس کے ایک لمحہ بعد وہ ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا چپٹا صندوق ہاتھ میں لیئے واپس آگئی،

"آپ نے پیشتر بھی اسے کھولا تھا، غالباً اس کی مصنوعی کنجی آپ کے پاس ہوگی... ضرور ہوگی، اسی سے ایک بار پھر اسے کھولیئے"

کسی اندرونی جیب سے لیڈی ہلڈا نے ایک چھوٹی سی کنجی نکالی، اور صندوق فوراً کھل گیا، اس میں بیسیوں کاغذات بند تھے، ہومز نے وہ نیلے رنگ کا لفافہ بعض اور دستاویزات کے ساتھ ملاکر سب کے وسط میں

کہیں رکھ دیا۔ اس کے بعد صندوق کو سابق کی طرح بند اور مقفل کر کے وہیں کمرہ خواب میں بھجوا دیا۔

"دس منٹ باقی رہ گئے ہیں، ہومز نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا "اب مسٹر ٹریلانی ہوپ کی واپسی پر میں ان سے سمجھ لوں گا، مگر لیڈی ہلڈا خدا کو بہتر معلوم ہے، میں نے آپ کے بچاؤ کے لئے کتنی بیجا کارروائیاں کی ہیں، ان سب کے معاوضہ کے طور پر میں صرف اتنا چاہتا ہوں، کہ اس عجیب و غریب حرکت کے متعلق جو عذر آپ کے پاس ہو، صاف صاف بیان کر دیں"

"اوہ مسٹر ہومز میں ہر ایک بات ماننے کے لئے تیار ہوں" خاتون نے روندھی ہو کر کہا "میں پیشتر بیان کر چکی ہوں کہ اتنی گہری محبت مجھے ان سے ہے کہ ان کے جی کو ملول کرنے کے عوض اگر مجھکو اپنا داہنا ہاتھ کاٹ دینا پڑے تو اس کے لئے بھی تیار ہوں، لنڈن بھر میں کوئی عورت اپنے شوہر سے اتنی محبت نہ کرتی ہو گی، جتنی میں ان سے کرتی ہوں، لیکن اس پر بھی اگر ان کو معلوم ہو جائے، کہ میں نے ایک ایسی بیجا حرکت کی، گو وہ سخت مجبوری کی حالت میں کی گئی تھی، تو وہ کبھی مجھکو معاف نہ کریں گے، بات یہ ہے، وہ خود اسقدر پاس عزت رکھتے ہیں، کہ کسی کے ایسے فعل کو جو ان کی عزت پر ذرا بھی حرف لانے کا ذریعہ ہو، کسی حال میں معاف نہیں کر سکتے، اس لئے مسٹر ہومز جس طرح ممکن ہو میری مدد کیجئے، میری خوشی ان کی راحت اور ہم دونوں کی زندگیاں آپ کے رحم و کرم پر موقوف ہیں"

"میڈم میں اس سے پہلے بھی وعدہ کر چکا ہوں، تاہم اب دیر نہ کیجئے کیونکہ وقت بہت کم باقی رہا ہے"

"اے صاحب بات در حقیقت کچھ بھی نہ تھی، لیکن جوانی کی ہوا جب چلتی ہے، تو کونسا پتہ ایسا ہے، جو حرکت نہیں کرتا۔ شادی سے پہلے جب میں ایک ناسمجھ پرجوش لڑکی تھی، میں نے ایک ناعاقبت اندیشانہ چٹھی تحریر کرنے کی غلطی کی۔ خدا شاہد ہے، کہ میری نیت صاف تھی، لیکن وہ اگر اس خط کو دیکھ لیتے، تو نہ جانے کیا سمجھتے، کم از کم ان کو میری ذلت پہ آئندہ کے لئے کوئی اعتبار نہ رہتا۔ سالہا سال اس واقعہ کو گذر چکے تھے، اور معاملہ میرے ذہن سے بالکل اتر گیا تھا، کہ دفعتاً ایک روز یہ آدمی لوکس مجھ سے مل کر کہنے لگا، آپ کا لکھا ہوا ایک خط میرے قبضہ میں آیا ہے، اور وہ میں آپ کے شوہر کو دکھا دینا چاہتا ہوں۔ میں نے التجائے رحم کی تو اس نے استحصال بالجبر کے طور پر جواب دیا، کہ اگر آپ میری منہ مانگی قیمت ادا کر دیں، تو میں وہ خط آپکو واپس کرنے کو تیار ہوں" تفصیل پوچھی تو بولا آپ کے شوہر کے صندوق میں ایک لفافہ پڑا ہے، وہ لا دیجئے، نہیں معلوم اس خط کی موجودگی کا حال اس نے کیونکر جانا، ظن غالب یہی ہے، کہ اس کا کوئی جاسوس ان کے دفتر میں کام کرتا تھا، اس کی زبانی سب حال اس کو معلوم ہو گیا۔ میرے تامل پر اس نے یہ کہہ کر تسلی دی، کہ خط کے کھو جانے پر آپ کے شوہر پر کوئی حرف نہ آئے گا۔۔۔ اوہ مسٹر ہومز ذرا اپنے آپ کو میری جگہ سمجھ کر غور کیجئے کہ اس طرح کی حالت میں آپ کیا کرتے۔۔۔ میرے لئے کوئی چارہ کار نہ باقی نہ رہا تھا"

"مگر کیوں نہ سب حال آپ نے شوہر کے روبرو کہہ دیا"

"اوہ مسٹر ہومز یہ کسی طرح ممکن نہ تھا، ایک جانب مجھکو یقینی تباہی نظر آتی تھی، اور دوسری طرف ان کے کاغذات میں سے ایک کو خفیہ طور

پر نکالکر کسی دوسرے کو دے دینے کا سہل لیکن ہیبت ناک طریقہ۔۔۔ ہیبت ناک اس لئے، کہ مجھکو چوری کے جرم کا مرتکب ہونا پڑتا تھا۔ لیکن مقابلہ میں آبرو بچانے کا سوال چونکہ درپیش تھا، اس لئے میں اس آسان رستہ پر چلنے کو آمادہ ہو گئی۔ خدا بہتر جانتا ہے، کہ مجھے بالکل معلوم تھا، ایک معمولی دستاویز کی گمشدگی اتنا ہیبت ناک نتیجہ پیدا کرنے کا موجب بنے گی، خیر میں نے دونوں باتوں کا موازنہ کرنے کے بعد سہل رستہ پر چلنا ہی بہتر خیال کیا، ان کی کنجی کا ایک نشان حاصل کر لیا، اور اس آدمی لوکس سے ایک مصنوعی کنجی اسی نشان کے مطابق میرے لئے بنوا دی۔ اس کی مدد سے میں نے صندوق کھول کر دستاویز نکالی، اور اسکو پہنچانے گوڈلفن سٹریٹ والے مکان پر گئی۔۔۔"

"پھر۔۔۔ اس کے بعد کیا ہوا؟"

"میں نے حسب قرارداد دروازے پر ہلکی دستک دی اور لوکس نے فوراً اس کو کھول دیا، رات کا وقت، ایک مرد نامحرم کے پاس تنہائی میں جانا۔۔۔ میرا دل بڑے زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے ڈیوڑھی کا دروازہ کھلا ہی رہنے دیا، اور اس کے ساتھ ساتھ اندر چلی گئی، مگر داخل ہونے کے وقت میں نے دیکھا تھا۔ کوئی دوسری عورت بھی مکان کے آس پاس منڈلاتی پھر رہی ہے، بہرحال میں نے اس کی موجودگی کو خاص اہمیت نہ دی، ہمارا اور لوکس کا معاملہ جلدی طے ہو گیا، اس نے میری تحریر کی ہوئی چٹھی باہر نکالی، جسے رکھ چھوڑی تھی، دستاویز لیکر فوراً ہی وہ چٹھی میرے حوالہ کر دی، عین اس موقعہ پر دروازہ کے قریب کچھ آہٹ سنائی دی، اور ایسا معلوم ہوا کوئی ڈیوڑھی کی راہ سے

اندر چلا آتا ہے، تو کسی نے عالمِ اضطراب میں قالین کا ایک کونہ اٹھا کر دستاویز کو اس کے نیچے کسی مقام پر چھپا دیا، اور لوٹھکا بند کر کے قالین کو پھر اس کی اصلی حالت میں کر دیا،

اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لئے اس وقت تک ایک بھیانک خواب کا درجہ رکھتا تھا، صرف دھندلی سی تصویر اس واقعات کی ذہن میں باقی ہے، جو نا گاہ بجلی کی تیزی رفتار سے پیش آئے۔ ایک عورت داخل ہوئی، جس کا چہرہ گندم گوں، لیکن آنکھوں میں قہر عظیم کے آثار تھے، اس نے اندر آتے ہی فرانسیسی زبان میں چیختی ہوئی آواز سے کہا وہ آج میرے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہو گئی، میرا انتظار بیہودہ ثابت نہیں ہوا، اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ تم کس کے پیچھے لگ کر مجھ سے دور، دور رہتے ہو" میں حیرت زدہ کھڑی دیکھ رہی تھی، کہ دونوں میں ایک زور دار جھگڑا شروع ہوئی، عورت کے ہاتھ میں چمکیلے پھل کا بڑا سا چاقو تھا، اور مرد نے اپنے بچاؤ کے لئے کرسی اٹھائی تھی، میں اس سے زیادہ نہ دیکھ سکی نہ ٹھہر سکی، اور دوڑتی ہوئی مکان کے باہر نکل آئی، اس کے بعد جو کچھ ہوا ہو گا اس کا حال میں اگلے دن کے اخبار کو پڑھ کر ہی اندازہ سے معلوم کر سکی لیکن میرا دل سہما ہوا ہونے کے باوجود مسرور تھا، اس لئے کہ میں اپنی نا عاقبت اندیشانہ چیٹھی کو دوبارہ اپنے قبضہ میں کر چکی تھی، اور اب مستقبل کی طرف سے مجھے کوئی اندیشہ باقی نہ رہا تھا،

لیکن صبح کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ میری خوشی عارضی اور صد ہا مشکلات کا پیش خیمہ تھی، ایک آفت سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے ہوئے، میں نے اس سے صد ہا گنا بڑی مصیبت مول لے لی تھی، جب

انھوں نے دستاویز کو گم پایا، تو جو پریشانی ان کو لاحق ہوئی وہ ایسی تھی کہ دیکھ، دیکھ کر میرا دل سینہ میں ڈوبتا جا رہا تھا، ایک بار تو یہاں تک جی میں آئی، کہ دوڑ میں ان کے قدموں میں دو زانو ہو کر سب حال بے کم و کاست بیان کر دوں، لیکن چونکہ ایسا کرتے ہوئے ماضی کے واقعات دہرانے پر مجبور ہونا پڑتا تھا اسلئے رک گئی، اسی دن صبح کو میں یہ معلوم کرنے آپکے پاس گئی، کہ میں جس جرم کی مرتکب ہوتی ہوں، اس کا آخری نتیجہ کیا نکل سکتا ہے، آپ نے گو مجھ سے روکھا سلوک کیا، تاہم میرے لئے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ جاننا بہت دشوار نہ ہو سکا، کہ اس کاغذ کے بغیر ان کا سرکاری دورہ زندگی سخت خطرہ میں ہے، اور اگر میں ان کی سلامتی کی خواہشمند ہوں، تو جس طرح بن پڑے مجھے اس چٹھی کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے سوچتے، سوچتے خیال آیا، کہ لوکس نے چونکہ دیوانی عورت کے اندر آنے سے پہلے وہ خط قالین کے نیچے کسی مقام پر چھپا دیا تھا۔ اس لئے اب اس کے ہلاک ہونے کے بعد وہ یقیناً وہیں کہیں ہوگا، سچ پوچھئے تو میں اس خوفناک عورت کے اندر آنے سے ہی اس راز سے آگاہ ہو سکی تھی، کہ لوکس نے وہ دستاویز کہاں رکھی ہے، ورنہ کبھی اس حقیقت سے واقف نہ ہو سکتی۔ لیکن اب بڑا سوال کسی طرح دوبارہ اس کمرہ تک پہنچنے کا تھا، لگاتار دو دن میں اس مکان کے آس پاس پھرتی رہی، لیکن دروازہ عموماً بند رہتا تھا، اور میرے داخل ہونے کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکتی تھی، آخر کار کل رات میں نے ایک انتہائی کوشش کرنے کا ارادہ کیا، اس کے بعد جو کچھ ہوا، اور جس طریقہ پر میں کاغذ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی، اس کا حال آپ کو معلوم ہے

میں وہ کاغذ نکال کر اپنے ساتھ لے آئی، اور اب میرا پختہ ارادہ تھا، کہ اس کو جلا کر راکھ کر دوں، کیونکہ واپس ان کے حوالہ کرنے کی تو اس کے سوا کوئی صورت نظر نہیں آتی، کہ میں اپنی ساری خطا ان سے بیان کر دوں... لیکن اف میرے خدا یہ کیا! یہ تو انھیں کے قدموں کی آواز ہے، وہ زینہ پر چڑھے چلے آ رہے ہیں، اب کیا ہوگا... میں کدھر جاؤں، کیا کر دوں... !"

۷

ہومز نے خاتون کا بازو مضبوطی سے پکڑ کر ایک ہلکا سا جھٹکا دیا جو اس بات کا نشان تھا، کہ تمھیں اپنے آپ پر قابو پانا چاہیئے، ورنہ میں کچھ نہ کر سکوں گا،

ادھر لیڈی ہلڈا اپنے اضطراب کو دبانے میں کامیاب ہوئی، ادھر صاحب وزیر خارجہ گھبرائے ہوئے کمرہ میں داخل ہوئے،

"کوئی خبر مسٹر ہومز... کوئی تازہ خبر" انھوں نے آتے ہی پوچھا

"مسٹر ٹریلانی ہوپ" میرے دوست نے پرسکون لہجہ میں جواب دیا "آپ گھبرائیں نہیں، کام خاطر خواہ ہو جائیگا،"

"ان الفاظ کے لئے میں خدا کا سو بار شکریہ ادا کرتا ہوں،" وزیر خارجہ نے جس کے چہرہ پر رونق اور تازگی آگئی تھی کہا "وزیر کا کھانا صاحب وزیر اعظم یہیں تناول فرمائیں گے کیا یہ امید خبر ان کے کانوں تک بھی پہنچا دی جائے، میں جانتا ہوں ان کے بدن میں رگ پٹھوں کی بجائے فولاد کے تار لگے ہیں اور خدا نے ان کو ضبط کی حیرت انگیز طاقت عطا

کی ہے، تو بھی امر واقعیہ ہے، کہ اس ہولناک سانحہ کے پیش آجانے کے بعد وہ نیند کی ایک جھپکی نہیں لے سکے" پھر نوکر کی طرف مڑ کر جو ان کے پیچھے اندر آیا تھا، صاحب وزیر خارجہ نے کہا "جیکبس تم ذرا جاکر صاحب سے کہہ دو، یہیں تشریف لے آئیں ... اور تم میری جان" انہوں نے لیڈی ہیلڈا کی طرف مڑ کر کہا "اگر کھانا کھانے کے کمرہ میں جاکر بیٹھو، تو زیادہ بہتر ہوگا، اس لئے کہ یہ سیاسی معاملات ہیں، عنقریب ہم پھر تم سے ملیں گے"

صاحب وزیر اعظم بظاہر ہر طرح ...... ساکن و صامت تھے لیکن ان کی آنکھوں کی تیز چمک اور ان کے سکڑے ہوئے استخوانی ہاتھوں کی بے اختیاری حرکات اس بات کا صاف پتہ دیتی تھیں، کہ وہ اپنے نوجوان ہم جلیس کے جوش میں برابر کے حصہ دار ہیں۔

"مسٹر ہومز"، انہوں نے رکتے ہوئے کہا، "کیا یہ خبر صحیح ہے کہ آپ نے کوئی کارآمد بات معلوم کرلی ہے"

"جی ہے تو صحیح، لیکن میری معلومات زیادہ تر نفی کی صورت میں ہیں" میرے دوست نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "جہاں جہاں وہ دستاویز پہنچ سکتی تھی، میں نے ان تمام مقامات پر کھوج لگاکر دیکھا ہے، اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں، کہ آپکے لئے خطرہ پیش آنے کا کوئی امکان نہیں"

صاحب وزیر اعظم نے بے صبری کا اشارہ کیا، اسکے بعد بولے "لیکن یہ ہرگز کافی نہیں ہے مسٹر ہومز، کس طرح ممکن ہے کہ ہم ہمیشہ ایسے آتش فشاں کا دہانہ رکھتے ہوئے آرام و اطمینان حاصل

کر سکیں۔ کوئی فیصلہ کن بات ہونی چاہیئے"

"میں امید کرتا ہوں، معاملہ آپ کے حسب خاطر طے ہو جائیگا" ہومز نے پراسرار لہجہ میں جواب دیا، اسی لئے میں اس جگہ حاضر ہوا ہوں" پھر ذرا سی دیر رک کر "مائی لارڈ جتنا زیادہ میں نے اس معاملہ پر غور کیا ہے اتنا ہی میرا یقین اس بارہ میں پختہ ہوتا جاتا ہے، کہ وہ دستاویز اس گھر کی چار دیواری کے باہر نہیں گئی"

"مسٹر ہومز ... "

"آپ سمجھے نہیں، اگر باہر گئی ہوتی، تو اس کا مضمون اب تک چھپا نہ رہتا"

"لیکن اگر کوئی آدمی دستاویز نکالکر لیگیا، تو پھر اسے کیا ضرورت پڑی تھی، کہ اسکو گھر کی چار دیواری کے اندر رکھ چھوڑتا؟"

"میرا خیال کہتا ہے، کہ کوئی اس کو لے ہی نہیں گیا"

"تو پھر وہ صندوق سے غائب کیسے ہوئی؟"

"مجھے اس کا بھی یقین نہیں ... کہ وہ صندوق سے غائب ہوئی ہے"

"مسٹر ہومز موقعہ اور محل کو دیکھتے ہوئے یہ مذاق خوب نہیں جب میں اس بات کا پورا یقین رکھتا ہوں، کہ دستاویز صندوق کے اندر نہیں ہے ... "

"کیا منگل کی صبح کے بعد پھر کسی موقعہ پر آپ نے صندوق کھولکر دیکھا ہے"

"اس کی ضرورت کیا تھی؟"

"ممکن ہے وہ پہلی مرتبہ آپ کی نظروں سے چھپی رہ گئی ہو"

"میں کہتا ہوں یہ سراسر ناممکن ہے"

"خیر میرا اطمینان نہیں ہوا، اس طرح کے واقعات بارہا پیشتر ہو چکے ہیں، اور آئندہ بھی ہو سکتے ہیں، صندوق میں کچھ اور کاغذات موجود ہوں گے، عین ممکن ہے، وہ ان میں مل گیا ہو"

"لیکن لفافہ ان سب کے اوپر تھا"

"ہو سکتا ہے، کہ کسی نے غلطی سے صندوق ہلا دیا ہو جس کاغذ درہم برہم ہو گئے"

"میں نے ایک، ایک چیز نکالکر دیکھ لی ہے"

"کھڑو اس تکرار سے کچھ حاصل نہیں"، صاحب وزیر اعظم اس موقعہ پر بولے "میرے خیال میں سوال کا فیصلہ بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے، تم کسی آدمی کو حکم دو، صندوق یہیں اٹھا لائے"

ار صاحب وزیر خارجہ نے گھنٹی بجائی، پھر داروغہ کو مخاطب کیا۔

"جیکبس میرے سونے کے کمرہ میں جو صندوق پڑا ہے، یہاں لے آؤ۔ خالی تضیع اوقات ہے، لیکن چونکہ آپ اتنا زور دے رہے ہیں، اس لئے تعمیل کرتا ہوں"، پھر جب نوکر واپس آگیا، "بس یہاں رکھ دو، اس صندوق کی کنجی ہمیشہ میری چین سے لگی رہتی ہے، اور کسی دوسرے کے ہاتھ نہیں آسکتی، اب لائیے، میں اسے کھولکر دیکھ لوں، بس یہ ہیں سارے کاغذات، ایک چٹھی لارڈ میرو کی لکھی ہوئی، ایک رپورٹ چارلس ہارڈی کی ارسال کردہ، ایک یادداشت جو بلگریڈ سے آئی ہے، روس اور جرمنی میں اناج پر جو ٹیکس لگایا گیا ہے، اس

کے شمار و اعداد کا جدول، ایک چھٹی میلفرڈ سے آئی ہے، ایک رقعہ لارڈ فلاور کا بھیجا ہوا اور یہ... رحم خدایہ کیا، لارڈ بیلنجر... لارڈ بیلنجر"

صاحب وزیر اعظم نے جلدی سے اٹھ کر نیلے رنگ کا لفافہ ٹریلانی ہوپ کے ہاتھ سے لے لیا۔

"یہی تو ہے... اور بالکل سربمہر بند، ہوپ میں تم کو مبارکباد دیتا ہوں..."

"شکریہ، صاحب شکریہ، میرے دل کا بوجھ کتنا ہلکا ہو گیا، لیکن جو کچھ میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں ناقابل یقین اور سراسر غیر ممکن ہے، مسٹر ہومز آپ سچ مچ غیب کا حال جاننے والے جادوگر ہیں، بھلا آپ نے کیونکر معلوم کیا کہ چھٹی صندوق کے اندر موجود ہے؟"

"اسطرح کہ وہ کسی اور جگہ موجود نہ تھی"

"اوہ، مجھے اپنی قوت باصرہ پر یقین نہیں آتا"

اور وہ دوڑا، دروازہ کی طرف گیا "ہلڈا کہاں گئی، میں اس کو بھی اطلاع کرنا چاہتا ہوں ہلڈا... پیاری ہلڈا!"

اور سیڑھیوں پر اس کی آواز دور ہوتی ہوئی سنائی دی، صاحب وزیر اعظم عجب طرح کی نظروں سے ہومز کے منہ کو تک رہے تھے بولے۔

"یقین نہیں آتا، یہ چھٹی صندوق کے اندر موجود تھی، اور ہوپ کی نظروں سے رہ گئی، سچ کہنا حضرت اس میں کیا بھید ہے، یہ چھٹی کیونکر صندوق سے برآمد ہوئی؟"

ہومز نے مسکراتے ہوئے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا، پھر اپنی پیامبیچ

اٹھاکر دروازہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہنے لگا:۔

"وزیر اعظم صاحب دنیا میں ہر ایک آدمی کا اپنا اپنا بھید ہوتا ہے جس طرح آپ کے صدہا سیاسی راز ہیں جن کا حال کسی کو معلوم نہیں اسی طرح میرے بھی کچھ راز ہیں ..... آداب"

ختم ہوا

نامی پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام بابو پیارے لال پرنٹر، پبلشر چھپا اور شائع ہوا

I hereby solemnly declare as under:—

My family consists of—————————— members and the firewood under ration ticket No.——————————for—————————— members issued in my favour will be used for my personal hearth consumption only and such fuel or that obtained from other controlled sources will not be transferred sold bartered or used for any purpose other than for which it is meant

The above mentioned—————— members of the family are not included in any other F. R. T. and do not obtain fuel from any other controlled sources.

Every facility for inspection search or confiscation of any firewood in my possession will be provided if and when so required by any official authorised by the D. F. O. Firewood Division. In case of contravention of any of the above declarations and undertakings or giving of false information and producing wrong documents, I shall besides being treated under the law in force, lose claim of firewood of myself and for my family upto one year and the firewood so involved shall be confiscated and become the property of the Government, if so ordered.

——————————S/o——————————Mohalla——————————

Ward No.——————————House No.——————————Witness——————Witness——————